SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July, 20, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا ان جآء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوماً

بجھالۃ فتصبحوا علٰی ما فعلتم نادمین O

ترجمہ۔ مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (

مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب آج کیا کرنا ہے؟

Mian Raza Rabbani: I just had discussed with the honourable leader of the opposition and we have seen that there are about 10 speakers 5 from either side who still have to speak on Karachi issue and as the House would be

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July, 20, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا ان جآء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوماً

بجھالۃ فتصبحوا علٰی ما فعلتم نادمین O

ترجمہ، مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو ۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے ۔

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب آج کیا کرنا ہے ؟

Mian Raza Rabbani: I just had discussed with the honourable leader of the opposition and we have seen that there are about 10 speakers 5 from either side who still have to speak on Karachi issue and as the House would be

prorogued today, therefore, Raja Sahib and myself, we were of the view that if we could suspend the Question Hour and take up the adjournment motions and I would give up the legislative business and then we could move on to the Karachi situation.

جناب چیئرمین۔ تو پھر move کریں motion۔

Mian Raza Rabbani: Sir I beg to move under Rule 236 of the rules of procedures and conduct of business...

Mr.Chairman: Yes. Mandokhail Sahib on point of order.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آج میرا ایک سوال نمبر 209 ہے، اس کے بارےمیں کہا گیا ہے کہ reply not received اسی طرح اور سوالات کے بارے میں کہا گیا ہے۔ تاہم اس دفعہ ہمارے سوالات کو postpone کیا گیا یا suspend کیا گیا۔ لیکن ہمارے بہت سارے سوالات ہیں جن کے بارے کہا گیاہے کہ reply not received اس لئے آپ اس مسئلہ کے بارے میں اپنی ruling دے دیں۔۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ذرا مجھے پہلے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

میاں رضا ربانی۔ میں آپ ہی کی بات کر رہاہوں۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس کے علاوہ میں اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس بار ہمارے سوالات کراچی کی صورت حال کے باعث suspend ہونے لیکن ہمارے بہت ہی اہم سوالات تھے، بالخصوص موجودہ گورنمنٹ کے ان دو سالوں کے دوران جو مختلف appointments ہوئی ہیں، ان کے بارے میں جو details موصول ہوئی ہیں، ان کے بارے میں ہم نے کوئی ضمنی سوال نہیں کیا ہے اور نہ ہی یہ بات ہاؤس میں آئی ہے۔ اسی سلسلے میں کل بھی ذاکٹر شیر افگن صاحب فرما رہے تھے کہ ہمارے دور حکومت میں کچھ نہیں ہوا ہے اور ہم نے

صحیح کیا ہے۔ میرے پاس ریکارڈ ہے۔ آج جو میرے سوالات ہیں ان کے حوالے سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں ہمارے صوبوں کو ایک فیصد بھی ملازمتیں نہیں دی گئی ہیں۔ میرا سوال نمبر 201 کامرس ڈویژن کے بارے میں ہے۔ آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں ہمارے صوبے کے بارے میں دیئے گئے annexure کے مطابق nill کی ہماری حیثیت ہے۔ بہت ساری services ان دو سالوں میں دی گئی ہیں لیکن ہمارے صوبے کو کہیں بھی ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا گیا ہے اور اگر ہمارے صوبے کو کہیں حصہ دیا گیا ہے تو آپ سمجھیں کہ ایسے یہ casual ہے کہ جیسے 'بے ادبی معاف' ہمارا منہ بند کرنے کے لئے یہ کیا گیا ہے۔ یہ میرا سوال نمبر 201 ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس پی آئی اے کا ریکارڈ ہے میں یہ بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ اس بار جو ہمارے سوالات آتے ہیں------

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کریں کہ یہ جو مسئلہ ہے کہ بلوچستان کو اپنا حصہ نہیں ملتا اس پر آپ موشن دے دیں تا کہ اس پر تفصیل سے بات ہو سکے۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ وہ صحیح ہے صرف میں ادھر ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ یہ جناب والا! پی آئی اے میں 95-1994 ,94-1993 اس میں appointments ہوئی ہیں جو پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں ہوئی ہیں۔ ہمارے requisitioned اجلاس میں 6 جون کو اس سوال کا جواب آیا لیکن کسی وجہ سے اس دن سوالات suspend ہوئے تھے۔ اس میں سینکڑوں پی آئی اے کے گروپ 3,4,5 وغیرہ میں appointments ہوئیں لیکن ان appointments میں ہمارے صوبوں کو 1% کیا 5% بھی حصہ نہیں ملا لیکن یہاں وزیر صاحبان کہتے ہیں کہ یہ پہلے کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کی suggestion کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ میرا suggestion یہ ہے کہ phase-I and phase-II میں ہمیں کوئی سروس نہیں ملی اب phase-III میں ہمارے ساتھ commitment ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ فرض کریں وہ commitment نہیں کرتے تو پھر ہاؤس اس بارے میں کیا کرے۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ آپ کمیٹی بنائیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کریں نا کہ اس پر کوئی موشن لائیں تا کہ یہ discuss ہو سکے۔ یا ان سوالات کے بارے میں مجھے آپ نوٹس دے سکتے ہیں کہ آدھے گھنٹے کی discussion ہو یا آپ علیحدہ موشن لا سکتے ہیں یا کمیٹی از خود یعنی کمیٹی کو اختیار ہے مجھے بنانے کی ضرورت نہیں ہے جو concerned committee ہے مثلاً" پی آئی اے کا ہے۔۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ جناب چیئرمین کی حیثیت سے آپ جو بے انصافیاں ہوئی ہیں ان کے لئے کمیٹی بنا سکتے ہیں کہ وہ اس میں inquire کرے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں نا کمیٹیز آپ کی موجود ہیں مثلاً" پی آئی اے کا معاملہ ہے اور علیحدہ علیحدہ ہیں اب آپ کے سامنے پی آئی اے کی تفصیل آ گئی ہے میرے خیال میں مناسب ہو گا کہ آپ Defence Committee کی meeting summon کریں اور اس سے پوچھیں کہ جی آپ نے یہ کیوں کیا ہے۔ یہ زیادہ موثر طریقہ ہے۔ اگر ان سوالات پر مجھے نوٹس دینا چاہتے ہیں تو آپ آدھے گھنٹے کا نوٹس دے سکتے ہیں کہ یہ discussion کروائی جائے وہ بھی میں کروا دیتا ہوں۔ یا آپ 194 کے تحت discussion کر لیں generally کہ بلوچستان کی یہ پوزیشن ہے اس پر discussion ہو جائے گی۔ حکومت کا بھی نقطہ نظر بھی آ جائے گا۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ جناب والا یہ اجلاس prorogue ہو رہا ہے اب تو ہمیں آئندہ تقریباً ایک مہینہ ------

جناب چیئرمین۔ دیکھیں وہ توپارلیمانی زندگی میں ہوتا رہتا ہے لیکن ہم نے تو علاج سوچنا ہے کہ آپ کے مسئلے کا علاج کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ remedy تو ہم کریں گے۔ اس کے علاوہ جناب والا اس مسئلے میں ہماری حق تلفی ہوتی ہے اورمسلسل ہو رہی ہے۔ موجودہ گورنمنٹ نے اس میں کوئی انٹرویو نہیں ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ مجھے کچھ دیں ناں۔ کوئی موشن دیں تو میں اس کے مطابق کام کروں۔ میں از خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس کے لئے آپ کمیٹی بنائیں کہ اس مسئلے

کی انکوائری کریں اور آئندہ کے لئے اپنے تجاویز دیں۔

جناب چیئرمین - پہلے جی یہ suspend ہو جانے کیونکہ وقت بچانا مقصود ہے ۔ اگر اس پر خرچ ہو گیا تو پلیز پہلے یہ کر لیں۔ جی move کریں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 that the requirement of Rule 38 relating to Question Hour be dispensed with and the questions laid down on table of the House may be taken as read.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Raza Rabbani that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of Rule 38 relating to Question Hour be dispensed with and the questions and answers be taken as read and laid on the table of the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted.

+196. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder**: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the contracts signed by the Rice Trading Corporation of Pakistan for supply of Basmati and Irri 6 rice in the year, 1994-95 alongwith the quantity, price and the name of the party with whom the contracts were signed, separately in each case; and

(b) whether any such contract was cancelled, if so, its reasons?

Ch. Ahmed Mukhtar: The information is being collected and will be placed before the honourable House on the next rota day.

+ Ttansferred from the Ministry of Food, Agriculture and Live stock

201 *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names of persons appointed in the Ministry and its attached departments/corporations in grades 1 - 17 or equivalent during the financial years 1993-94 and 1994-95 with their grade-wise and province-wise break-up.

(b) the names of Newspapers with dates which published advertisements for the said posts,

(c) the authority who conducted tests/interviews for the said recruitment, indicating also the dates and places of these tests/interviews separately; and

(d) the names of employees appointed on ad-hoc basis during the said period with grade-wise and province-wise break-up?

Ch. Ahmed Mukhtar: The information in respect of following Departments/Corporations is as under:-

(1)	(Main Ministry)	Nil
(2)	Trading Corporation of Pakistan, Karachi	Nil
(3)	Rice Export Corporation of Pakistan, Karachi.	Nil
(4)	Cotton Export Corporation of Pakistan, Karachi	Nil
(5)	Textile Quote Management Directorate, Karachi	Nil
(6)	Trade Marks Registry, Karachi	Nil
(7)	Cotton Board, Karachi	Nil
(8)	National Tariff Commission, Islamabad.	Annex-I & II
(9)	Foreign Trade Institute of Pakistan, Islamabad.	Annex-III
(10)	Export Promotion Bureau, Karachi	Annex-IV

(11)	Pakistan Tobacco Board, Peshawar.	Annex-V
(12)	Department of Insurance Islamabad/Karachi.	Annex-VI
(13)	State Life Insurance Corporation, Karachi.	Annex-VII
(14)	National Insurance Corporation, Karachi.	Nil
(15)	Pakistan Insurance Corporation, Karachi.	Nil

(Annexures have been placed in the Senate Library).

202. *Transferred.

203. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount recovered so far out of Rs. 85 billion from the defaulters of nationalized banks and DFIs, declared by the Caretaker Government in 1993; and

(b) the steps taken by the government to recover remaining amount from these defaulters?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The banks and DFIs have recovered Rs. 12.012 billion uptill 15-05-1995 out of stuck-up portfolio of Rs. 80.283 billion, as on 30-06-1993.

(b) The government has taken, a number of legal and administrative measures, to accelerate the pace of recovery of Banks and DFIs overdues. A list of such measures is attached.

ANNEX

MEASURES TAKEN BY THE GOVERNMENT /SBP AND FINANCIAL INSTITUTIONS, FOR RECOVERY OF BANKS/DFIs STUCK UP LOANS.

I. Legal Measures:

1. section 25(B) of the Banking Companies Ordinance, 1962, was amended to provide for the recovery of Banks/DFIs dues decreed by any Court of Law, as arrear of land revenue.

2. Sections 187 and 305 of the Companies Ordinance, 1984, were amended to (i) make the loan defaulters ineligible, for appointment as director of Companies, and to (ii) enable the Corporate Law Authority (CLA) to initiate action against the Companies with poor credit compliance.

3. A number of amendments in the Banking laws of recovery i.e. (i) Banking Companies Ordinance, 1962 (ii) Banking Companies (Recovery of Loans) Ordinance, 1974, and (iii) Banking Tribunals Ordinance, 1984, to improve the legal and judicial framework pertaining to debt recovery management, indentified by the Cabinet Committee under Attorney General for Pakistan, have been approved by the ECC on 27-01-1995. The Ministry of Law & Justice is taking necessary action, for legislation in this regard.

II. Institutional /Administrative Measures:

4. Banks /DFIs have been advised to set up special recovery cells and teams to step up their recovery efforts. The Banks have been directed to enforce the legal provisions in a systematic manner and to use the Banking Tribunals more

extensively.

5. As per Cabinet decision dated 5-4-1994, the Banks / DFIs have been directed to take (i) disciplinary action against banks functionaries responsible for giving bad loans to defaulters, and to (ii) ensure that, no accommodation will be provided to the defaulters in future until the outstanding loans are repaid by them. 6. As per Cabinet decision dated 17-10-1994, no rescheduling of decreed cases of outstanding loans will be allowed by the Banks/ DFTs.

7. The Government has increased the number of Banking Tribunals from 14 to 50, in order to dispose of the huge pendency of cases in the existing Tribunals. Setting up of the new Tribunals is at hand.

8. Targets have been fixed for every Tribunal to dispose of 50 suits per month. The Tribunals have been advised not to adjourn the cases frequently. If the party insists for adjournment heavy cost should be imposed to curb the tendency.

9. Loans given to sick units are being rescheduled, which will reduced the overdues. Revival of sick units will entail acceleration of recovery.

10. SBP has empowered the managements of Banks/DFIs to write off and restructure the bad /stuck-up loans which will help gear up recovery of overdues.

204. *Prof, Khurshid Ahmad: Will the Minister for Finance Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the Prime Minister's Secretariat and th Privatization Commission instructed the National Bank of Pakistan to releas securities against liabilities worth Rs. 50.5 million of cresent Factories, Chichawatn if so, its reasons;

(b) Whether permission of the State Bank of Pakistan was obtaine

before releasing liabilities, if not, its reasons;

(c) wthether it is also a fact that the owner of these factories was allowed to get revised compensation claim re-assessed under instructions from the Prime Minister's Secretariat from Rs.1.84 million to Rs. 169 million, if so, whether the revised amount has been paid to the owner , if not, the amount paid so far ;and

(d) the amount paid by the owner for acquiring these factories?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Since Question No. 204 involves collection of certain information from the Ministry of Industries and Production which will take some time, it is requested that the question may please be got deferred to the next rota day or a week whichever is later.

(b) -do-

(c) -do-

(d) -do-

205. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:-

(a) number of cases examined by the Federal Anti-Corruption Committee so far since its formation ;

(b) the findings of the committee in respect of major cases of corruption; and

(c) the steps taken by the Government to recover losses and to take legal action againt those responsible for corrupt practices?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 1276 cases.

(b) As in the Annexure.

(c) The concerned departments have been directed to recover the

losses from the accused officers/officials and tax evaders and to take disciplinary action against them.

Annexure

FEDERAL ANTI- CORRUPTION COMMITTEE

No.	Cases	Findings
1.	Complaint of corruption against Mr. Shabir Ahmed, Additional Director CDA.	The officer was found guilty of demading bribe from one Rana Munawar. He was suspended and departmental inquiry was initiated against him
2.	Complaint of corruption relating to Optic Fibre Project of PTC.	The PTC has been directed to get faulty works coorected in laying sub-standard cable according to approved specifications.
3.	Complaint against Faqir Muhammad Qureshi, DE(Phone) PTC Kohat, for his negative attitude towards public problems.	On the recommendations of the FACC, he has been transferred from Kohat and is being warned to improve his attitude towards public problems.
4.	Financial Irregularities by General Sales Agent Baghdad, PIA.	FACC found irregularities and recommended action against concerned officers of PIA, and payments are to be made to the G.S.A.
5.	Complaint against the irregularities committed by Mr. Atta-ul-Haq, EXEN, PWD, P.M. Sectt.	FACC has found the allegations against the officer as baseless.
6.	Alleged loss of Rs. 72 million in	FACC found in floatation of CCA

	Floatation of Civil Aviation Bonds.	Bonds. Director Finance, CAA Mr Mushtaq Qureshi has been removed from his post and departmental proceedings have been initiated against him.
7	Complaint against CDA regarding bogus payment made in acquiring village Bheka Syedan, F/11,	Irregularities in acquisition of land and and review orders were identified Action is being Islamabad Proposed against the responsible officers officials
8.	Irregularities in Jinnah Terminal Project of CAA.	FACC is conducting an inquiry and and many irregularities have been found Actionagainst officers responsible for irregularities would be initiated after finalization of inquiry.
9.	Terminal Paper, Inquiry against Director (Stores) PTC, Lahore.	Inquiry is in process by the FACC
10.	Irregularities in construction/ renovation of Shalimar Lounge PIA Heathrow Airport.	An amount of Pounds 24,000 was saved was saved due to intervention of FACC [illegible]
11.	Complaint against Cotton Export Corporation for paying unprecedented commission to the Commission Agent.	The Complaint is being inquired by the FACC.
12.	Complaint against Shafqat Ellahi, Dy. Director (Retd), CDA for acquiring assets by unfair means.	Central Board of Revenue has requested to take necessary action against the officer.
13.	Complaint against Embezzlement in projects of Tameer-e-Watan	Due to intervention by FACC, two XENs Mr. Noor Jamal, Mr

	Programme by PWD	Mashood Ahmad and one SDO Mr. Nazir ud Din Gill, have been charge sheeted.
14.	Alleged corruption by the officers of Archaeology Deptt.	On the intervention of the Officers of FACCone Director General, one Director, two Deputy Directors and two Archaeological Engineers have been charge sheeted.
15.	Alleged over-invoicing of equipment by Pakistani firm "Kehkashan" in Kyrghystan.	The allegation has been established. CBR and FIA have initiated necessary action against the firm due to
16.	complaint of corruption in Faisalabad Runway Project.	Due to intervention of FACC the CAA has initiated disciplinary action against two officers on the charges of corruption.
17.	Alleged Bungling of funds in the University Grants Commission by the following officers:-	Inquiry by FACC has revealed cetain financial irregularities. Efforts to recover misappropriated amount from the concerned officers are being mad
	(a)	Mr. Pershan Khattak, Ex-Chairman, UGC.
	(b)	Mr. M. H. Qazi, Ex-Member, UGC.
	(c)	Mr. M. A. Raoof, Director General, National Academy of Higher Education.
18.	Embezzlement in Post Master	Inquiry has established financial

	General's Office, Karachi.	irregularities. Action against concerned officers is being initiated.
19.	Allegation of financial irregularities by Mr. Mahmood Alam, General (Legal) PIA.	Concealment of facts and other irregularities have been Manager established proceedings have been initiated, against him.
20.	Privitization of Pakistan PVC, Gharo.	Embezzlement detected and case handed over to FIA.
21.	Privitizati :,of Pioneer Steel Mills	Embezzlements detected. FIA directed to deal with the case
22.	Pak Dyes & Chemical Mianwali.	Corruption detected . FIA is conducting enquiry.
23.	Complaint against Saif-uf-Rehman, Controller Stores Pakistan Railways.	Charges established. It had been Chief been recommended that action against him be taken under the E&D Rules
24.	Complaint against Mr. Zaheer Ahmed M.D. National Tubewell Construction Company.	The accused officer has been sent on forced leave. Further action on the report of the sub-Committe is being taken.
25.	Allegations against the offlcers of the Income Tax Department for acting against the interest of Revenue Departm...t in favouring the assessees.	disciplinary action against the following officers.- (i) Mr. Abdul Malik, Member, Income Tax Appellate Tribunal, Karachi. (ii) Mr. Muhammad Maqsood.

		Commissioner of Income Tax (Appeals), Lahore. (iii) Mr. Muhammad Munir Qureshi, Commissioner of Income Tax (Appeals), Lahore.
26.	Complaint against Mr. Javid Akhtar, Member(Power) WAPDA regarding condonation of recoveries from Siemens PEL and transpak amounting to Rs.11,616,138.	The Officers/officials involved have been suspended on the report of sub-Committee of FACC. The accused have been directed to pay the losses of WAPDA.
27.	Complaint against Mr. Javaid Akhtar Member (Power) and others regarding misappropriation of Petrol, Oil and Lubricants amounting to Rs.8,027,871.	-do- -do-
28.	Complaint against Mr. S.A. Abro Resident Engineer, Guddu and 5 others regarding misappropriation by enhancing bills amounting to Rs. 2,926,079.	-do-
29.	Complaint regarding Non-recovery of cost of Furnance Oil short supplied at Jamshoro Power House Exact amount in Millions of Rupees to be determined after examination of records.	-do-
30.	Complaint against Mr. Mohammad Rafiq, General Manager Finance regarding un-authorized payment of more than Rs.20 lacs.	The officers/officials involved have been suspended on the report of sub-Committee of FACC. The accused have been directed to pay the losses of

		WAPDA.
31.	Recovery of outstanding dues from Rais Atta Muhammad Marri group.	The Bank authorities have been directed for initiating necessary administrative as well as legal action for the recovery of said amount.
32.	Privatization of Pak China Fertilizer, Haripur.	Serious Irregularities have been identified. A sub-committee of FACC is investigating the case.
33.	Complaint against officials of ADBP, Dadu.	As a result of the enquiry two officials of ADBP, Dadu Branch were found guilty of failing to extend due courtesy to the loanees and have been warned.
34.	Complaint against National Bank of Pakistan Dahranwala.	Irregularities were noticed in the opening of inland letter of credit by National Bank of Pakistan, Dahranwala Branch. As a result of enquiry conducted by a Member of FACC three officials of the Bank have been charge-sheeted by the Bank authorities.
35.	Allegations of Corruption in GCP.	Complaint relating to misappropriation and pilferage of edible oil in the Seed Division of GCP has been received. A sub-Committee of FACC is investigating the matter.
36.	Complaint against Railways administration regarding catering contracts.	As a result of the enquiry, it was found that the procedure of awarding of contract to different contractors was

		violated with grass impunity. The Committee has recommended disciplinary action under the E&D Rules 1973 against Mr. Khadim Hussain Memon, Chief Commercial Manager, Pakistan Railways.
37.	Complaint against ASM, Gharibwal.	As a result of enquiry, it was established that said ASM was involved in insurance business in contravention of service rules. The Railways authorities have awarded two years with-holding of increments temporarily to the said official.
38.	Shady transfer of property to evade taxes in Murree in favour of the wife of an ex-Prime Minister.	Consequent to the approval accorded by the Govt. of the Punjab Ministry of Interior and CBR have been requested to initiate appropriate action.
39.	Privatization of Suraj Ghee Mills.	Corruption has been detected in the Privatization of Surag Ghee Mills. Matter is under investigation with FIA. Three persons have been arrested on thecharges of submitting fraudulent/bogus Bank guarantees.
40.	Allegations of corruption, mal-practices in Pak Hy-oils (Pvt) Ltd., Karachi. suspended. Further	As a result of preliminary enquiry enquiry Dr. Latif Siddiqui, M.D of the said Industrial unit has been enquiry is underway

41.	Issuance of S!`Os by CBR for evasion of Govt. dues by some coys.	Loss of billions of rupees to the national exchequer detected by the the Committee caused through the issuance of SROs by the CBR benefiting the vested interests.
42.	Allegations of embezzlement in the implementation of defunct P.M.'s Self Employment Scheme.	Embezzlement of an amount of Rs. 2 billion was detected which was advanced recklessly defeating the spirit of the Scheme. Cases have been registered against many officials
43.	Charges of Corruption against Air Vice Marshal (Retd.) Anwar Mehmood D..ector General CAA.	Misuse of authority was Air Vice detected by the FACC in the matter of giving employment to 142 persons. The D.G. left the coountry before any action was taken against him.
44.	Complaint against Abdul Shakoor Ismail Caloodi for defrauding HBL.	A fraud of Rs. 162 Million was done by Mr. Abdul Shakoor Caloodi with Habib Bank Ltd. who was extended a novel facility of open pledge withoutany cheque or security. He removed all th stocks without the knowledge of bank Case has been registered against him
45.	Bungling in the privatization of Fazal Vegetable Ghee Mills Islamabad and 14 other Ghee units	FACC has detected net loss of Rs 571.28 Million to the National National Exchequer in the privatization

process through corrupt practices. FIA has been asked to register cases against the officials.

---

206. ***Mr. Shahzad Gul** : Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to import 1,80,000 bales of cotton from Turkmenistan, if so, the names and addresses of contractors, commission agents and the trucking company for cargo services, the terms and conditions to each contract and the advance payment of commission etc. and the incentive given to the contractors; and

(b) whether the normal procedure was observed in these contracts, if not, its reasons?

Ch. Ahmad Mukhtar: (a) Presently there is no proposal under consideration of the Government to import 1 , 80 , 000 bales of cotton from Turkmenistan.

(b) Not applicable.

207 ***Mr. Shahzad Gul**: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that C.D.A has allotted plots to the general public in Sector I-16 Islamabad in February, 1993 through ballot; if so, the time by

which said sector will be developed and possession of the plots given to their allottees?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Yes. The scheme of Sector I-16 was approved by the ECNEC in its meeting held on 18-9-1993 with a stipulated construction period of three years. It is hoped that the Sector will be developed within the stipulated period.

208. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact there is a transit trade agreement between the governments of Afghanistan and Pakistan, if so, its terms and conditions and the type of goods allowed for transportation during the last five years under the said agreement;

(b) whether it is also a fact that customs authorities have with held goods worth billions of rupees, if so, its reason; and

(c) the steps taken by the Government to check and regulate the trade?

Ch. Ahmad Mukhtar: (a) Yes. The agreement was concluded on 2nd March, 1965 and is valid upto 26th August, 1995. The agreement envisages freedom of transit to and from the territories of the two countries without charging custom duties and taxes except for expanses incurred on transportation charges and cost of services rendered. The trade is conducted through special channels as

special Port sheds have been earmarked and land-routes have also been specified. Domestic rates are applied on movement of goods by the Railway wagons. The Agreement can be terminated by either party by giving a written notice of six months any time during the validity of the agreement. Details of the goods transited during last 5 years are enclosed.

(b) Yes. These goods have adversely affected the Local industry and caused loss of revenue to the national exchequre, as most of the goods consigned to Afghanistan had little or nor consumption there and flowed back to Pakistan.

(c) Steps taken by the Government include lowering of tariff rates where possible; tightening of anti-smuggling arrangements, banning of certain items and holding of negotiations with the Afghan Government.

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE
(TRADE SECTION)

AFGHANISTAN'S IMPORTS IN TRANSIT THROUGH PAKISTAN

(Value in '000' Rs)

Commodities	1990-91	1991-92	1992-93	1993-94	1994-95 (Jul-March)
Artificial silk fabrics	1,077	-	338	-	-
Artificial silk yarn (including cotton yarn)	197,545	41,292	443,280	680,093	107,166
Betel nuts	281	19,254	2,359	-	2,465
Clothing (including second hand clothing)	827	1,686	-	1,752	-
Cotton piece goods(including T.P. goods	539,129	153,960	1545,755	2803,013	1,486,142
Drugs & medicines	-	221	-	-	-
Electrical household appliances	76,327	24,857	207,674	1958,454	451,589
Glass & glassware	13,970	10,805	44,674	150,822	93,049
Hydrogenerated oil (vegetable ghee	-	-	4,097	52,883	
Machinery & parts	16,625	16,883	78,199	542,647	61,519
T.V (colour & B&W)		16,236	223,126	213,431	131,620
Air conditioner		31,084	83,913	20,887	372
Metal & manufactures thereof	3,[illegible]45	6,431	70,486	64.300	33,259
Paper, paper board and stationery	178	255	-	10,058	-
Rubber manufacture	200,701	22,017	692,941	89,551	-
Batteries & dry cells	48,504	19,223	217,810	137,083	102,224
Tea	30,880	14,866	93,764	404,869	595,857
Vehicles & parts	30,740	21,007	249,214	416,355	392,235
Other commodities	289,931	148,665	592,541	1,172,245	609,954
Lubicant/motor oil	-	-	-	159,922	825,580
Cosmetic/soap	-	-	-	87,188	131,027
Crockery	-	-	-	236,061	304,335
Total in Rs.	1,450,060	948,692	4,550,171	9,346,521	6,578,215
Total in US$	64,562	38,140	175,121	809,960	214,064

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE
(TRADE I SECTION)

AFGHANISTAN'S EXPORT IN TRANSIT THROUGH PAKISTAN

(VALUE IN 000 Rs)

Commodities	1990-91	1991-92	1992-93	1993-94	1994-95 (Jul-March)
Carpets & rugs	-		2,932		
Drugs & Medicines	97,747		-	-	-
Fruits(fresh & dried)	140,315	81,120	25,380	73,069	148,812
Seeds	-	3,561	3,802	-	115
Spices (zeera)	-	[illegible]	634		185
Hing	-	20,125	10,523	17,580	12,241
Mulethi	-	15,072	5,394	1,112	
Goat skin	-	-	1,882		
Other commodities	41,915		-	861	
Total in Rs	**279,977**	**123,005**	**50,547**	**92,664**	**191,953**
$	**12,410**	**4,946**	**1,946**	**3,067**	**6,246**

209 ***Mr. Abdur Rahim Khan**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Prime Minister has issued a directive for fixing last date for payment of all the Utility Bills in the Ist week of every month, if so, the reasons for non-implementation of the said directives?

Reply not received.

210 ***Dr. Muhammad Rehan**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to improve a cut on the development grants of provinces with high rate of fertility?

Reply not received.

211. ***Dr. Muhammad Rehan**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make duty and tax free the Dialyzers and Dialysis Machines required for the haen-Dialysis of the kidney failure patients?

Makhdoom Shahab-ud-Din: No.

212. ***Mr. Sajid Mir**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that many of the 3-Marla plots for building houses out of Zakat fund, at Hyatabad, Peshawar, have been allotted to undeserving persons if so, the steps taken by the Government to remedy the situation?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The allotment of 3-Marla plots for building houses out of the Zakat Fund relates to esrtwhile Provincial Zakat Department of NWFP. The required information is detailed below:-

As per available record, 408 houses were to be constructed on 3-Marla Plots for mustaheqeen-e-zakat at Peshawar. Out of these 262 completely constructed houses were allotted to deserving shelterless mustaheqeen-e-zakat in accordance with the procedure. The remaining 146 houses are still incomplete and have not been allotted to any one.

213. **Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the names and place of domicile of the heads and the members of boards of directors of NDFC, IDBP, ADBP, HBFC and RDFC?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The requisite information regarding Heads and memebers of Board of Directors of NDFC, IDBP, ADBP, HBFC and RDFC is at Annexur-A.

Annex-A

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DOMICILE OF THE HEADS.

S. No.	Names and Designation	Domicile
1.	Chaudhry Muhammad Aslam, Acting Chairman, NDFC.	Punjab.
2.	Mr. Khalid Mahmood Nagra, Managing Director, IDBP	Punjab
3.	Dr. Arif K. Kazi, Managing Director, RDFC	N.W.F.P.
4.	Mr. Badruddin Zahidi, Chairman, ADBP	Sindh

5. Mr. Hussain Haqqani,

Managing Director/Chairman (HBFC). Sindh

NAME AND DOMICILES OF THE MEMBERS OF THE BOARD OF

DIRECTORS OF NDFC, IDBP AND RDFC

National Dev. Finance Corp. (NDFC).

1. Chaudhry Muhammad Aslam,

Acting Chairman, NDFC. Punjab

2. Mr. Nasir Ahmed,

Joint Secretary (Legal),

Ministry of Finance,

Islamabad. Punjab

3. Syed Mohibullah Shah,

Secretary,

Pakistan Investment

Board , Islamabad. Sindh

4. Khalid Mehmood Salim,

Executive Director,

State Bank of Pakistan,

Karachi. Punjab

5. Mr. Asadullah Khawaja,

Managing Director, ICP,

Karachi. Punjab

6. Mr. Khalid Iqbal,

Managing Director (BEL)

Karachi. Punjab

Industrial Dev. Bank of Pakistan (IDBP)

1. Mr. K.M. Nagra,
   Chairman and Managing Director,
   Industrial Dev. Bank of Pakistan,
   Karachi. Punjab

2. Mr. Saghir Asad Hasan,
   Additional Secretary,
   Minstry of Industries,
   Government of Pakistan,
   Islamabad. Punjab

3. Mr. Ghafoor A. Mirza,
   Joint Secretary(Budget),
   Finance Division,
   Government of Pakistan,
   Islamabad. Punjab

4. Mr. Muhammad Kashif Murtaza,
   Secretary,
   Industries and Mineral
   Dev. Department,
   Government of Pujab, Lahore.

5. Mr. Muhammad Iqbal Kazi, Punjab
   Secretary,
   Industries and Mineral
   Dev. Department,

	Government of Sindh, Karachi.	Sindh
6.	Mr. Javed Alam Khanzada, Secretary, Industries, Commerce, Labour and Mineral Dev. Department, Government of NWFP.	N.W.F.P
7.	Capt. Farid-ud-Din Ahmad Zai, Secretary, Industries Commerce, Mineral Resources and Labour Department, Government of Baluchistan, Quetta	Baluchistan
8.	Mr. Khalid Iqbal, Managing Director, Bankers Equity Limited, Karachi.	Punjab

Regional Dev. Finance Corporation (RDFC)

1.	Chaudhry Muhammad Aslam, Acting Chairman NDFC/RDFC	Punjab
2.	Dr. Arif K. Kazi, Managing Director, Regional Dev. Fin. Corp.	N.W.F.P.

3.	Chaudhry Sajjad Ali, Member, Pakistan Banking Council,	Punjab
4.	Mr. K. M. Nagra, Managing Director, Industrial Dev. Fin. Corpp	Punjab
5.	Mr. Moinuddin Siddiqi, Joint Secretary (FATA), States and Frontier Regions, Islamabad.	Sindh
6.	Ch. Muhammad Ilyas, Joint Secretary (P&CF), Ministry of Finance, Islamabad.	Punjab
7.	Mr. Muhammad Kashif Murtaza, Secretary (Industries), Government of Punjab, Civil Sectt., Lahore.	Punjab
8.	Capt. (Retd.), Farid-ud-Din, Secretary(Industries) Government of Balochistan, Quetta.	Balochistan
9.	Mr. Abdul Ghaffar Pirzada, Chief Economist, Planning and Development,	

Planning and Development,
Government of Sindh,
Karachi. — Sindh

10. Mr. Javed Alam Khanzada,
Secretary (Industries),
Government of NWFP,
Peshawar. — NWFP

Agricultural Development Bank of Pakistan(ADBP)

1.	Mr. Badruddin Zaidi, Chairman ADBP.	Sindh
2.	Mr. Abrar Ahmad Khan, Member	Punjab
3.	Kh. M. Aslam Lone, Member.	Punjab
4.	Mr. Zahoor Alam Rind Member	Sindh
5.	Makhdoom Shahnawaz, Member.	Sindh
6.	Mr. Murad Khan, Member.	NWFP
7.	Major (Retd.) Mukhtar Ahmed, Member	NWFP
8.	Syed Sher Jan Baloch, Member.	Balochistan
9.	Mr. Ashfaq Ahmad Golo,	

	Member.	Balochistan
10.	Syed Samsamul Haq, Joint Secretary (Finance), Government of Pakistan, Member.	Federal Area
11.	Mr. Ejaz Ahmed Qureshi, Secretary Agriculture (NWFP), Member.	NWFP
12.	Mr. Roshan Ali Mangi, Joint Secretary (F&A), Government of Pakistan, Member.	Sindh
13.	Mr. Saleem Murtaza, Secretary Agriculture (Punjab), Member.	Federal Area
14.	Agha Aftab Ahmad Khan, Secretary Agriculture (Sindh), Member.	Sindh
15.	Mr. R.A. Chughtai, ED, SBP, Karachi, Member.	NWFP
16.	Mr. Saleem Durrani, Secretary Agriculture (Balochistan), Member.	Balochistan

House Building Finance Corporation (HBFC)

1. Mr. Husain Haqqani
   Managing Director/Chairman, — Sindh
2. Mr. Ahmed Owais Pirzada,
   Deputy Secretary (IF),
   Ministry of Finance,
   Government of Pakistan,
   Director — Punjab
3. Mr. Mehboob Elahi,
   Director General (HS/KA),
   Environment and Urban Affairs Division
   Ministry of Housing and Works (Sindh),
   Director. — Punjab
4. Mr. Saeed Haider Bhutti,
   Director (BRD),
   State Bank of Pakistan (Sindh),
   Director. — Sindh
5. Ch. Muhammad Siddique,
   Secretary, Housing Physical
   and Environmental Planning Deptt.,
   Government of Punjab,
   Director. — Punjab
6. Mr. Nazar M. Shaikh,
   Secretary, Finance Deptt.,
   Government of Sindh,
   Director. — Sindh

Secretary, Physical

Planning and Housing Deptt.,

Government of NWFP,

Director. NWFP

8. Mr. M. Yousuf Niazi,

Secretary, Finane Deptt.,

Government of Balochistan,

Director. Balochistan

9. Mr. B.H. Qureshi,

Deputy Managing Director,

HBFC,

Secretary, Sindh

214. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) total number of posts of Divisional Accountants in public works Divisions of Director Accounts (Works) Lahore;

(b) The number of Division which are presently working without D.As;

(c) the name of the incumbents of the posts of D.As who have dual charge ;

(d) the number of divisions where unqualified persons are serving on the post of D.A;

(e) the total number of the officials of the D.G. Audit (Works) who have qualified D.A. part I examination with dates; and

(f) the date and time by which the qualified persons referred in

(f) the date and time by which the qualified persons referred in para (e) will be posted as Divisional Accountants?

Makhdoom Shahabuddin: The answer to the question is at seriatim.

(a) 290

(b) Nil

(c) 20,list of names attached.

(d) 17.

(e) 16. The name and dates of officials are annexed as (b).

(f) Sixteen persons mentioned at (e) above have only passed D. A. Part-I examination. They will become qualified on passing D.A. Part-II examination. As and when they qualify D. A. Part-II examination they would be posted as D. A., subject to availability of posts and clearance by Departmental Promotion Committee.

ANNEX.

NUMBER OF DIVISIONS RUNNING UNDER DUAL CHARGE

S No.	Name of the Division	Dual Charge Assigned to
1	Project Lining Fordwah Sadiqia South Project Division B/Nagar.	Muhammad Sultan
2.	Islam Headworks Div. Pallah.	Sh. Ahsanul Haq.
3.	H & PH Division D.G. Khan.	Muhammad Iqbal.
4	I.S.R.P. Division D.G. Khan	Bashir Ahmad Malik.
5	I.S.R.P. Division Bahawalnagar.	Muhammad Hanif Khawar.
6	2nd Med. Building Div. G/Wala	Fazal Ahmad.
7.	P.H.E. Division G/Wala.	Ahsanullah Malik.

8.	Headworks Division Khanki	Iqbal Ahmad Bhatti
9	Provincial Building Division Khanpur.	Muhammad Anwar Khan
10	Sindhnai Barrage Division Abdul Hakim	Muhammmad Ishaque
11.	Tube-Well Operation Division Muqaff-ar Garh.	Muhammad Aslam
12	Store & Workshop Division Muzaffar	Tahir Mehmood
13	Chakbandi & Remodeling Div. R.Y.Khan	Saleem Haider
14	H.P.P. Division R.Y. Khan.	Abdul Ghafoor
15	H& P. P. Division Sahiwal	Muhammad Shafi Parvana
16	Mailsi Syphin Division Thingi	Gulam Ali Chohan
17.	Kiranna Irrigation Div. Sargodha	Din Muhammad
18	K&P Division NA, Ghizer	M. Arshad Ali
19	B&R Division NA, Ghizer	Akhtar Hussain Awan
20.	W&P Division NA, Changhe.	Muhammad Hanif Hashmi.

Annex-B

TOTAL NUMBER OF THE OFFICIALS OF THE D.G. AUDIT (WORKS) WHO HAVE QUALIFIED DA PART-I EXAMINATION WITH DATE

S.NO.	NAME OF OFFICIAL.	DATE OF PASSING D.A.
1.	M/S.	
1.	Said Amin Khan Niazi.	11/91
2.	Muhammad Rashid.	11/91
3.	Muhammad Irfan.	6/92
4.	Syed Hassan Raza Naqvi.	6/92
5.	Zulfiqar Ahmed.	10/84
6.	S.Rashid Ali Nasir.	6/92
7.	Khawar Naveed.	6/92
8.	Sadullah Khan, Niazi.	6/92
9.	Liaqat Ali.	6/92
10.	Muhammad Aslam Iqbal.	6/92
11.	Muhammad Ashiq.	6/92
12.	Muhammad Aslam Sabir.	6/92
13.	Muhammad Tufail.	5/84
14.	Nasir Malik.	4/93
15.	Muhammad Amin Zia.	6/92
16.	Tariq Ibrahim.	9/93

215 . *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state whether it is a fact that the Government of Pakistan entered into an agreement to allow a South Korean Co. M/s. Hanbo Steel and General construction Co. Ltd to establish a deep sea port with a vessel capacity of 20,000 tons at Keti Bander Distt Thatta if so, its details with the amout and approximate date of completion of the Project?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: No

216 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total guarantees given by the Government on the security of the Federal Consolidated Fund till 30-6-1994 alongwith the total amount of Federal Consolidated Fund as on 30-6-1994 and their percentage to the Federal Consolidated Fund: and

(b) whether any limit for giving guarantees has been fixed by law as required by Article 166 of the Constitution if not, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The total guarantees given by the Government on the security of the Federal consolidated Fund upto 30-6-1994 are Rs. 37.61 billion. (List enclosed).

The Federal consolidated fund is maintained on an yearly basis while the guarantees issued are usually of a duration more than one year. No relationship can therefore be made out.

(b) No limit on borrowing by the Government has been fixed by the Act of the Parliament under Article 166 of the Constitution of the Islamic Republic

of Pakistan

DETAILS OF GUARANTEES PROVIDED TO PUBLIC SECTOR ENTERPRISES FROM 1974 UPTO JUNE 1994

(Rs. Million)

	Name of Public Sector Enterprises/Institution	Amount
	Bannu Sugar Mills	12.000
	C.D.A.	57.000
	Cotton Export Corporation	1,676.000
	General Refactories Ltd.	12.000
	Hotel Project and Agro Bared Industries	40.000
	K.E.S.C.	2,526.000
	Kohat Cement Project	181.000
	National Film Development Corporation	15.000
	National Fibres Ltd.	104.000
	National Fertilizer Corporation	802.000
	National Shipping Corporation	75.000
	National Refinery Ltd.	583.000
	National Sports Trust	10.000
	National Construction Company	143.000
	P.I.A.	550.000
	Peoples Steel Mills Ltd.	49.000
	PASSCO	247.000
	Pakistan Oilfields Ltd.	50.000
	Pakistan Security Printing Corporation Ltd.	188.000
	Pak-Iran Textile Ltd.	439.000
	Port Qasim Authority	303.000
22.	Mechanised Construction of Pakistan	———
23.	Resources Development Corporation	696.000
24.	State Heavy Engineering and Machine Tool Corporation	18.000
25.	Sui Northern Gas Pipelines Ltd.	399.000
26.	Sui Gas Transmission Company	475.000
27.	State Oil Company Ltd.	317.000
28.	Shahdadkot Textile Mills Ltd.	57.000
29.	P.T.V.	226.000
30.	G.C.P.	202.000
31.	Vegetable Ghee Mills Bara (FATADC)	2.000
32.	WAPDA	7.000
33.	Karachi Gas Company	155.000
34.	State Electrical Corporation of Pakistan	36.000
35.	Tarbella Cotton and Spinning Mills	8.000
36.	Shalimar Recording Company Ltd.	31.000
37.	Republic Motors Ltd.	27.000
38.	H.F.F. and H.M.C.	145.000
39.	Pakistan Arab Refinery Ltd.	364.000
		720.000

(Rs. Million)

S. No.	Name of Public Sector Enterprises/Institution	Amount
40.	P.I.D.C.	638.000
41.	Indus Gas Company	32.000
42.	P.E.C.O.	35.000
43.	P.I.D "	79.000
44.	U.S.C.	83.000
45.	N.C.C. (P) L.	475.000
46.	State Engineering Corporation	47.000
47.	State Cement Corporation	504.000
48.	National Construction Ltd.	39.000
49.	R.E.C.P.	75.000
50.	Textile Machinery Corporation Ltd.	40.000
51.	Gemstone Corporation	21.000
52.	M/s. Babar & Company	8.000
53.	Pakistan Steel Mills Corporation	14,203.000
54.	National Press Trust	68.000
55.	Karachi Shipyard & Engineering Works	157.000
56.	Progressive Papers Ltd.	10.000
57.	Dir Forest Industries Complex	82.000
58.	Harnai Woollen Mills Ltd.	15.000
59.	Rofase Compasting Plant	3.000
60.	Larkana Sugar Mills	150.000
61.	Agricultural Marketing & Store Ltd	815.000
62.	P.A.E.	100.000
63.	P.M.D.C.	10.000
64.	Saindak Project	1,973.000
65.	Heavy Electrical Complex	115.000
66.	Self Employment Programme	732.000
67.	P.T.C.	5,154.000
	Total	37,610.000

217. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total borrowing of the Federal Government upon the Security of the Federal Consolidated Fund as existing on 30-6-1994 alongwith the total amount of the Federal Consolidated Fund as on 30-6-1994 and percentage of the borrowing and the Fund, and

(b) whether any limit for borrowing on the security of the Federal Consolidated Fund been fixed by law as required by Article 166 of the Constitution , if not its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The following borrowing has been raised by the Federal Government on the Security of Federal Consolidated Fund upto 30-6-1994:

Domestic Rs.	702.0 billion
Foreign US$	23.5 billion

The Federal Consolidated Fund is maintained on yearly basis , whereas the debt is on commulative basis. No direct co-relation can be derived.

(b) No limit on borrowing by the government has been fixed by the Act of the Parliament under Article 166 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

218. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Population Welfare be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/corporations in various grades since January, 1994 with province-wise break-up?

Mr. J. Salik: The total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/corporations in various grades since January, 94 with province-wise break-up are given below:-

B.P.S.		Number of Appointment	Province
1		3	Sind(U)-2.
			Punjab-1
4		1	Punjab
5		2	Merit-1
			Punjab-1
7		1	Punjab
11		5	Sind(R-1
			Sind(U)-2
			Punjab-2
12		2	Sind(R)-1
			A.J.K.-1
15		1	Sind(R)-1.
	Total:	15	
16		1	Punjab
17		1	Sind(U)
19		1	Sind(R)
	Total:	3	

219. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/corporations in various grade since January, 1994 with

province-wise break-up?

Ch. Ahmad Mukhtar:

1. Rice Export Corporation of Pakistan, Karachi Nil
2. Trading Corporation of Pakistan, Karachi Nil
3. Pakisan Tobacco Board, Peshawar. Annex-I
4. Foreign Trading Institute of Pakistan, Islamabad. Annex-II
5. National Tariff Commission, Islamabad. Annex-III
6. Cotton Export Corporation of Pakistan, Karachi. Nil
7. Textile Quota Management Directorate, Karachi. Nil
8. Trade Marks Registry, Karachi. Nil
9. Cotton Board, Karachi. Nil
10. Export Promotion Bureau, Karachi. Annex-IV
11. Department of Insurance, Islamabad/Karachi. Annex-V
12. National Insurance Corporation, Karachi. Nil
13. State Life Insurance Corporation, Karachi. Annex-VI
14. Main Ministry. Nil

Annex

PAKISTAN TOBACCO BOARD

No regular appointments in graded pay scale made in Pakistan Tobacco Board.

Details of four appointments made on workcharge/Daily Wages bais made since January, 1994 are as under:-

S.No.	Category	No. of Person Appointed	Province	Remarks
1.	Workcharge Sanitary Worker engaged	1	Punjab	Appointment took place following sudden death of regular incumbent, the

	@Rs. 48 per day			only Sanitary Worker in PTB head Office. Cleanliness of office cannot be maintained without the availability of Sanitary Worker, which was engaged on daily wages basis @ Rs. 48 per day.
2.	Workcharge Driver engaged @Rs. 50 per day.	1	NWFP	Pending decision to undertake recruitment under centralized recruitment programme due to Finanical constraints, the appointme on daily wage basis were made under circumstance of acute necessity/and hardhsip.
3.	Workcharge Chowkidar engaged @Rs. 50 per day.	1	-do-	-do-
4.	Workcharge Typist engaged @Rs. 50 per day.	1	-do-	Appointed on daily wages basis@ R per day for a short period to cope with heavy typing work in view o vacuum caused due to four vaca posts of LDC and two Stenotypist in PTB Head Office, peshawar. Th vacant posts are not being filled up under centralized system of recruitment in view of the standing instruction of the Ministry of Commerce to bring in reduction in staff/activites of the Board to economise th expenditure.

Annex-II

MOST IMMEDI/

SENATE BUSII

No. FTIP-Admn-3(49)/90

FOREIGN TRADE INSTITUTE OF PAKISTAN

State Life Building No.7,(Basement)

Blue Area

Islamabad, the 17th July, 1995

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT:- Starred Senate Question No.219 moved by

Mr. Manzoor Ahmed Gichki, Senator.

The undersigned is directed to refer to Ministry of Commerce letter No. 8(7) 95-Admn. IV dated 13th July, 1995 on the above subject, and to state that the following appointments had been made in this Institute with the approval of Establishment Division since January 1994 onward.

S.No.	Post and Grade	Province
(i)	Stenographer (B-15)	Punjab
(ii)	Data Processing Assistant (B-14)	Punjab
(iii)	L.D.C. (B-5)	NWFP
(iv)	L.D.C. (B-5)	Punjab
(v)	D.M.O. (B-4)	NWFP

MUHAMMAD ARSHAD,

Admn. Officer,

Phone: 826853

Mrs. Ghayoor Sultana,

Section Officer (Admn. IV),

Ministry of Commerce,

Islamabad.

Annex-III

Government of Pakistan

Ministry of Commerce

National Tariff Commission

REPLY OF STARRED QUESTION/SENATE NO.219 MOVED BY

MR. MANZOOR AHMED GICHKI, SENATOR

Total No. of appointments made since January, 1994

Province	Post			Total
	Stenogrpher	Stenotypist	Assistant	
Punjab	1	3	2	6
Sind(U)	1	1	1	3
Sind(R)	Nil	1	Nil	1
FATA	Nil	1	Nil	1
NWFP	Nil	Nil	Nil	Nil
Baluchistan	Nil	Nil	Nil	Nil
Grand Total	2	6	3	11

Annex-IV

STATEMENT SHOWING APPOINTMENTS MADE DURING 1993-94 AND 1994-95 IN BS-1 TO 17

NAME OF MINISTRY/DIVISION EXPORT PROMOTION BUREAU

S. No.	Name of appointee	Designation	BPS	Province	Organization where appointment made	Name of Newspaper which published advertisement	Date of publication	Authority who conducted Interview/test	Date of Interview test	Place of Interview/test	Nature of appointment whether permanent adhoc on contract	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
1.	Mr. Muhammad Saleem	St. Grapher	15	Sind(U)	E.P.B., Karachi	1. Jang	8th July 1994	D.G.DIR(A) EPB, Karachi	3-10-94	Karachi	Temporary	
2.	Hafiz Muhammad Ali	-do-	15	Sind(R)	-do-	2. Pakistan	-do-		3-10-94	Karachi	Temporary	
3.	Mr. Ejaz Jameel	-do-	15	Punjab	-do-	3. Jago			3-10-94	-do-	-do-	
4.	Syed Kamran Hassan	Stenotypist	12	Sind(R)	-do-	4. Ibrat			4-10-94	-do-	-do-	
5.	Mr. Ejaz Ahmad	-do-	12	AK	-do-	5. Mashriq (Peshawar & Quetta)			-do-	-do-	-do-	
6.	Mr. Iqbal Ahmad	-do-	12	Sind(U)	-do-	6. Nawa-i-Waqt (Multan)			-do-	-do-	-do-	
7.	Mr. M. Saleem Akhtar	-do-	12	Sind(U)	-do-	7. Musawat (Lahore)			-do-	-do-	-do-	
8.	Mr. Zafarullah Gohar	-do-	12	Punjab	-do-	As above			-do-	-do-	-do-	
9.	Mr. Raubano	-do-	12	Sind(R)	-do-	-do-			-do-	-do-	-do-	
10.	Mr. M. Ali Naqi	-do-	12	Sind(U)	-do-	-do-			-do-	-do-	-do-	
11.	Mr. Farooq Ahmad	-do-	12	N.W.F.P.	-do-	-do-			-do-	-do-	-do-	Resigned w.e.f. 15-2-95

Note. No ad-hoc apppointment has been made in the EPB.

STATEMENT SHOW... DURING ... D 1994-95 IN BS-1 TO 17

NAME OF MINISTRY/DIVISION DEPARTMENT OF INSURANCE, MINISTRY OF COMMERCE

S. No.	Name of appointee	Designation	BPS	Province	Organization where appointment made	Name of Newspaper which published advertisement	Date of publication	Authority who conducted Interview/test	Date of Interview/test	Place of Interview/test	Nature of appointment whether permanent/adhoc on contract	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
1.	Miss Suboohi Rashid Khan	Tech. Asstt.	11	Merit	Deptt. of Ins. (Head Office) Islamabad	Centralised Advertisement by Estt. Divisions	26-10-94 & 28-10-94	Controller Asstt. Controller & Admn. Incharge	24-1-95 25-1-95	Islamabad	Permanent	
2.	Mr. Mohammad Ejaz	-do-	-do-	Punjab	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	
3.	Mr. Anwar Ali	-do-	-do-	Sind(R)	Deptt. of Ins. (Regional Office) Karachi	-do-	-do-	Asstt. Controller & Registrar Copyrights	26-1-95	Karachi	-do-	
4	Mr. Asif Rafiq	-do-	-do-	Baluchistan	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	
5.	Mirza Qasim Baig	U.D.C.	7	Punjab	Deptt. of Ins. (Head Office) Islamabad	-do-	-do-	Controller Asstt. Controller & Admn. Incharge.	24-1-95 & 25-1-95	Islamabad	-do-	
6.	Mr. Atiq-ur-Rehman	-do-	-do-	N.W.F.P.	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	
7	Mr. M. Maseem Khan	Naib Qasid	1	N.W.F.P.	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	

Annex-VI

STATE LIFE INSURANCE CORPORATION OF PAKISTAN

PRINCIPAL OFFICE, KARACHI

Dated: 16-07-1995

Division: P&GS

Ref: pl-10(49)Vol.IV

STARRED SENATE QUESTION NO. 219 MOVED BY MR. MANZOOR AHMED GICHKI SENATOR.

QUESTION:

"Will the Minister for Commerce be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its atached departments/corporations in various grades since January, 1994 with province wise breakup?"

ANSWER:

The following appointments in State Life Insurance Corporation of Pakistan has been made since Jan., 1994 till 30.6.1995.

Grade	Designation	No. of APPNTS	S(R)	S(U)	PUB	NWFP	FATA	A.K
					PROVINCE			
					1994			
16	E.O	5	--	2	3	--	--	--
17	A.M.	[illegible]	--	1	--	--	--	
12	S-Typist	4	--	2	2	--	--	--
05	J.O.A.	4	--	--	4	--	--	--
05	Typist	3	--	3	--	--	--	--
01	N.Q.	10	--	7	--	2	--	1
		27	--	15	9	2	--	1

1995

16.	E.O.	20	7	5	5	3	--	--
17	A.M.	53	6	14	16	16	1	--
18	D.M	56	8	13	24	8	2	1
18	Manager	13	1	7	3	2	--	--
19	A.G.M.	5	--	1	4	--	--	--
20	D.G.M.	2	--	--	1	1	--	--
		149	22	40	53	30	3	1

MATERIAL FOR SUPPLIMENTARIES.

Appointments of officers in State Life are being made in terms of the approval of the Establishment Division as contained in their D.O letter No. 372/94-DS(RW-I) dated 14.11.1994 addressed to Chairman SLIC.

2. Stenotypist, were appointed in 1994 in terms of the procedure announced by the Establishment Division vide their O.M No. 10(1)/93-CP-I dated 19.6.1994.

3. Naib Qasids, Jr. Office Assistant/Typist were appointed in terms of the agreement with the CBA under IRO 1969, from amongst the deceased/retired unionized.

220. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki**: Will the Minister for Population Welfare be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its, attached departments/corporations with province-wise and grade-wise break-up?

Mr. Julius Salik: The information is being collected. As soon as it is complied will be provided for placing on the table of the House.

221. ***Syed Muhammad Fazal Agha**: Will hte Minister Incharge of the

Cabinet Division be pleased to state:

(a) total number of plots allotted in Sector F-11 Islamabad, indicating also names of alltees with date of allotment;

(b) whether CDA demand delayed charges from allottees, is so, the rate of delayed charges, with reasons:

(c) the number of requests made by the allottees for waiving off the delayed charges and action taken on them, and

(d) the names of the allottees whose delayed charges have been waived off with reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a)

(i)	Residential	=	1693
(ii)	Commercial	=	1

(iii) Lists containing names and other details of allottees are at Annex-I.

(b) As per terms and conditions of allotment, if an allotee fails to remit the balance price of plot within the prescribed period, delayed payment charges @ 16% per annum are being levied at present to ensure early recovery of CDA's outstanding dues.

(c) Some requests from allottees regarding waiving off delayed payment charges were received but regretted

(d) Waiver has been allowed on merit in following two cases:-

(i) Mrs. Nuzhat Asif allottee of Plot No.407, F-11/I.

(ii) Malik Qasim Hussain allottee of Plot No.2,F-11/3

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

222. ***Haji Abdur Rehman:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, designation, educational qualifications and length of service of the officials working in CDA's Water Meter Division who were promoted/degraded as Foremen/Acting Foremen on 13th April 1994 with reasons, if any?

Minister Incharge of the Cabinet Division: None was promoted as Foreman on regular basis on 13th April, 1994. However, a Fitter was deputed to look after the work as Acting Foreman as a stop-gap arrangement without financial benefit. The particulars of this Fitter are as follows:-

(i)	Name	Muhammad Aslam.
(ii)	Designation	Fitter
(iii)	Education	Primary level of Education
(iv)	Length of service	27 years(date of appointment in CDA is 2.7.1968).

Mr. Muhammad Aslam could not work efficiently hence he was returned to his original post as fitter on 13.4.1995.

Mian Raza Rabbani: Sir, as far as what the learned Senator has just now raised the point about Baluchistan, I would once again reiterate Government's position.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو ان کی بات صحیح ہے۔ جو مسئلہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا backlog بھی آ رہا ہے۔۔

Mian Raza Rabbani: I am just coming to that, Sir, that the Government would welcome at any stage the suggestion which you have given that if they move a motion for a fullfledged debate on that question, we would

welcome a debate and we would be more than willing to cooperate in having that debate so that the matter could be discussed thoroughly.

Mr. Chairman: It is a good thing.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں نے سوالات میں ایک انسانی مسئلہ اٹھایا تھااور جب انسانی مسئلے آ جاتے ہیں تو وہ سپریم ہوتے ہیں ۔ جناب والا سوال نمبر 211 میں میں نے پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ یہ consider کرے گی ۔

Will the Minister be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make duty and tax free dedilizers and dialvses machines required for the hemo-dialyses of the kidney failure and ...

جواب میں آتا ہے ۔No۔ ایک تو ہم سرخی پوڈر پرٹیکس میں رعایت کرتے ہیں ۔ دوسری طرف جب انسانی مسئلہ آتا ہے ۔ لوگ مرتے ہیں ۔ اس کے متعلق بڑا No۔ آ جاتا ہے ۔ بڑے افسوس کا مقام ہے اور میں --

جناب چیئرمین۔ آپ ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جی میں چیئرمین ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تو meeting بلائیں اور پوچھیں کہ آپ کیوں نہیں کرتے ۔ تاکہ پتہ چلے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ہمارا اخلاقی فرض تھا کہ ہاؤس کے فلور پر بھی کہہ دوں ۔ یہ بڑا افسوسناک ہے اور یہ انسانی مسئلہ ہے --

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ آپ وہاں take up کریں۔ جی شیخ رفیق صاحب

جناب رفیق احمد شیخ۔ آپ کی موجودگی کی وجہ سے کچھ دوستوں کی بھی contribution ہے لیکن primarily آپ کی ہے کہ ہاؤس میں فضا بڑی خوشگوار رہتی ہے مگر پوائنٹ آف آرڈر پر تھوڑا سا ان کو -- اور کچھ نہیں تو ہماری ایک کلاس لے لیں اس میں آپ ادھر سے کوئی ایک راہنما ادھر سے ہمارے لاءمنسٹر ہمیں بتائیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں شیخ صاحب بات یہ ہے کہ آپ کی بات اگر technically دیکھی جائے تو بالکل درست ہے لیکن ہمارے جو رولز آف پروسیجر ہیں اس میں کئی چیزیں نہیں آتی جو لوگ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس لئے تھوڑی بہت letitude میں دیتا ہوں اور انڈیا میں تو انہوں نے ایک Zero Hour بنا دیا ہوا ہے کہ اس میں اس قسم کی باتیں اٹھائی جا سکتی ہیں تو لہذا ایک کنونشن ہے چھوٹی موٹی چیز لمبی بات ہو تو میں allow نہیں کرتا۔ پہلے فضل آغا صاحب چھوٹی بات کر لیں۔

سید محمد فضل آغا۔ پہلے تو میں شیخ صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ خود جو فلور لیکر کھڑے ہوئے ہیں نہ آپ کی اجازت ملی نہ پوائنٹ آف آرڈر انہوں نے کہا انہوں نے خود قانون اور آئین کی خلاف ورزی کی اور رولز آف بزنس کی خلاف ورزی کی۔ مجھے بڑا افسوس اور دکھ ہوا رضا ربانی صاحب سے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان کے مسئلے پر ڈبیٹ کرائیں۔ سر ڈبیٹ سے وہاں کے لوگوں کا پیٹ تو نہیں بھرے گا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ جائیں ناں۔ کوئی suggestion دیں کہ کیا کریں۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ ہاؤس کی ایک فل فلیج کمیٹی بنائیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ اگر آپس میں طے کر لیتے ہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن I can't do it on my own۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش ہے کہ اگر ہم طے کر سکتے ہوتے تو اب دو سال میں کچھ نہ کچھ کر لیتے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں پھر اس پر کچھ سوچ لیتے ہیں۔ پارلیمنٹری پروسیجر کے اندر رہتے ہوئے مجھے کوئی حل جائیں ناں۔

سید محمد فضل آغا۔ اس پر ایک فل فلیج کمیٹی بنائیں۔ جس میں چاروں صوبوں کی نمائندگی ہو اور سینٹ کے ممبرز ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی اتفاق نہیں ہوتا تو مجھے کوئی تجویز دیں کہ پروسیجر کے اندر رہتے ہوئے میں کیا کر سکتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب پروسیجر میں تو آپ کمیٹی بنا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ہاؤس میں بحث کرنے لگیں تو پھر گھنٹہ تو اس میں خرچ ہو جائے گا۔ otherwise مجھے بتائیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ کمیٹی بنائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب وہ بجلی کے بارے میں واپڈا کی کمیٹی بھی نہیں بنی۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو انہوں نے آپس میں بنا کر مجھے ممبران کے نام دینے تھے۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب میں نے پرسوں بھی جب حافظ صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو میں نے یہ عرض کی تھی کہ راجہ صاحب نام دیئے ہیں۔ بدقسمتی سے ' حافظ صاحب یہاں موجود ہیں میں نے اس وقت کہا تھا

Unfortunately, the Minister for Petroleum has gone abroad for a couple of days, the moment.........

جناب چیئرمین۔ نہ ان کا نام اس میں شامل کر دیتے ہیں ناں۔

میاں رضا ربانی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ جیسے ہی وہ واپس آتے ہیں ان کی رائے کے ساتھ

He will be back in the next two or three days and then I will give those names to you, sir.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا۔۔۔۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین، یہ نام ہم نے اپنی طرف سے دے دیئے تھے یہ اپنے دوستوں سے رابطہ کرکے آج آپ کو نام دے دیں تاکہ آج ہی یہ کمیٹی بن جائے۔ منسٹر صاحب کو اس میں رکھ دیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ دیکھ لیں۔ ملک صاحب سے پوچھ لیں۔ منسٹر صاحب کو رکھ

لیں - I don't think they have any objection to names.

راجہ محمد ظفر الحق - آج اگر یہ prorogue ہوگیا تو پھر اس کے بعد یہ لمبا چلا جائے گا۔

Mian Raza Rabbani: But, sir, I am in constant contact, I will try to do it today, sir. Otherwise, I will.............

Mr. Chairman: I think, he would have no objection, whatever you suggest.

ان کو بیچ میں رکھ لیتے ہیں - جی حافظ صاحب -

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین ، میں ایک اہم انسانی مسئلہ پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں - یہاں کوئی سال بھر پہلے تبلیغی جماعت کے کچھ افراد صوبہ سرحد سے اریٹیریا چلے گئے تھے ۔ اور یہاں اس کے لئے ہم نے بات بھی کی اور واک آؤٹ بھی کیا - میں پشاور گیا تھا تو ان کا ایک وفد لواحقین کا مجھے ملا اور یہاں ایک وفد بھی آیا - اب تک ان کا کچھ پتہ نہیں ہے - امریکہ یا برطانیہ کا اگر ایک شہری کہیں بھی غائب ہو جائے تو اس کے لئے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں - اور ہماری بدقسمتی یہ ہے اور ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارا ملک اپنے شہریوں کو دوسرے ملکوں کے حوالے کرتا ہے - یہ لوگ ہیں ان کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے ۔ اور ہماری طرف سے اب تک کوئی بھی ایسی بات نہیں ہوئی ہے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ جی سوڈان چلے گئے ہیں - یہاں سے ان کے کچھ اعزاء سوڈان بھی گئے ۔ لیکن وہاں ان کا کوئی پتہ نہیں چلا - میں گزارش کروں گا کہ انتہائی انسانی مسئلہ ہے اس کے لئے ذرا حکومت کی توجہ دلائیں تاکہ یہ پتہ چل سکے مر گئے ہیں، گرفتار ہیں کہاں ہیں ؟-----

جناب چیئرمین - جی مجھے اس کی اطلاع ہے ۔ اور ہمارے سینیٹر عبدالرحمن صاحب جو فاٹا کے ہیں انہوں نے اکثر یہ مسئلہ میرے ساتھ discuss بھی کیا ہے ۔ میں نے فارن آفس کی بھی توجہ دلائی ہے ۔ اور میرے خیال میں ملک قاسم صاحب سے بھی ذکر کرتے ہیں کہ اس میں کوئی پیش رفت کی جائے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب فارن والوں نے کچھ لوگوں کو رکھا تھا تو پوری دنیا کے سفراء کام کررہے ہیں۔ ہمارے لوگوں کو کیا ہوا ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ یہ صحیح ہے جی۔ کوشش کرتے ہیں جی۔ کوشش کرتے ہیں۔۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین میں یہ عرض کرتا چاہتا ہوں کہ عام طور پر پارلیمانی آداب یہ ہوتے ہیں کہ اگر کسی ایک مسئلے پر توجہ دلائی جائے اور اس پر فاضل وزیر اپنا کوئی commitment کریں یا کوئی بیان دیں تو اس کے بعد پھر ایک statement دیتے ہیں کہ اس میں کیا عمل کیا گیا ہے۔ میں نے جناب والا آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے پچھلے سیشن میں سپریم کورٹ کے دو ریٹائرڈ جج صاحبان جسٹس ولی محمد اور جسٹس محمد رفیق تارڑ صاحب کی پنشن کے سلسلے میں عرض کی تھی۔ اور اس کے متعلق اب تک جو پیش رفت ہوئی ہے وہ صرف یہ ہوئی ہے کہ وزارت قانون نے وہ فائل وزیر اعظم صاحبہ کو بھیج دی ہے۔ جناب نومبر سے لے کر آج تک جون تک، یہ پیش رفت ہوئی ہے کہ وہ صرف محکمہ قانون سے وہاں گئی ہے۔ جناب والا میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ فاضل وزیر قانون کی خدمت میں، کہ کیا اس میں تین سال لگیں گے اس پنشن کو determine کرنے کے لئے اس کے متعلق کچھ فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب آپ نے پہلے بھی .I think, you took some interest

میاں رضا ربانی ۔ جناب والا، اس کے بارے میں گزشتہ سیشن میں بھی کہا تھا۔ and I am ceased of the matter. And I assured the House last time also, I assure the House again that within the next couple of weeks I will have the matter sorted out.

جناب چیئرمین۔ نہیں مسئلہ کیا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, as you are aware of the functioning of the Government machinery at times gets a little slow, until and unless one really does not push a file through it takes its normal.....

جناب چیئرمین۔ نہیں پنشن determined ہے۔ اس میں میرا خیال ہے ----

Mian Raza Rabbani: Sir, I again assure you, it will be taken carefully.

جناب چیئرمین- جناب سرتاج عزیز صاحب -

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, the resolution about the questions having taken been read has been adopted, but there are some questions whose replies have not been received. Will they automatically be carried forward or will they be lapsed?

Mr. Chairman: I think, such questions to which reply has not been received should be carried forward. Because that means that the Government is...

تو سیکریٹری صاحب یہ نوٹ کرلیں -

All questions to which replies have not been received, they should be carried forward and I think, some method should be found so that we find out why this is happening like this.

یعنی آپ کو اطلاع کردی جائے یا منسٹر اس میں دلچسپی لیں کہ بھئی کیوں یہ delay ہوتا ہے۔ یا آپ directives issue کر دیں کہ بھئی ایسا اس میں نہیں ہونا چاہیے -

Mian Raza Rabbani: Sir, at times it is the endeavour of all the Ministers to see that comprehensive replies are supplied. But, at time, certain difficulties do arise sometimes the record sought for is very volumenous, sometimes it dates back. So, at times, there are genuine difficulties as well, but nevertheless, we ....

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب چیئرمین ، جو مسئلہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے - اور وہ ہم سب کی مشترکہ آواز ہے اور جن کا تعلق ایم

کیو ایم سے ہے۔ جناب چیئرمین مسئلہ یہ ہے آپ کے علم میں ہے کہ آج مذاکرات کا چوتھا یا پانچواں دور پھر اسلام آباد مین شروع ہورہا ہے۔ last communique میں یہ طے ہوا تھا کہ اس کا تاثر یہ ہے کہ مثبت پیش رفت ہورہی ہے ۔ لوگ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں ، پیچھے کی طرف نہیں ہیں اور یہ ایک بات mentioned اس communique ہے کہ اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب کیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! کل کراچی میں 26 آدمی مر گئے ہیں ۔ ٹی وی نے 22 بتایا ، لیکن اخبارات 26 کہتے ہیں ۔ اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت ایک طرف تو مذاکرات کررہی ہے اور میں لاءمنسٹر صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے کراچی کی صورتحال کو اس کی gravity کو appreciate کیا ۔ صبح صبح انہوں نے کہا کہ بھئی سب بزنس چھوڑو کراچی کی صورتحال پر بحث کو مکمل کرو ۔ لیکن ایک طرف تو یہ بات ہو رہی ہے ۔ این ڈی خان صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں ۔ دوسری طرف جو بات ہو رہی ہے وہ یہ ہو رہی ہے کہ روزانہ ایک نہ ایک بیان اشتعال انگیز اخبار میں فرنٹ پر آرہا ہے ۔ آج اخبار میں یہ بیان ہے کہ ہم پکڑوا کر الطاف حسین کو لائیں گے ۔ Because he is a convicted person میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے دو چہرے کیوں ہیں؟ ایک چہرہ مذاکرات چاہتا ہے ۔ گورنمنٹ کا ایک مرکزی منسٹر depute کیا گیا ہے جو کہ مذاکراتی ٹیم کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ اور دوسرے وزراء بیانات دے رہے ہیں جو مذاکرات کی اس فضا کو خراب کررہا ہے ۔ اب جناب یہ بات میں اس لئے واضح کررہا ہوں کہ الطاف حسین صاحب کو جو سزا دی گئی ہے ۔ دہشت گردی کورٹ کراچی نے ، اس میں ایک اتنا بڑا سقم ہے اتنی بڑی خامی ہے کہ کورٹ نے اپنا وکیل ان کی طرف سے appoint کرکے اور کہا کہ تم defence چلاؤ ۔ اس نے defence چلائی اور اس کی بنیاد پر کورٹ نے سزا announce کی ہے ۔ لاہور ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ یہ کہتی ہے کہ یہ کلاز جس میں کورٹ کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنا وکیل مقرر کرے ۔ It is in violation of Article 10 of the Constitution یہ تو ہے merit اس سزا کا ، اور بار بار ایسی باتیں کہنا ، یہ بالکل غلط ہے اور اس فضا کو مکدر کررہا ہے ۔ میں آپ کی توجہ اس لئے دلا رہا ہوں کہ آج سینٹ کا آخری دن ہے ۔ یعنی آخری دن کا مطلب یہ ہے کہ آج سینٹ کا اجلاس prorogue ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ٹیم یہاں آرہی ہے مذاکرات اچھی فضا میں

ہوں ہم یہاں بیٹھ کر کوئی پیش رفت کریں ۔ کراچی میں جو قتل عام مچا ہوا ہے جو روز بھی ہوتی ہے اس کو ہم arrest کریں۔ جناب چیئرمین یہ میرا ہی فرض نہیں ہے۔ یہ ہم سب کا فرض ہے۔ اپوزیشن اپنا کردار ادا کرچکی ہے ۔ اپوزیشن نے اپنی تمام تر کوشش کی ہے کہ اس معاملے میں مثبت پیش رفت ہو ۔ میں نے اپنی تقریر میں عرض کیا تھا کہ نواز شریف صاحب نے اس معاملے میں ایک لفظ تک ادا نہیں کیا ۔ قاضی صاحب ' اجمل خٹک صاحب تشریف فرما ہیں تمام لیڈران جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں سب نے مثبت کوشش کی ہے کہ کسی طرح سے معاملہ طے ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دو چہرے گورنمنٹ کے ' میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ کیا اس کی کوئی وضاحت کرے گا؟

میاں رضا ربانی۔ جناب والا' میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی آفتاب شیخ صاحب نے جو کچھ فرمایا اس سلسلے میں ' میں کیس کی تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا کیونکہ ہم بھی نہیں چاہتے کہ فضا کو خراب کیا جائے ۔

because it has been the endeavour of the Government from the day one when the dialogue was initiated that an atmosphere of cordiality is maintained and an atmosphere is maintained whereby some progress can be achieved through dialogue because that has always been our objective being a political party. we have always kept our doors open for negotiations.

As far as, the question of - two faces of the Government is concerned, I would like to state that there are no two faces of the Government. The Government policy is absolutely clear. We believe in dialogue. We want the dialogue to succeed and we have exercised the great restraint even in the face of very provocative statements that have come from the other side, whether it is on the national or international media, but yet we have not responded to them. We have maintained a silence so that some meaningful solution to the problem of Karachi could come. But what the Interior Minister, at times, I think, the learned Senator is referring to, refers to or speaks about, is a total different issue and

that is that if a law and order situation is created, then it is also manadatory on the Government under the Constitution and the Law that it has to safeguard the property, life and honour of the citizens of Pakistan. And so, it has to discharge that duty and therefore, in the discharge of that duty, if he has said something or done some thing that in discharge of that duty. But otherwise, I would once again, reiterate on behalf of the Government that the Government from the Prime Minister down to its minial functionary, is committed to find a political solution and we are working towards that and we have exercised the grtеatest of restraint to see that a meaningful solution can be found to this problem. Thank you.

سید اشتیاق اظہر۔ دو روز پہلے بھی جنرل بابر صاحب کا نہایت ہی اشتعال انگیز بیان آیا تھا اور میں نے وہ اعلامیہ جس میں حکومت اور ایم کیو ایم نے یہ اعلان کیا تھا کہ اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب برتا جائے' ان کے حوالے کیا تھا اور ان سے درخواست کی تھی کہ جنرل بابر سے یہ بات کہیں لیکن اس کے باوجود جنرل بابر روزانہ ایک نہ ایک بیان دے رہے ہیں' ہمارے قائد کے خلاف بیان دے رہے ہیں اور اس کا جو آئینی نکتہ ہے وہ جناب آفتاب شیخ صاحب نے بیان کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ بیان قائد کے خلاف کہ جس کی مرضی سے یہ مذاکرات ہو رہے ہیں جس کی مرضی کے مطابق ایم کیو ایم کی یہ مذاکراتی ٹیم کام کر رہی ہے کیا ضروری ہے کہ اس پر روزانہ توپ داغی جائے؛ اس کا کوئی جواب دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال انہوں نے وضاحت کر دی ہے۔ ہم سب کی دعا اور کوشش ہے کہ مذاکرات کامیاب ہوں۔

سید اشتیاق اظہر۔ جنرل بابر کی دعا اور کوشش کیوں نہیں ہوتی؟

جناب چیئرمین۔ وہ بات ختم ہو گئی ہے۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا' ظفر یاب صاحب ایک فری لانس صحافی ہیں' وہ ایک intellectual ہیں دانشور ہیں۔ اس وقت وہ قید میں بند ہیں۔ اس پر بڑے بڑے الزامات ہیں کہ وہ انڈیا کا' فلاں کا ایجنٹ ہے' وہ ایک غریب دانشور آدمی ہے اور اچھے جذبات رکھتا ہے

۔ وہ پیپلز پارٹی میں بھی رہا ہے ۔ ان کا بھی کارکن رہا ہے ۔ جوشیلا نوجوان ہے ۔ میں کہتا ہوں اس پر رحم کریں اور اس کو کم از کم اس طرح نہ رکھیں یا تو اس کو رہا کر دیں یا مہربانی کریں کھلی عدالت میں اس پر مقدمہ چلائیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی ' امداد اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ۔ آفتاب شیخ صاحب نے ایک legal issue اٹھایا تھا ۔ الطاف حسین صاحب کو اس عدالت نے سزا دی ہے جو ان کی بنائی ہوئی عدالت ہے ۔ اس کے خلاف انہوں نے سندھ ہائی کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے ۔ matter subjudice ہے ۔ ہائی کورٹ میں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جب matter subjudices ہے تو یہ rules کی خلاف ورزی ہے کہ جو matter subjudice ہے اس کو اس House میں اٹھایا جائے۔ تیسری بات جناب چیئرمین ابھی میں نے بات پوری نہیں کی ہے۔

(مداخلت)

جناب اشتیاق اظہر ۔ ---- کیا وہ subjudice matter کے حوالے سے نہیں کہہ رہے ہیں۔ آپ اس بات کو بھی دیکھیں۔

جناب امداد علی اعوان۔ میرا کہنے کا صرف مقصد یہ تھا میں کسی فضا کو خراب نہیں کرنا چاہتا جہاں تک بات ہے ماحول کے خراب کرنے کی تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ مذاکرات شروع ہیں اس کے باوجود بھی لندن سے daily بیان آتا ہے دو تین طرف سے اور بھی بیان آتا ہے۔ لیکن ہماری طرف سے حکومت کی طرف سے کبھی بھی retaliation میں کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ ماسوائے جنرل بابر صاحب کبھی کبھی بات کر دیتے ہیں۔

جناب امداد احمد اعوان۔ جناب بابر صاحب بالکل کر دیتے ہیں وہ ایک individual act ہے because he is a Interior Minister, he has to lookafter the law and order situation.

جناب چیئرمین۔ وہ فرما رہے ہیں individual act ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین' میں ایک عرض کروں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, General Babar is acting in his capacity as Interior Minister and he has to maintain the law and order situation.

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے وہ بات وضاحت کر چکی ہے آپ کی-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب میں یہ بات پھر سے کہنا چاہتا ہوں-

جناب چیئرمین- نسرین جلیل صاحبہ کچھ کہنا چاہتی ہیں-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب میں ایک بات clear کر دوں----

جناب چیئرمین- جی جی-

جناب آفتاب احمد شیخ- انہوں نے کہا ہے کہ یہ Act ہمارے زمانے کا بنا ہوا ہے یہ Act میرے پاس موجود ہے Suppression of Terrorists Activities Special Court Act, 1975 یہ یکم فروری 1975 کا ہے- یہ کون سا زمانہ ہے یہ خود طے کر لیں--

جناب چیئرمین- جی ہاں جی ' صحیح کہہ رہے ہیں-

جناب امداد احمد اعوان- کورٹیں جو establish ہوئیں تھیں وہ ان کے زمانے میں ہوئی تھیں اور 1975، کے بعد نہیں ہوئی تھیں-

جناب چیئرمین- جی نسرین جلیل صاحبہ-

محترمہ نسرین جلیل- جناب چیئرمین' میں کہہ رہی تھی کہ Essence speaks louder than words آج یہ "The News" میں ہے کہ heavy contingent of rangers accompanied with police rushed to Gulbahar and raided several houses of the localities. People complained that the paramilitary troops ransacked houses, misbehaved the women and open fire blindly killing a boy on the spot.

جناب چیئرمین' یہ تو جاری ہے اس کے علاوہ پرسوں جو نصیراللہ بابر صاحب نے athnic cleansing کا الزام ایم کیو ایم پر لگایا تھا یہ سب کیا ہے رضا ربانی صاحب تو بہت آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہماری طرف سے کوئی چیز نہیں کی رہی-

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی اب سارے مسائل آ گئے میرا خیال ہے اب آگے چلیں کیونکہ آج suspend کیا تھا تا کہ کراچی والے معاملات پر بحث مکمل کی جائے۔ جی جناب چودھری صاحب۔

چودھری شجاعت حسین۔ یہ کہنا چاہتوں گا حکومت سے کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے دور حکومت میں بنے تھے تو کیا انہوں نے جب یہ اپوزیشن میں تھے تو انہوں نے پارٹی کا جو منشور دیا تھا کیا اس میں انہوں نے یہ نہیں کیا تھا کہ ہم اقتدار میں آنے کے بعد فوراً بعد تمام کورٹس کو ختم کر دیں گے۔ ابھی تک انہوں نے ختم نہیں کیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی Leave Applications جناب ۔ جسٹس جاوید اقبال صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا آج مورخہ ۲۰ جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جناب احسان الحق پراچہ صاحب ذاتی وجوہات کی بنا پر 16 جولائی 1995ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جناب؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی چلے گئے اس لیے آج وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی۔

FATEHA

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب احسان الحق پراچہ کی والدہ فوت ہوگئیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی میرا خیال ہے فاتحہ ہو جائے۔ حافظ صاحب۔

(ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

ADJOURNMENT MOTION

i) Re: Clearance Duty by some Industrilists

جناب چیئرمین - اچھا جناب - now we come to Adjournment Motions جی

کل شیرافگن صاحب فرما رہے ہیں Adjournment Motion پہ this was regarding the clearance duty by some industrialists تو آپ نے مکمل کر لیا تھا یا کوئی بات رہ گئی تھی؟

چودھری شجاعت حسین- point of order جناب'

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- میں دو clarification ایک کرنا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین- جی جی فرمائیے-

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - ایک دو چیزوں کی ان کو فکر لاحق ہو گئی تھی کہ ہے-----

چودھری شجاعت حسین- جناب والا' وہ پہلے-----

جناب چیئرمین- جی-

چودھری شجاعت حسین - آج آخری دن ہے اور آج کا وعدہ ہے Privilege Motion دینے کا-

جناب چیئرمین- کون سا-

چودھری شجاعت حسین - میرا Privilege Motion جو ہے اس پر آپ نے حکم دیا ہوا ہے کہ آج انہوں نے اس کا جواب دینا تھا-

جناب چیئرمین- جواب دینا تھا- نصیر اللہ بابر صاحب آج نہیں ہے-

چودھری شجاعت حسین - لیکن جی کوئی وزیر تو جواب دے دے سارے مہینہ پھر وہ پولیس پیچھے لگی رہے گی' وہ گاڑیوں والے پیچھے پھریں گے-

جناب چیئرمین- لیکن میرا خیال ہے اس کے پیچھے ہر جگہ وہ کہتے ہیں جی ویسے تو نور بن جاتی ہے لیکن جہاں جاتا ہوں وہاں تکلیف ہو جاتی ہے-

Mian Raza Rabbani: Sir, I will be in touch with General Babar.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جو تفصیل انہوں نے دی تھی کہ یہ صورتحال ہے----

چودھری شجاعت حسین۔ کیا کہا جی آپ نے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں جی I will get in touch with the authorities۔

چودھری شجاعت حسین۔ ہیں جی آج کے بعد پھر اگلے مہینے اجلاس آئے گا جناب والا! یا تو یہ وعدہ کریں -----

جناب چیئرمین۔ نہیں in the meantime we will be in touch to see this۔

Mian Raza Rabbani: I will be in touch with the Chairman.

چودھری شجاعت حسین۔ جیسے آپ کی مرضی۔

جناب چیئرمین۔ ویسے آج کل کے حالات میں پولیس والے ساتھ ہوں تو فائدہ ہی ہے۔ جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! اس میں آج کچھ مزید پیش رفت ہوئی ہے کہ آج مسٹر زاہد کلکٹر آف پشاور سے بھی بات ہوئی ہے اور ان کا خیال ہے کہ جو چیزیں اور raw material پشاور انڈسٹریل یونٹس کے لئے آتا ہے جو value added goods بنتی ہیں، which was meant to be exported جن کے حق میں بنک گارنٹی ہوتی ہے تو وہ physically افغانستان نہیں کی جاتیں وہ وہیں پر استعمال ہو جاتی ہیں، کاغذوں میں دکھا دی جاتی ہیں۔ تو گزارش یہ ہے کہ صرف یہ ایک ایریا نہیں ہے جہاں پر یہ صورتحال ہے بلکہ لاہور، گوجرانوالہ یہ ایک سسٹم ہے ایک طریقہ کار ہے۔ اب اس میں مزید ہم نے پیش رفت کی ہے کہ افغانستان میں ہماری ایمبیسی اس چیز کی verification کرتی ہے کہ either the thing which has been exported has been physically exported or not اسے لے کر پھر اس وقت تک بنک گارنٹی ریلیز نہیں ہوتی تاوقتیکہ افغانستان میں جو ہماری ایمبیسی اس کو physically verfiy نہ کرے کہ یہ آئیٹم prescribed that they were to be exported وہ export ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: When was this concession given.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ 89ء میں دی گئی تھی۔ دو طریقہ کار ہیں---

جناب چیئرمین، جی وہ میں سمجھ گیا ہوں وہ کل آپ نے بتا دیئے تھے' جی ریحان صاحب یہ کب سے چل رہا ہے------ نہیں مطلب کل سے شروع ہوا ہے' چھ مہینے سے ہے یا سال سے چل رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب چیئرمین! 14 جون کے اخبار میں آیا تھا---

جناب چیئرمین، نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کل ہی arise ہوا ہے یا چھ سال سے' ڈیڑھ سال سے یا recently ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جی جناب یہ recently ہوا ہے جی۔

Mr. Chairman: No, it is a continuous problem, the problem about Afghanistan, smuggled goods coming here going there. So, it is an important issue.

ڈاکٹر محمد ریحان، نہیں جناب بات اس طرح نہیں ہے۔ اگر آپ میری عرض سن لیں۔ جناب والا! raw material امپورٹ ہو جاتا ہے اور وہ کچھ industrialists کو دیا جاتا ہے اس بنیاد پر کہ وہ--

Mr. Chairman: I know, what I am saying is

کہ یہ مسئلہ کب سے' یہ آج سے تو شروع نہیں ہوا۔

ڈاکٹر محمد ریحان، نہیں جناب' یہ ابھی recently شروع ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں جب سے یہ concession دی گئی ہے' جب سے raw material کی امپورٹ پر ڈیوٹی کی معافی دی گئی ہے' یہ مسئلہ تب سے ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، کم از کم پشاور میں تو اب شروع ہوا ہے۔

Mr. Chairman: It is not recent. So, it is a problem which is continuing.

So, it is a more appropriate thing

کہ کمیٹی میں آپ اس کو examine کریں اور حکومت کو کہیں کہ اس پر پالیسی renew کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، بہت بجا جی' جناب والا! میری یہ درخواست تھی کہ اس کو فنانس کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں ریفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے' فنانس کمیٹی اس معاملے میں خود مختار ہے۔ کوئی کمیٹی بھی ہے وہ خود مختار ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، اگر آپ اس کو ریفر کر دیں تو یہ زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: That would be a very special power, I don't want to be becouse normal procedure

میں وہ چیز نہیں ہے کہ میں اٹھا کر ریفر کر دوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب والا! اس سے پہلے آپ نے ہیلتھ کمیٹیز کو' مختلف کمیٹیز کو ریفر کیا تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں وہ by agreement سب کچھ ہو سکتا ہے۔

So, this is disposed of on the statement of the Minister and because it is a continuing problem.

Next Khurshid Ahmed and Anwar Bhinder Sahib on the alleged batton charge and tear gasing of Police against the protesting Clerks in the Federal Capital.

جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری انور بھنڈر ، جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ موشن مجھے ٹیبل پر پہنچائی نہیں گئی تھی اس لئے

Sir, I beg to move that the Senate do now adjourn to discuss an urgent matter of

public importance namely the strike and demonstration of all Pakistan.

جناب! یہ جو 31 ہے' اس کے لئے میری گزارش ہے کہ میں اپنی اگلی موشن پیش کر دوں۔ کیونکہ وہ زیادہ اہم ہے۔

جناب چیئرمین، تو پھر اس کو withdraw کر لیں ناں کیونکہ یہ تو ویسے ہی پرانا مسئلہ ہو گیا ہے۔

چوہدری انور بھنڈر ، جی جناب ۔ ٹھیک ہے جناب ۔ مجھے جناب اجازت دی جائے کہ اس کی بجائے اپنی اگلی موشن پیش کر دوں۔

جناب چیئرمین، نہیں اگلی آرہی ہے اس کے بعد--- چلیں ٹھیک ہے' کیونکہ اس کے بعد بشیر ترین صاحب کا نمبر ہے۔

ii) RE: ADVERTISING COMPAIGN OF FEDERAL GOVERNMENT.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Senate do now adjourn to discuss an urgent matter of public importance namely; theunwarranted, undemocratic and unethical advertisement by the Federal Government showing the performance of the present Government alongwith the photographs of the Prime Minister and Mian Muhammad Nawaz Sharif, ex-Prime Minister of Pakistan in the daily 'Jang' and 'News' simply to disgrace the opposition and its leader. It has created a great resentment in the minds of the people of Pakistan.

جناب چیئرمین، جی جناب سرتاج عزیز صاحب آپ کا بھی یہی ہے۔

Mr. Sirtaj Aziz: I wish to move, under Rule 174 of the Rules of Procedures that the House do adjourn to discuss the situation, arising from the advertising campaign launched by the Ministry of Finance.

Most of the advertisements are based on inaccurate facts and bear the election symbol of the Pakistan People's Party. Ministries are not allowed, under the Rules, to undertake political publicity of the ruling party in such a blatant manner. The cost of this political campaign should, therefore, be borne by the political party concerned and not by the Government.

There is a strong public reaction to this false campaign which needs full discussion in the House.

Dr.Sher Afgan Khan Niazi: I oppose it.

جناب چیئرمین، جی کچھ تفصیل ہو جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے یہ موشن ۲۰ جون کو دی تھی اور جونہی میرے نوٹس میں آئی اور جونہی میں نے اخبارات میں وہ تصاویر اور یہ پراپیگنڈہ دیکھا تو میں نے یہ موشن موو کی۔ اس تحریک کی رو سے میں اس بات کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں اور اس ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس موشن کو ان آرڈر قرار دیا جائے۔ جناب یہ ایک نہایت ہی غیر جمہوری روایات ہے اور جناب نے دیکھا ہو گا کہ سیاست میں اختلافات بھی ہوتے آئے ہیں سیاست میں ایک وزیراعظم جاتا ہے دوسرا وزیراعظم ان پاور آجاتا ہے لیکن ان کا باہمی تقدس ان کا باہمی احترام ہمیشہ قائم رہتا ہے لیکن ان تصاویر کی رو سے اور ان advertisement کی رو سے حکومت نے ایک ایسی حرکت کی ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں قابل مذمت ہے اس میں ایک ایسی میاں محمد نواز شریف کی تصویر دی گئی جو کہ اچھی تصویر نہیں تھی اور اس میں سے کچھ اور تاثرات دینے کی کوشش کی گئی اور اس کے علاوہ مسلسل اپنی پرفارمنس دکھاتے رہے۔

جناب والا جہاں تک پرفارمنس کا تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتیں ہمیشہ اپنی پرفارمنس شو کرتی آئی ہیں لیکن اس طرح تصویروں کے ساتھ دینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تصویریں اخباروں میں کیا دیتے ہیں عوام کے سامنے دونوں کو پیش کر دیجئے اور دیکھ لیجئے کہ کس کی کیا تصویر ہے اور کیا کسی کی پرفارمنس ہے جناب والا میں اکنامک سروے آف پاکستان

۹۵-۱۹۹۴ء جو ابھی حال ہی میں حکومت نے شائع کیا ہے اور دیا ہے اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ کونسی پرفارنس کو یہ پراجیکٹ کر رہے ہیں جناب مینو فیکچرنگ میں ۹۳-۱۹۹۲ میں جب میاں محمد نواز شریف وزیراعظم تھے 5.35 تھا ۹۵-۱۹۹۴ میں 4.41 رہ گیا۔ سروسز سیکٹر میں 4.63 کی بجائے 4.42 رہ گیا۔ فارن سیونگز میں 34.46 کی بجائے 22.37 رہ گیا۔ ٹوٹل انوسٹمنٹ پبلک اور پرائیویٹ میں 20.55 سے 19.03 رہ گیا جناب والا consumer price development expenditure میں 7.9 کی بجائے 4.00 رہ گیا۔ ایکسپورٹ میں 11.7 کی بجائے انکی اگلے سال 13- ہوگئی اور اس کے اب ان کی 10.03 ہے۔ جناب والا اس کے علاوہ بنک ورکرز لمیٹیڈ جو تھے وہ 174 تھے میاں نواز شریف کے وقت وہ 174 کی بجائے 8 رہ گئے۔ کاٹن یارن میں 325 کی بجائے 255 رہ گئے۔ کاٹن کلاتھ میں 3.2 کی بجائے 2.8 رہ گئے اور سیمنٹ میں 186 کی بجائے 145 رہ گئے شوگر 8.6 سے 6.0 رہ گئی۔ سوڈا کاسٹک 81 سے 66 رہ گیا۔ جناب والا جیوٹ گڈز میں 98 کی بجائے 61 رہ گئی۔ جناب کس پرفارنس کی بات کرتے ہیں۔ کس پرفارنس کو یہ پراجیکٹ کرنا چاہتے ہیں اور پرفارنس یہ کہ کراچی کی حالت آج دیکھ لو۔ لاء اینڈ آرڈر کی حالت دیکھ لو، بنک ڈکیتی کو آج دیکھ لو، دوسری ڈکیتی کو جناب والا دیکھ لو کس پرفارنس کی بات کرتے ہیں اور کونسی تصویریں شائع کرتے ہیں یہ جناب والا ایک نچی تلی اور سوچی سمجھی ہوئی سکیم ہے جس کے ذریعے اپوزیشن کو disgrace کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اپوزیشن لیڈر کو disgrace کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اُس پر اس ایوان میں باقاعدہ بحث ہو تاکہ پتہ معلوم ہو سکے۔ تاکہ ہم بھی عوام کے سامنے یہ چیز پیش کر سکیں۔ کہ یہ ایڈورٹائزمنٹ ساری جو ہیں یہ ایک مذموم کوشش ہے اور یہ غلط اور یہ بالکل واقعات کے برعکس پراگندہ ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔ سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز ۔ جناب چیئرمین ! میں فاضل ممبر سے اتفاق کرتے ہوئے صرف تین نکات کا اضافہ کروں گا، پہلے تو admissibility کے point of veiw سے it is not only a matter of recent occurrence but continuing occurrence کیونکہ جس دن میں نے موشن دیا تھا یعنی 26 جون کو اس کے بعد دو اور اشتہار 16 اور 17 جو لائی کو آچکے ہیں ۔جو سنگل ایشو اس وقت ہم raise کر رہے ہیں وہ propriety پر ہے کہ آیا گورنمنٹ کی ایک منسٹری کا اس

قسم کا پولیٹیکل پروپیگنڈا ایک پولیٹیکل پارٹی کے symbol کے ساتھ کرنا مناسب ہے یا نہیں ۔ ہمارے rules اور روایات کے مطابق گورنمنٹ بھی پبلسٹی کرتی ہے اور اس وقت جو بھی رولنگ پارٹی ہوتی ہے اس کو کچھ نہ کچھ indirect فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن جس blatant طریقے سے یہ مہم جاری ہے جس میں نہ صرف ایک پارٹی کا الیکشن symbol دیا گیا ہے بلکہ "to prosperity follow the arrow" politicised slogan بھی دیا گیا ہے جیسا واضح ہے اس کے بعد جیسا بھنڈر صاحب نے کہا جس طرح performance کے لئے selective indicators چنے گئے ہیں اس میں بھی اعداد و شمار زیادہ تر غلط دیئے گئے ہیں جب ایک منسٹری کے نام پر پبلسٹی ہوتی ہے تو لوگ توقع کرتے ہیں کہ صحیح facts and figures پیش کئے جائیں گے اگر آپ یہ موشن admit کر کے تفصیلی بحث کی اجازت دیں گے تو میں آپ کو اور تفصیل سے اس پر facts and figures پیش کر سکتا ہوں لیکن اس وقت مختصراً دو مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں مثلاً جو 16 جولائی کا ایک ad ہے اس میں ہے کہ "wheat prices increased by the present Government by 20%" اور نواز شریف صاحب کی تصویر کے نیچے ہے "wheat prices rose by 24%" اب یہ اکنامک سروے حال ہی میں جاری ہوا ہے اسی کو دیکھ لیں تو بالکل صاف واضح ہے کہ 1990-91 میں آٹے کی قیمت 3 روپے 66 پیسے فی کلو تھی اور 2 سال کے بعد یعنی 1992-93 میں 4 روپے 44 پیسے فی کلو یعنی ان دو سالوں میں صرف 20 فیصد کا اضافہ ہوا ہے یعنی ہر سال تقریباً 8-9 فیصد ہے اب مارچ 1995 کی قیمت فی کلو 5 روپے 89 پیسے دی ہے یعنی ڈیڑھ روپیہ زیادہ اس وقت یعنی جولائی 1995 میں آٹے کی قیمت 6.50 روپے فی کلو ہے تو یہ ٹوٹل اسی حکومت کے دوران 50 فیصدی سے زیادہ ہے اور اس حقیقت کو یہ توڑ موڑ کر present کر رہے ہیں اس طرح ان دو سالوں میں گھی کی قیمت دوگنی ہو گئی ہے۔ اگلا اشتہار جو ہے وہ سیمنٹ کا ہے کہ سیمنٹ کی قیمتیں average 11 فیصد اب اسی حکومت کے دور میں بڑھی ہیں اور نواز شریف صاحب کے دور حکومت میں 24 فیصد بڑھی تھیں اب اس سے زیادہ غلط بیانی میں نہیں دیکھ سکتا اور جس نے بھی یہ کرنے کی کوشش کی ہے وہ اپنی طرف سے حقائق توڑ موڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ جو بھی اس کا مطالعہ کرے گا اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ سیمنٹ کی قیمتیں جو تھیں وہ ہمارے ڈھائی سال کے دور میں تقریباً 110 روپے بوری رہی اور چونکہ اس وقت پنجاب اور صوبہ سرحد کی مانگ پانچ ملین ٹن کی تھی ، اور پروڈکشن چار

ملین ٹن تھی تو ایک ملین ٹن سیمنٹ ساؤتھ سے ٹرانسفر ہوتا تھا اور سیمنٹ کارپوریشن 30-25 روپیہ جو کرایہ لگتا تھا اس کو subsidise کرتی تھی جب پرائیویٹائزیشن ہو گئی اور وہ subsidy ختم ہو گئی تو کراچی حیدر آباد میں قیمت 110 روپے برقرار رہی ہے لیکن دوسرے صوبوں میں 140-135 کے درمیان سیمنٹ کی قیمت تھی جب ہماری حکومت ختم ہو ئی اور اس کے بعد پچھلے ہفتے ایک اخباری بیان چھپا ہے جس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ جولائی 1994 میں یہ قیمت 212 روپے تک اسلام آباد پہنچ گئی اور 165 روپے کراچی میں تھی 190 روپے ملتان میں تھی۔ اب اس وقت چونکہ اقتصادی کا رکردگی ایسی ہے کہ کنسٹرکشن activity گر گئی ہے اور سیمنٹ کی پروڈکشن بھی گر گئی ہے اگر آپ اکنامک سروے کا انڈسٹریل پروڈکشن کا ڈیٹا دیکھیں صفحہ 74 پر۔ اس میں سیمنٹ کی پروڈکشن 8.5 ملین ٹن جو ہمارے وقت میں تھی اب 7.5 ملین ٹن پر آگئی ہے تو اس کمی کی وجہ سے قیمتیں جولائی 94 کے مقابلے میں گر کر 165-160 روپے فی بوری ہو گئی ہیں لیکن یہ جو ان کااشتہار ہے کہ گیارہ فیصد بڑھی ہیں وہ کہاں سے آیا۔ کراچی میں 110 سے 165 روپے فی بوری قیمت بڑھی تو 50 فیصد کا اضافہ ہوا معلوم نہیں 11 فیصد کا اضافہ یہ کہاں سے لائے ہیں اور بیچ میں قیمت 220 اور 215 پر بھی پہنچی تھی۔ تو اس طرح کی غلط بیانیوں سے یہ campaign پیش کی گئی ہے اور اس پر جیسے میں نے کہا کہ پبلک کنسرن بھی کافی ہے اس کا حوالہ میں ایک کارٹون سے دیتا ہوں جو نیشن 22 جون میں چھپا تھا اس میں ارباب اختیار کی تصویر دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ "we are better off today" اور کچھ غریب ننگے لوگ کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں "no doubt" اس قسم کے اور بھی comments جو ہیں وہ اخبارات میں اس campaign پر آئے ہوئے ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح روایت نہیں ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے تجویز کیا تھا۔ منسٹری آف انفارمیشن کو چاہئیے کہ ان اشتہارات کا بل پیپلز پارٹی سیکرٹریٹ کو بھیج دے کیونکہ یہ سیاسی اشتہارہیں اور حکومت کے خزانے پر ان اشتہارات کا بوجھ نہیں پڑنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔ ایڈجرنمنٹ پر تو یہ نہیں ہوتا۔ پہلے وزیر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جب ایڈجرنمنٹ پر mover ہی بول سکتا ہے تو پھر یہ کریں

کہ ہمیشہ اس کو اسی طرح چلائیں۔

جناب چیئرمین۔ ہمیشہ نہیں۔ حالات کے مطابق ہوتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جس طرح آپ کو پسند ہے پھر آپ کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین۔ بالکل حالات کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔ اگر مجھے کسی سسٹم کی ضرورت ہوگی تو میں نے admissibility پر دیکھنا ہوتا ہے۔ اس وقت وزیر صاحب موجود ہیں، تیار ہیں کوئی بات ہوگی تو آپ سے پوچھ لیں گے۔ یعنی ہر چیز کو general debate بنا دیا جائے تو معاملہ نہیں چلے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین صاحب! میرا پہلا نکتہ یہ ہے کہ معزز اراکین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ تیر کا نشان اشتہارات کے ساتھ boundary wall میں ہے اندر نہیں ہے۔ یہ مجھے عجیب سی بات محسوس ہوتی ہے کہ جب بھی ہم پارلیمنٹ میں داخل ہوتے ہیں تو کمیٹی میٹنگ میں بھی تیر کا نشان دیا ہوتا ہے، جب آپ constitution avenue کو دیکھیں تو وہاں سے ادھر---

جناب چیئرمین۔ لیکن ایک چیز ہم اس پر حکومت کے پیسے نہیں خرچ کرتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں arrow کی بات کر رہا ہوں جو کہ سب سے بڑا مشکل کام ہے اور تکلیف دہ ہے تو وہاں پر بھی بورڈ پر ایک بڑا arrow میں نے دیکھا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ سینٹ اور قومی اسمبلی ادھر ہے۔ کل میں دیکھ رہا تھا سپریم کورٹ کا کہ انہوں نے portion بنایا ہے کہ جج صاحبان یہاں پارک کریں۔ وہاں بھی arrow کا نشان تھا۔ یہ تیر ایک مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ محترم میاں نواز شریف کی تصویر سے ان کو کوئی تکلیف پہنچ گئی ہے۔ اصل میں مسئلہ تیر ہے اور یہ تیر ختم نہیں ہو سکتا چونکہ جس گزر گاہ میں دیکھیں، جو اشارہ آپ کی رہنمائی کرتا ہے وہ تیر کی صورت میں ہے۔ قومی لحاظ سے بھی اس تیر کی ایک اہمیت ہے کہ اس نے ایک نہج پر ڈالا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ آپ نے اخبارات کے اشتہارات ملاحظہ فرمائے ہیں۔ ہم نے کہیں بھی قائد حزب اختلاف جناب محترم میاں نواز شریف کی کردار کشی کے لئے کسی پہلو کو اجاگر کرنے کی کہیں کوئی بات کی ہے تو میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ کہیں بھی ہم نے اس اشتہار میں یہ نہیں دیا کہ محترم میاں نواز شریف نے

پہلے دن جو قوم سے تعاون کا وعدہ کیا تھا ' ٹرین مارچ نہ کرنے کا ' تحریک نہ چلانے کا اور جو اس نے بالکل کی وہ ہم نے مشتہر نہیں کیا۔ ورنہ ہم وہ کہہ سکتے تھے جیسا کہ یہ فرما رہے تھے کہ اعداد وشمار کے حوالے سے کہ سیمنٹ کی قیمت اس وقت یہ تھی اور اب یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے اس ضمن میں یہ اعتراض ہے کہ جب یہ بات کرتے ہیں تو ٹھوس دلائل کی صورت میں قانون' دستور اور قاعدے پر یہ نہیں آتے۔ اگر واقعی یہ بات ہے کہ ان کے ضمن میں گستاخی ہوئی ہے زیادتی ہوئی ہے۔ تو یہ کہنا قانون کے حوالے سے بھی غلط ہے۔ وہ کونسا قانون ہے جس حوالہ کا انہوں نے آپ کو دیا ہو۔ Provision of Constitution, provision of Law, any rule, they have depicted, no, not at all. اب سیدھی سی بات یہ ہے کہ ان کے پاس وسیع اخبارات ہیں۔ اب جس اخبار کا حوالہ دے رہے تھے۔ اس کا یہ کارٹون ساری دنیا جانتی ہے کہ نوائے وقت ہو ' کچھ اور اخبارات ہیں جو انہی کے بل بوتے پر چلتے ہیں۔ آج نہیں کافی عرصہ سے آپ اٹھا کر دیکھیں کہ ان کا رویہ ہمیشہ پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف رہا ہے اور ان کی حکومت کے خلاف رہا ہے اور جو تحریکیں چلی ہیں اس میں 90 فی صد ان اخبارات کا تعلق ہے۔ ذرائع ابلاغ کا انہوں نے سیل قائم کیا ہوا ہے۔ اگر یہ اپنے آپ کو محسوس کرتے ہیں کہ انکے قائد کی کردار کشی ہو رہی ہے یا حکومت ان کے ساتھ انصاف نہیں کرتی۔ ان کی بہت ہی اس ملک کے لئے contribution تھی تو ذرائع ابلاغ کھلے ہیں۔ یہ پریس کانفرنس کر سکتے ہیں ' اخبارات اور رسائل میں اپنے دلیل اور دعوے کو پیش کر سکتے تھے۔ پھر انہوں نے ایک اور اعتراض کیا ہے کہ میاں صاحب کی تصویر جو ہے وہ ایسی دکھائی گئی ہے جس سے تضحیک کا پہلو نکلتا ہے۔ جناب والا! آپ کو علم ہے جو non leaders ہوتے ہیں وہ مختلف اوقات میں قوم کے سامنے 'مختلف حالات میں 'مختلف واقعات کے ساتھ ان کے ذہنی اور چہروں کے اوپر تغیر اور تبدل ہوتا رہتا ہے یا انہیں قوم کا غم ہو۔ اگر اس تصویر کو آپ غور سے دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ فنانس ڈویژن نے تو ان کی مدد کی ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے میاں صاحب کو قوم کا غم کھائے جا رہا ہے۔ ان کا تو بھلا ہوا ہے۔ ان کے قائد کی تصویر محترمہ کے ساتھ بلا معاوضہ منسلک ہے۔ ان کی مشتہری ہو رہی ہے۔ انہیں تو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا۔ فنانس منسٹری والوں سے بھی میں نے کہا کہ خدا را! بلا وجہ ان کی تشہیر کر رہے ہو ورنہ انہیں کافی خرچ کرنا پڑتا۔ یہ کونسا رول ہے جس کے تحت یہ تحریک التواء بنتی ہے۔ کوئی ایک بھی

مجھے وہ factor precedence بتا دیں کہ اس طریق کار سے یہ تحریک التواء بنتی ہے تو آپ اس کو admit فرما لیں اور ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ جو یہ کارکردگی کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر صاحب' آپ کو اعتراض نہیں ہے admit کرنے پر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جناب 'میں ویسے بات کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

چوہدری محمد انور بھنڈر : واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ مجھے اعتراض نہیں ہے۔ اس لئے آپ منظور کر دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! میں نے oppose کیا ہوا ہے کہ وہ they should bring concrete facts according to Constitution, Rules of Procedures, precedences.

جناب چیئرمین : اس میں ڈاکٹر صاحب 'جو بنیادی بات ہے ---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب ' اگر مجھے اجازت دیں تو اس کے بعد جو سوال آپ کریں گے میں جواب دوں گا کیونکہ اس سے توجہ basically deviate ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بات یہ ہے کہ سابق حکومت ' ان کے قائد کی کارکردگی اور ہماری کارکردگی پر آپ ایک سپیشل کوئی دن مقرر فرمائیں اور ہم open heart کے ساتھ ان کو یہ کہتے ہیں کہ جو ان کی کارکردگی ہے' کردار ہے ' اس پر اور ہماری حکومت کے کردار اور کارکردگی پر ہم debate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ہم ہر مقام پر ' ہر فورم پر ان سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان سے facts and figures پر جائزہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ کہیں اگر واقعی یہ ثابت کر سکے کہ ان کی کارکردگی بہتر تھی' اگر بہتر تھی تو انہوں نے ' خود ان کے قائد نے ' خود قومی اسمبلی جوکہ سپریم کورٹ نے بحال کی تھی۔ وہ کونسے حقائق تھے جس کے تحت عدالتی فیصلے کے بحال ہونے کے بعد اس نے قومی اسمبلی اور حکومت کو کیوں توڑا ۔

جناب چیئرمین : نہیں ' وہ تو بہت لمبے مسئلے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب ' پتا چلے گا۔

(مداخلت)

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: We accept the suggestion of the Minister on behalf of the Government, a time should be fixed and we will discuss this issue, we will debate this issue.

جناب چیئرمین : اچھا ' وہ debate تو بعد میں کروا لیں گے ' جو اس وقت کا مسئلہ ہے وہ یہ کہ تیر کا نشان ایک سیاسی پارٹی کا نشان ہے ۔ کیا سرکاری خزانے سے سیاسی پارٹی کے نشان کی تشہیر کے لئے پیسے خرچ کئے جا سکتے ہیں ؟ that is the issue as far as I am concerned باقی اگر debate آپ کروا لیں۔جب آپ قبول کریں گے میں کروا دوں گا۔

So, that is the issue as far as I am concerned that can Government funds be spent on the "Tashheer" of the symbol of a political party?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جب ہم تیر اپنی پارٹی کے نشان کے طور پر استعمال کرتے ہیں جہاں کہیں بھی ' اس میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس میں تیر کے تین رنگ ہیں اور اس میں کہیں بھی رنگ نہیں ہیں ایک بات ۔ دوسرا جو فریم ورک ہے وہ مربع سا ہے جس کے اندر اشتہار ہے ۔ اگر اس کے کسی four walls کے اندر within the four walls کے تیر ہے then we are responsible.

Mr. Chairman: So, I take it that you agree,

کہ اصولی طور پر سیاسی پارٹی کی تشہیر کے لئے حکومتی فنڈز خرچ نہیں ہو سکتے اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ وہ نشان نہیں بنتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب ' ہم نے حکومتی کارکردگی دکھانے کے لئے اشتہار دیا ہے ' پارٹی کے لئے ہم نہیں کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: I am saying, " Do you agree as a matter of principle".

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، پارٹی کے لئے ہم کرتے ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں کر سکتے ہیں۔ So, you agree کہ نہیں کرسکتے۔ So, the other issue is کہ کیا یہ arrow وہ arrow بنتا ہے کہ نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ۲ رنگ ہیں۔

Mr. Chairman: So, in principle, we are all agreed, and I think, it is a good agreement in principle that Government funds cannot be spent for the political propagation of a political party.

ٹھیک ہے جی۔ So, I will reserve judgement on this issue. جی وہ میرے سامنے ہے۔

It is an issue on which I would reserve judgement, but I am glad that we are all agreed on this basic political point that Government funds cannot be spent to propagate a political party. So, that brings us to the end of the Adjournment Motion, there are reserved judgement on this question, we will proceed to the next item which is Karachi.

جی جناب مولانا صاحب۔ وہ بنی افغان والا مسئلہ۔

مولانا محمد عبدالستارخان نیازی۔ میں نے 6 جولائی کو باقاعدہ cutting شامل کی تھی، اور اس پر غور نہیں کیا گیا۔ قصہ یہ ہے کہ ایک مسئلہ ہے جس پر بیمار کی عیادت ہوتی ہے، ایک مر جاتا ہے اس کی تعزیت ہوتی ہے، یہ سب صورتحال تعزیت بن گئی ہے، جو سڑک ہے اس پر آنے جانے میں رکاوٹ ہے، نہ بازار سے سودا لے سکتے ہیں اور جو ملازمین ہیں یعنی فوج کے اندر ہیں، سول کے اندر ہیں، گھر پر ان کو گرفتار کر لیتے ہیں، پہلے گرفتار کرتے پھر مقدمہ بنا لیتے ہیں، کالا باغ میں یہ لوگ پیسے لینے کے لئے جاتے ہیں تو گرفتار کر لیتے ہیں، دس ہزار روپیہ ان سے لیتے ہیں، ان کے مویشی پکڑ کر لے جاتے ہیں، ایک آدمی قتل کر دیا ہے۔ اس موقع پر میں نے پیش کیا تھا، وزیر داخلہ نے یقین دلایا تھا کہ ہم رابطہ پیدا کریں گے اور وہ پابندیاں ہٹا دیں گے، اور ڈاکٹر شیر افگن خان نے جتایا تھا کہ ہم بھی صدر سے ملاقات کریں گے۔ صورتحال یہ ہے میں اس کو political نہیں بنانا چاہتا، ان کے جو proclaimed offender

ہیں ان کو بھی گرفتار کرو، بنی افغان کو بھی گرفتار کرو، ویسے سب کو پابند کرنا، باہر نکلیں پکڑلو، سودے لینے کے لئے نکلیں پکڑلو، جو ملازم ہو اس کو پکڑ لو اور ان کے جانور پکڑ کر لے جاؤ، یہ جو یہاں پر کیفیت بنی ہے lawlessness کی، اس کو دور کرنا چاہیئے، کالا باغ ہو یا بنی افغان، شیر افگن صاحب نے کہا تھا کہ میں نے جلسہ کیا، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں ڈیڑھ سال سے صاحب فراش ہوں اور ان لوگوں نے بنی افغان نے ہمارے خلاف ووٹ دیئے محض اس لئے کہ ظلم کا جبر کا ایک حصہ تھا اور خود یہ افگن خان کو بھی اس معاملے پر کھڑے ہو کر ان کی تائید اور حمایت کرنی چاہیئے، ظلم بند کرنا چاہیئے، یہ واقعہ جو ہے recently اس لئے ہوا کہ اب ان کے لئے بالکل تباہی اور بربادی کا سامان ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی، جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین اگر مجھے اجازت دیں، It is a very serious thing. اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو صورتحال بنی افغان میں یا مسائل ہیں، اس کے ضمن میں جناب مولانا صاحب یہ فرما رہے تھے کہ صورتحال کو درست ہونا چاہیئے، ہمارا بھی یہی خیال ہے، میرا دوسرا ساتھی ممبر قومی اسمبلی NA53 سے تعلق رکھتا ہے، جس کے حلقے میں سے میں نے بھی وہاں سے contest کیا ہے، مولانا نیازی صاحب بھی وہاں کے ممبر رہے ہیں، تو We had a very long and lengthy discussion with the Interior Minister ہم نے اس کو باور کروایا ہے کہ وہاں پر charges لگے ہوئے تھے، یہاں پر یہ ہیروئن اور arms کی سمگلنگ کا headquarter ہے، یہاں سے route گزرتا ہے، چلتا ہے، یہ ساری چیزیں صحیح نہیں ہیں، میں نے جنرل نصیر اللہ خان بابر صاحب سے یہی کہا کہ آپ کو جو information پنجاب گورنمنٹ نے یا agencies نے دی ہے، وہ totally غلط ہے چونکہ علاقہ ہمارا ہے ہم جانتے ہیں، اس لئے یہ اجمل خٹک صاحب کو بھی پتہ ہے، مولانا نیازی صاحب کو بھی، ایک وہاں پر علاقائی جھگڑا ہے جو خٹکوں کے درمیان اور کالا باغ کی فیملی کے درمیان ہے، ان کے کچھ murder ہو گئے ہیں، پھر ان کا بھائی قتل ہو گیا، وزیر داخلہ کا میں مشکور ہوں، پچھلے دنوں ان سے بات ہوئی ہے، تو انہوں نے باقاعدہ اس کا نوٹس لیا ہے، ہم نے کہا کہ جو information آپ کو دی گئی ہے وہ غلط ہے، آپ اگر اس کو neutral agency سے اس کو ascertain کرائیں تو crux of the matter

will be quite clear, it is a just socio political problem آپ اِس کو اس pattern پہ حل کرنے کی کوشش کرائیں ۔ خدارا ' اسے انا، کا مسئلہ کسی طریقہ سے نہیں بنانا چاہیئے یا کسی کو خوش کرنے کے لئے ' چونکہ ان لوگوں کا مسئلہ ہے آپس میں اگر ان کی دشمنی کم ہو گی تو ہمارے علاقےمیں امن ہو گا ' یہ نہ ہو کہ پھر وہی قتل ' پھر وہی جلانا ' جو بات مولانا صاحب نے کہی ہے کہ وہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں اس میں کوئی شک نہیں ' لیکن انہیں یاد نہیں رہا ' معذرت کے ساتھ انہوں نے یعنی ' روکٹری صاحبان ' مقبول خان نے ' جب یہ healthy ہوتے تھے ' election campaign پہ 1990 میں They really triggered and they said that by force اس خیال پہ we will cover and encounter and we will invade .... جھگڑا ہو گیا تھا۔

جناب چیئرمین ۔ چلیں ۔ٹھیک ہے ' تو مسئلہ hear ہو گیا ہے ' I am sure the Minister will look into it and try to improve the situation in that area. ٹھیک ہےجناب ' آپ Interior Minister صاحب کو بھی بتا دیں کہ حالات بہتر کریں ' موشن move کریں جی۔ ایک منٹ موشن move ہو جائے جی' جو procedure ہے وہ تو پورا کریں ' پھر بات رہ جاتی ہے' جی جناب مولانا صاحب on personal explanation ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ میری personal explanation ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب personal explanation۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ ڈاکٹر صاحب نے جو کہا ہے۔ میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ان لوگوں نے جب الیکشن ہوا میرے خلاف تھے۔ محض ایک انسانی مسئلہ تھامتوجہ کیا اُن کو کہ اب تو یہ چیز نوٹس میں لو کہ کالا باغ کےجو proclaimed offenders ہیں ان کو پکڑیں۔ جو جاتا ہے پکڑ لیں کہ ملازم ہے پکڑ لیں۔ یہ غلط بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال رضا ربانی صاحب اس میں interest لیں گے ۔

I am sure things will settle.

جی۔ item No.3

Mr. Sartaj Aziz: I beg to present report of the Standing Committtee on Foreign Affairs on Policy options on Kashmir, U.S. Pakistan Relations and

Relations with Government of Afghanistan.

جناب چیئرمین- The report is laid. جی جناب رضا ربانی صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON KARACHI SITUATION

Mian Raza Rabbani: Thank you Sir. I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rule 27 of said Rules be dispensed with to enable the House to continue the discussion on the following motion moved by Senator Raja Zafar-ul-Haq on 9-7-1995 under Rule 194. The Senate may discuss the deteriorating situation in Karachi and evolve ways and means to resolve it. Thank you Sir.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین- The motion is adopted. جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل -جناب والا! میری گزارش ہے کہ اخبارات میں آیا ہے کہ 31 جولائی تک تمام سینیٹر اپنے گوشوارے داخل کریں۔ اب ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ گوشوارے کہاں سے حاصل کریں گے ۔ الیکشن کمیشن سے ' لاء ڈیپارٹمنٹ سے ' کہاں سے؟ مہربانی کر کے لاء منسٹر صاحب کو ہدایت کی جائے کہ گوشوارے سینٹ سیکرٹریٹ میں منگوائیں:

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے کہ سمجھ آگیا ہے۔

میاں رضا ربانی صاحب- شہزاد گل صاحب میں آپ کو عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین -جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, these forms are available from the Election Commission. I have already asked my office to try and obtain a sizeable amount of forms and place them in the Services Centre for the convenience of the Senator.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب شہزاد گل۔ ٹھیک ہے ہو گیا۔ صبح میں تلاش کر رہا تھا لیکن کہیں پہ نہیں مل رہے تھے۔

جناب چیئرمین۔ ہمارے سیکرٹری، سیکرٹری صاحب آپ مہربانی کر کے اس پہ interest لیں تا کہ سینیٹروں کو پتہ ہو کوئی غلطی اس بناء پر نہ ہو جائے۔ Please, جی۔ I think that the Minister Law would request Election Commission. They will extend it اس میں کیا ہے Request کر کے دیکھ لیں دونوں طرف سے request آرہی ہے لیکن دونوں جانب سے request آرہی ہے I think it is a request which you would make اور کوئی ایسی بات نہیں لگتی It is a formality.

(Interruptions)

جناب چیئرمین۔ O.K میں بھی بات کرتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب آپ بھی بات کریں۔ جی جناب کراچی پہ debate، تقریر کس نے ختم کی تھی۔ اچھا پھر تو بڑا مرحلہ حل ہو گیا ہے۔ جی۔ سردار بشیر احمد خان ترین صاحب۔ غیر حاضر جی۔ Next جناب طارق چوہدری صاحب۔ غیر حاضر جی۔ Next جناب اکرم شاہ صاحب۔ آپ نے لمبی تقریر نہیں کرنی آج ختم کرنا ہے اس معاملہ کو۔

جناب اکرم شاہ۔ جی میں مختصر سی بات کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ تو ہمیشہ اچھی کرتے ہیں۔ جی جناب۔

جناب اکرم شاہ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد آغا صاحب کو بلا لیتے ہیں۔ اچھا آغا صاحب کو پہلے بلا لیں۔ آپ اس کے بعد بول لیں۔ تو میرا خیال ہے دے دیں نا سینیئر آدمی ہیں، کوئی بات نہیں ہے۔ جی جناب آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب چیئرمین۔ آخر پہ لمبی بات نہیں کرنی۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین! باتیں تو بہت چھوٹی کرتا ہوں۔ اکرم شاہ صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ مجھے جانا تھا۔ کراچی کے مسئلے پر باتیں بہت ہو گئیں ہیں اور موجودہ حکومت یا کراچی کے ماحول کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ صرف نا ہمارے اس ہاؤس بلکہ پوری قوم کے سر شرم اور ندامت سے جھکے ہیں اور جھکنے چاہئیں کیونکہ آئے دن جس طرح آپ نے دیکھا کہ کراچی میں آج بھی اخبار میں تھا کہ 25 کے قریب آدمی ناحق قتل ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔ وہاں پر قتل غارت کا سلسلہ پچھلے------

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

سید محمد فضل آغا۔ پچھلے 22 مہینے سے ------order in the House اگر ہو جی۔ اگر یہاں اس طرح سے ہو تو پھر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ ہے۔ آپ دیکھیں تو سہی۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب۔

سید فضل آغا۔ پچھلے بائیس مہینے سے یہ ہو رہا ہے۔ اگر یہ order in the House ہو ۔ یہ جس طرح اب ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ آپ دیکھیں تو سہی ۔

جناب چیئرمین ۔ جی کھرل صاحب ذرا بیٹھ جائیں ۔جہانگیر بدر صاحب آپ بھی۔

سید فضل آغا۔ کیونکہ یہ اتنا serious issue ہے اور آج کے اخبار میں بھی تھا کہ پچیس آدمی قتل ہوئے ہیں اور ہمارے گورنمنٹ benches کی حالت یہ ہے کہ یہ سب جیسے عید میں گلے مل رہے ہیں ۔ سب منسٹرز ہاؤس میں ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ خوشی سے مل رہے ہیں کہ یہ بچ گئے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ اور معاملے کو serious نہیں لیا۔ وہ تو بچ گئے ہیں لیکن ہمارے بھائی تو مارے گئے ہیں ۔ بہت شرم کی بات ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ بہت شرم کی بات ہے اور پچھلے دو سال

سے یا بائیس مہینوں سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے اور آئے دن وہاں بیس ، پچیس ، دس ، آٹھ آدمی مارے جا رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے شروع سے ہی ہماری یہ کوشش ہے اور گزارش تھی کہ خدارا اس کراچی کے مسئلے کو سنبھالا جائے۔ اور اس کی طرف صحیح توجہ دی جائے۔ اور اس قسم کے قتل و غارت کو بند کیا جائے۔ اور کراچی میں یہ آئے دن ڈاکہ زنی اور افراتفری اور مارکیٹ کا بند ہونا ، روز کا ہڑتالوں کا ہونا ، اس کی وجہ سے پوری قوم کی معیشت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ inflation جو ہمارا ہے وہ بیس سے تیس percent پر چلا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے ریکارڈ میں 9 percent ہے لیکن اگر مہنگائی سے اس وقت اگر ہم دوچار ہیں تو اس کی وجہ کراچی کی situation ہے۔ اس لئے کہ 70 percent ریونیو جو ہے وہ کراچی سے collect ہوتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بائیس مہینوں سے کراچی کو جس آگ میں ہم نے جھونک دیا ہے۔ اس کی وجہ سے پوری معیشت متاثر ہوئی ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا اس معاملے میں ہمیشہ light attitude رہا ہے۔ شروع میں وہ کہتے رہے ہیں پوری دنیا اور پاکستان کو یہ باور کراتے رہے ہیں کہ جی کوئی اتنا serious مسئلہ نہیں ہے چند تھانوں تک یہ محدود ہے۔ اور وہ ہم بہت جلدی کنٹرول کر لیں گے۔ وہ بہت کچھ زیادہ دیر نہیں چل سکی۔ پھر بعد میں انہوں نے کہا جی کہ کراچی میں چند ایک تخریب کار ہیں ہم نے ان کی نشاندہی کر لی ہے ہم بہت جلدی ان کو پکڑ لیں گے اور انڈیا کو بھی بتا دیں گے۔ لیکن وہ بھی بلی تھیلے سے باہر نہیں آئی۔ نہ وہ تخریب کاروں کے نام پتہ چل سکیں نہ وہ انڈین ایجنٹ جو ان کے پاس پکڑے گئے تھے نہ وہ کوئی بات پہ ریکارڈ پر لا سکے۔ یہ بھی ان کی نااہلی، نہ سمجھی اور non seriousness کا واضح ثبوت ہے۔ حکومت کی طرف سے آج تک کوئی خاطرخواہ اور صحیح بند و بست وہاں نہیں ہوا ہے۔ یہی چہ میگوئیاں ہوتی رہی ہیں زبانی موشگافیاں کرتے رہے ہیں اس مسئلے کو کبھی انہوں نے serious نہیں لیا اور جب بھی اپوزیشن نے یا اس ہاؤس میں یا نیشنل اسمبلی میں اس کو ہم نے debate کرنے کی کوشش کی ۔ تو انہوں نے ہر وقت اس معاملے کو بہت light انداز میں لیا ہے اور اس طرف کبھی توجہ نہیں دی ہے اور قوم کو ہمیشہ یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ معاملہ جو ہے وہ سندھ کی حکومت تک محدود ہے۔ اور انشاء اللہ بہت جلد ہم اس پر قابو پا سکیں گے۔ لیکن بائیس مہینے گزر گئے ہیں اس معاملے پر اب تک کوئی قابو نہیں پا سکے ہیں جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہی نہیں کہ ملک کے اندر بہت بے چینی پھیلی جا رہی ہے

بلکہ ملک کی ساکھ جو ہے وہ پوری بین الاقوامی دنیا میں بہت بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے اور یہ ہمارے لئے بدنامی کا باعث بن رہا ہے اور اقوام عالم میں وہ حکومتیں جو پاکستان کو کمزور کرنا چاہتی ہیں اور کمزور دیکھنا چاہتی ہیں وہ کبھی انسانی حقوق کے بہانے سے اس مسئلے کو لے کر بیٹھ جاتی ہیں کبھی کشمیر کے issue پر اس طرح اثر انداز کرتے ہیں انڈین لابی یہ کہتی ہے کہ اگر آپ کراچی میں اپنے حالات درست نہیں کرا سکتے ہیں تو آپ کشمیر کی بات ہم سے کس منہ سے کرتے ہیں اور باہر کی دنیا انسانی حقوق کے حوالے سے ہمیشہ کسی نہ کسی فورم پر گھسیٹ کر لے جاتے ہیں کہ کراچی کے حالات درست نہیں ہیں۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کراچی کے حالات جو ہیں یہ صرف حکومت اپنا مسئلہ نہ سمجھے بلکہ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اس کی طرف صحیح توجہ دینی چاہئیے اور اس پر صحیح انداز میں حکومت کو اپنی توجہ مبذول کرنی چاہئیے بجائے اس کے کہ اپنے پراپیگنڈے اور پیپلز پارٹی کے پراپیگنڈے میں رہے اور باقی اس مسئلے کو حل نہ کرے۔ مسئلے کا اصل میں اگر دیکھا جائے تو یہ مسئلہ حقوق کے تعین کا مسئلہ ہے اس میں میں نہیں سمجھتا کہ کون کس کا حق مار گیا ہے لیکن یہ ہے کہ جس طرح ایم کیو ایم کے بعض نکات واضح جو ہم نے study کئے تو اس میں وہ حقوق کا ایک جھگڑا چلا آ رہا ہے جو انہوں نے non sindhi and sindhi کا ایک جھگڑا بنا رکھا ہے اور اس حقوق کے مسئلے پر باقی صوبوں میں بھی grievances اس قسم کے پائے جاتے ہیں۔ کل بھی میں نے آپ کے سامنے عرض کیا جیسا کہ ہمارے حقوق کی بجا طور پر تحفظ نہیں ہو رہا۔ تو اس مسئلے کو بیٹھ کر حل کیا جا سکتا ہے اگر نیتیں صحیح ہوں۔ اگر ہم صحیح پاکستانی اور مسلمان کی حیثیت میں سوچیں تو یہ مسئلہ بالکل بیٹھ کر حل ہو سکتا ہے اور جہاں تک حقوق کے جھگڑے کا مسئلہ ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی encroachment کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کو بخوبی آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے اور اس کو بیٹھ کر میں کہتا ہوں کہ سندھ میں بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہئیے اور اس پر بھرپور توجہ دینی چاہئیے اور اگر اس کے کوئی اور repercussions ہیں اگر اس میں کوئی اور ایجنسی involve ہے اگر سندھ میں کوئی اور elements اس قسم کے ہیں جو اس سندھ کے مسئلے سے یا حقوق کے مسئلے سے فائدہ اٹھا کر اس ملک کو خدا نخواستہ خطرے سے دوچار کرنا چاہتے ہیں تو ان لوگوں سے ضرور iron-hand سے deal کیا جائے وہ چاہے کسی بھی sect میں ہو کسی بھی زبان سے ہو۔ سندھی بولنے والے

ہوں ۔ اردو بولنے والے ہوں ۔ پشتو بولنے والے ہوں ۔ بلوچی بولنے والے ہیں ۔ جو بھی اس ملک کی sovereignty and integrity کے لئے خطرہ بننا چاہتے ہیں اس کی بجا طور پر identification ہونی چاہئیے۔

گورنمنٹ کی دس سے پندرہ ایجنسیاں وہاں کام کر رہی ہیں کراچی میں اور ان کی نااہلی کا یہ ثبوت ہے کہ آج تک وہ idenfity نہیں کر سکے کسی کو۔ وہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں کہ یہ سندھی ہے یہ مہاجر ہے صحیح لوگوں کو identify نہیں کر سکے صحیح culprits کو identify نہیں کر سکے locate نہیں کر سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انٹیریئر منسٹری کی اور گورنمنٹ کی باقی جو پیرا ملٹری ایجنسیاں ہیں یا ملٹری کی ایجنسیاں ہیں یا سول ایجنسیاں ہیں یہ سب کی نالائقی ہے ۔ اس سے کہ ابھی تک اس مسئلے کا صحیح حل یہ نہیں ڈھونڈھ سکے سوائے ایک دوسرے پر الزام لگانے کے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر خاطر خواہ توجہ دینی چاہئیے اور وہ لوگ جو واقعی culprits ہیں جو اس ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہیں جو ہندوستان کے ہاتھ میں کھیلتے ہوں یا اس حوالے سے پاکستان کی ایک strategic position ہے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ روس کے collapse ہونے کے بعد ہماری پوزیشن وہ نہیں رہے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ رہتی دنیا تک پاکستان کی strategic position کی اہمیت رہے گی اور وہ لوگ جو اس سے گھبرا رہے ہیں کہ پاکستان میں اگر استحکام آتا ہے تو پاکستان ایک leading rule play کر سکتا ہے اسلامک بلاک میں بھی اور یہاں کے جو سینٹرل ایشین اور افغانستان کے اوپر کے جو علاقے ہیں ان کے لئے بھی ایک معیشت کے انداز سے بھی اس کا ایک dynamic role ہو سکتا ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتے کہ پاکستان اور افغانستان میں استحکام رہے۔ تو اس قسم کے لوگ جو ان لوگوں کے ہاتھ میں ایجنٹ بنے ہوئے ہیں ان کی نشاندہی بروقت ہونی چاہئیے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئیے تاکہ آئندہ ملک کے استحکام کے لئے کوئی اس قسم کی بات سوچ نہ سکے۔ لیکن اس سارے معاملے میں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ناکام ہو چکی ہے اس لئے کہ بائیس مہینے میں یہ identify نہیں کر سکے ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنے اکیس نکات ایم کیو ایم کے سامنے رکھ دیئے ہیں یا الطاف گروپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں ۔ یہ بجائے اس کے اگر ان کو صحیح معنوں میں معلوم ہے کہ کون culprits ہیں ان کی ایجنسیاں اگر بجا طور پر کام کرتی ہیں جس میں صوبائی حکومت بھی شامل ہے تو ان لوگوں کے

گلے میں فوراً ہاتھ ڈالا جائے ۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو ۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ ایک گروپ کے یا دوسرے گروپ کے ہیں اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ یہ identify کروں۔ لیکن یہ ہے کہ کچھ لوگ ضرور ایسے ہیں جو کراچی کے ماحول سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو کہ ملک کے استحکام کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہو سکتا ہے اور یہ مسئلہ اس حد تک صرف کراچی کا نہیں ہے پوری قوم کا مسئلہ ہے ۔ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے ۔ اس لئے کہ کراچی میں صرف دو قومیں آباد نہیں ہیں ۔ صرف سندھی اور مہاجر یا اردو بولنے والے وہاں آباد نہیں ہیں اور مہاجر کو بھی آپ بطور قوم تسلیم نہیں کر سکتے ۔ ہندوستان سے جو لوگ ہجرت کر کے آئے تھے اس میں گجراتی بھی تھے ' اس میں بہاری بھی تھے ' اس میں اردو بولنے والے بھی تھے ' اس میں سندھی بولنے والے بھی تھے ' اس میں اور بھی لوگ تھے ان کو آپ بطور قوم مہاجر bracket کر کے ان سب کو لعنت ملامت کرنا مناسب نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے حالات میں اس وقت کیا خیال ہے کہ کراچی میں جو مہاجر رہتے ہیں جو بھی تناسب ان کا ہے تیس لاکھ ہیں یا چالیس لاکھ ہیں جو بھی ہیں اس لئے کہ پوری کراچی مہاجروں کی آبادی بھی نہیں ہے اور وہاں پورے سندھی بھی نہیں رہتے ۔ وہاں بلوچ بھی رہتے ہیں' وہاں پٹھان بھی رہتے ہیں ' وہاں پنجابی بھی رہتے ہیں ' وہاں غیر سندھی بھی رہتے ہیں ' وہاں اردو بولنے والے بھی رہتے ہیں ' گجراتی بولنے والے بھی رہتے ہیں وہاں سندھی بولنے والے بھی رہتے ہیں تو کراچی ایک ایسا شہر ہے جس کو آپ منی پاکستان کہہ سکتے ہیں ۔ اور کراچی کے مفادات کے ساتھ پوری قوم کے مفادات وابستہ ہیں ' چاروں صوبوں کے مفادات وابستہ ہیں اور چاروں صوبوں سے وہاں پر لوگ آباد ہیں ان سب کے مفادات وابستہ ہیں ۔ یہ صرف سندھی اور مہاجر کا مسئلہ نہیں ہے اس کو اس context میں نہیں دیکھنا چاہئیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جو ڈائیلاگ شروع کئے ہیں یہ بھی صحیح نہیں ہیں۔ حکومت نے ڈائیلاگ شاید اس طریقے سے شروع کیئے کہ لگتا ہے یہ اس میں مخلص نہیں ہیں۔ صرف ٹائم پاس کرنے کی بات ہو رہی ہے ورنہ اس کو کھلے دل سے ایک نیشنل کانفرنس کے انداز میں جس میں تمام صوبوں کی نمائندگی ہوتی ۔ جس میں کراچی میں تمام بسنے والے لوگوں کی نمائندگی ہوتی وہاں صرف مہاجر اور سندھی کی نمائندگی نہ ہوتی بلکہ ان ڈائیلاگز میں تو مہاجر ہی مہاجر ہیں ۔ دونوں طرف سے اردو بولنے والے ہیں ۔ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اردو

بولنے والے ہیں اور الطاف گروپ کی طرف سے بھی اردو بولنے والے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک eye wash ہے پوری قوم کو دھوکہ دینا ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہیں ۔ اس معاملے کو انہوں نے serious نہیں لیا ۔ اگر انہوں نے واقعی بات کرنی ہے تو کراچی میں جتنی قومیں آباد ہیں ان کی نمائندگی وہاں ہونی چاہئیے اور مقتدر سیاسی پارٹیاں جو اس ملک میں ہیں ان سب کی ، ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے ان سب کی نمائندگی ہونی چاہئیے تھی ۔ جس طرح جونیجو صاحب کے زمانے میں تمام قومی مسائل پہ ایک گول میز کانفرنس بلائی گئی تھی ، ایک نیشنل کانفرنس بلائی تھی اور سب کی رائے لینے کی کوشش کی تھی موجودہ حکومت کو چاہئیے تھا کہ اس قسم کی کانفرنس بلاتے کراچی میں اور اس میں تمام قوموں کی نمائندگی ہوتی تاکہ کل کا یہ مسئلہ اگر یہ حل بھی کر لیتے ہیں اور باقی لوگوں کو قابل قبول نہ ہو تو یا ان کے حقوق پہ encroachment ہو ، کیوں کہ اس ملک میں آپ نے اجازت دی ہے کہ ایک ڈومیسائل والا ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ پہ جا سکتا ہے اور یہ تمام صوبوں میں ہوا ہے اور کراچی میں ایسے بہت سارے لوگ پنجاب سے ، فرنٹیئر سے ، بلوچستان سے ہیں جو وہاں کے ڈومیسائل ہولڈر اب بن چکے ہیں اس کو آپ deny نہیں کر سکتے ۔ اسی طرح بلوچستان میں بہت سے لوگ دوسرے صوبوں کے ہیں جو ہمارے ڈومیسائل بن گئے ہیں ہم ان کو deny نہیں کر سکتے ۔ لہذا اس کو صرف مہاجر کا یا اردو سپیکنگ کا ہی مسئلہ نہیں بنانا چاہئیے تھا ۔ میں سمجھتا ہوں اس میں بھی گورنمنٹ کی کوتاہی ہے اور یہ دوبارہ ان کو سوچنا چاہئیے کہ اس قسم کے ڈائیلاگ ہوں کہ یہ stable ہو اور کراچی کا اس میں استحکام اور پورے پاکستان کا استحکام مضمر ہو ۔

چونکہ وقت کم ہے آپ نے مجھے کہا تھا کہ بات کم کرنی ہے باتیں تو بہت ساری ہو چکی ہیں اب میں صرف ایک دو اور گزارشات آخر میں کرنا چاہتا ہوں کہ میری چند ایک تجاویز ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ وہاں پہ یہ مسئلہ اصل میں میرا بھی یقین ہے کہ پاکستان کو destablise کرنے کے لئے اور ہمارے ماحول کو خراب کرنے کے لئے international interest ہمارے خلاف ہے جس میں ہندوستان سرفہرست ہے وہ اپنی جگہ پہ بات ہے ۔ لیکن ہم اگر اپنا گھر درست کر لیں تو پھر باہر کے چور کو ہم کھلے سے پکڑ سکتے ہیں ۔ لیکن اس وقت ہمارا اپنا گھر درست نہیں ہے ہم باہر کے چور کو نہیں پکڑ سکتے ۔ اس لئے گھر کو درست رکھنے کے لئے اگر کوئی حقوق کا جھگڑا ہے تو یہ بیٹھ کر sort out کیا جائے کہ بھئی کون کر رہا ہے کون کرا رہا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں اس کے لئے اس پر بیٹھ کر بات کرنی چاہئیے اور حقوق کا تعین ہونا چاہئیے اور کراچی میں آ کر جتنے لوگ بیٹھے ہیں آئین کے تحت ان کے حقوق جس طرح ہیں اس طرح ان کے حقوق کے تعین کے لئے ایک تصفیہ ہونا چاہئیے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک میں اور خصوصاً کراچی میں میں سمجھتا ہوں کہ لوکل باڈیز کے الیکشن کرانے چاہئیں۔ لوگوں کی یہی شکایات ہیں کہ الیکشن نہیں ہیں' ہماری نمائندگی نہیں ہے یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے تو گورنمنٹ کو چاہئیے کہ وہ جرأت سے کام لے اور نہ صرف سندھ میں بلکہ پورے پاکستان میں لوکل باڈیز کے الیکشن کرائیں تاکہ الیکشن کرانے کے بعد اس معاملے کو ذرا مختلف فورمز پر آدمی لے جا سکتا ہے وہ ایک دم تو centralise نہیں ہو گا' اس مسئلے کا ایک یہ بھی حل ہے ۔ اور جو لوگ تخریب کاری میں ملوث ہیں جن کے خلاف ثبوت ہو جن کی صحیح identification ہو میں سمجھتا ہوں انہیں قرار واقعی سزا ملنی چاہئیے جو قومی interest کے خلاف کام کر رہے ہوں چاہے وہ پٹھان ہوں ' سندھی ہو ' پنجابی ہو ' مہاجر ہو کوئی بھی ہو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہئیے اگر کچھ لوگ قومی مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ایک اور گزارش میں نے کی تھی کہ جو ڈائیلاگ ہے وہ نیشنل قسم کے ڈائیلاگ ہونے چاہئیں جس میں ہم سب لوگوں کی نمائندگی ہو' جس میں کراچی میں لینے والے تمام لوگوں کی نمائندگی ہو اور اس کے بعد اس قوم میں ' اس ملک میں جو مقتدر سیاسی پارٹیاں ہیں ان کی بھی نمائندگی ہو تاکہ کل کراچی کے استحکام کے لئے یہ ذمہ داری سب پر بانٹ دی جائے اس مسئلے کو صرف اور صرف پیپلز پارٹی اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے اور یا صرف یہ ساری ذمہ داری مہاجروں پر نہ تھوپ دیں اس لئے کہ کراچی ہم سب کا ہے اور اس میں ہم سب رہتے ہیں اور اگر آپ consensus کرائیں تو اس میں prercentage wise ہمارے اور پنجاب کے لوگوں کی اور باقی لوگوں کی نمائندگی شاید سندھ میں اپنے اوریجنل جو لینے والے ہیں ان سے بھی زیادہ ہو۔ پٹھانوں اور پنجابیوں اور باقی لوگوں کو اگر بلوچستان کے لوگوں کو ملایا جائے تو شاید ہماری percentage اس سے بھی زیادہ ہو ۔ لہذا یہ کہنا کہ یہ مسئلہ جو ہے سندھی اور مہاجر کے درمیان طے پایا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلے کا حل نہیں ہے ۔ اس میں سب کی نمائندگی ہونی چاہئیے تھی ۔

صوبے کے بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ کراچی صوبے کا تو سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا اس لئے کہ Constitutional requirement ہے اس لئے کہ صوبوں کے لئے روکڑی صاحب نے جو proposal دی تھی سینٹ میں موجود ہے وہ صوبے اگر بنیں گے تو وہ پھر پورے پاکستان میں بننے چاہئیں ۔ آپ اگر اس کو administrative units بنانا چاہتے ہیں تو وہ پنجاب میں بھی بننے چاہئیں وہ بلوچستان میں بھی بننے چاہئیں اور فرنٹیئر میں بھی بننے چاہئیں اور کراچی میں بھی بننے چاہئیں ۔ لیکن اگر آپ ایک صوبے کو توڑ کر اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح جو معاملات ہیں ان کو زیادہ boost ملے گا ۔ میری اپنی رائے تو یہ ہے کہ اگر آپ فیڈریشن کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو وہ پاکستان پورے میں جب consensus ہو تو تیرہ ، چودہ ، پندرہ جتنے بھی صوبے بن سکتے ہیں ایڈمنسٹریٹیو یونٹس بنانا چاہتے ہیں تو بے شک بنا لیں لیکن کراچی کو infact ایک صوبہ بنانے کے میں ذاتی طور پر حق میں نہیں ہوں ۔ اس لئے کہ یہ جو ہمارے گھمبیر معاملات ہیں یہ شاید مزید شدید ہوں اور اس میں پوری قوم کو نقصان ہو گا اس لئے کہ کراچی ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے اور کراچی کو ہم کسی طرح بھی کوئی بھی چاہے ہم کتنے در بدر پچھلے 47 سے بلوچستان میں بیٹھے ہیں جس کا benefit ہمیں کچھ نہیں ملا لیکن پھر بھی کراچی سے ہماری سب کی زندگی وابستہ ہے اور پورے پاکستان کی زندگی اس سے وابستہ ہے ۔ کراچی کو سندھ کا حصہ رہنا چاہئیے لیکن ہاں حقوق جن جن کے مارے گئے ہیں ان سب کے حقوق کا تحفظ ہونا چاہئیے چاہے وہ مہاجر ہے چاہے پٹھان ہے چاہے سندھی ہے چاہے کچھ بھی ہو حقوق کا تحفظ ضرور ہونا چاہئیے ۔

ایک گزارش میں اور کروں گا صرف چھٹی بات یہ کہ اس سارے جھگڑے میں جو لوگ ناحق مارے گئے ہیں یا جن کی املاک ناحق جلائی گئی ہیں ان سب کو میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل لیول پر consensus ہونا چاہئیے کہ ان لوگوں کو compensate کیا جائے ۔ اس لئے کہ غریب آدمی کا ایک ریڑھی لگانے والے کا ایک چھابڑی لگانے والے کا ایک دوکاندار کا ایک کھوکھے والے کا ان سب غریبوں کا کیا قصور ہے اس جھگڑے میں؟ جہاں پر دو ہاتھیوں کا جھگڑا ہو رہا ہے وہاں چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے سب بیچ میں مارے گئے اور وہ لوگ جو ناحق مارے گئے ، جو دربدر مارے گئے ، جو معصوم ہیں ، جو یتیم ہو گئے ، جو بیوہ ہو گئے جو غریب لوگ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کو باقاعدہ جائز طور پر compensation ملنی چاہئیے جن کی املاک جل گئی ہیں غریب لوگوں کی یا جو لوگ اس میں ناحق قتل ہو گئے ، جو ناحق مارے گئے ان کو ان کی

compensation ملنی چاہئیے اور یہ سارے ڈائیلگ جو ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ ڈائیلاگ ناکام ہیں۔ یہ ڈائیلاگ کبھی اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ سکتے ۔ اس کا واضح ثبوت دونوں طرف کے بیانات ہیں۔ آئے دن آپ اخبار میں دیکھتے ہیں کہ دونوں طرف سے آگ پر جلتی کا کام ہو رہا ہے اور یہ بیانات اس کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ ڈائیلاگ کامیابی تک نہیں پہنچ سکتے اور یہ رویہ جو ہے یہ درست نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ قومی المیہ ہے اس کو بہت lightly بالکل نہیں لینا چاہئیے۔ اس میں اپوزیشن اور حکومت سب کو بہت serious رہنا چاہئیے لیکن ذمہ داری ساری حکومت پر آتی ہے اس لئے کہ جو پارٹی برسراقتدار ہے ' ان کے دعوے تو بہت بڑے ہیں لیکن ان کا پچھلا cheque صاف نہیں ہے ۔ میری ان سے گزارش ہے کہ پچھلے سارے cheque کو صاف کرنے کے لئے خدا را' اس مسئلہ کا ایک ایسا حل تلاش کیا جائے کہ آپ کے پچھلے جو داغ ہیں ' وہ دھل سکیں ۔ کل آپ پر لوگ انگلی نہ اٹھا سکیں کہ خدا نخواستہ ' خدانخواستہ اگر ملک کو کوئی نقصان پہنچا تو آپ کے دور میں پہنچا۔

میں آخر میں ان سے مودبانہ گزارش کروں گا ' ان سے ہاتھ جوڑ کر کہوں گا کہ بدقسمتی سے جن حالات سے ہم پہلے دو چار ہو چکے ہیں ' وہ ہو چکے ہیں ' اب اس ملک کو بچایا جائے ' اس مسئلہ پر seriously سوچا جائے ۔ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم سب پاکستانی ہیں لیکن جب حقوق کا تحفظ نہیں ہوگا تو پھر ایسے جھگڑے ہوں گے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل آپ کے سامنے جناب شیر افگن صاحب نے floor of the House پر کہا کہ بلوچستان کے ساتھ جو زیادتیاں ہو چکی ہیں ' ہم ان کا ازالہ نہیں کریں گے اور نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے' چاہے یہ ان کے وزیروں کا ہو ' چاہے ان کی leadership کا ہو اور چاہے حکومت کا ہو۔ کیونکہ جن کے حقوق مارے گئے ہیں' ان کی restoration ضروری ہے اور یہ آئین میں provision ہے کہ جو بھی طبقے اس ملک میں احساس محرومی کا شکار ہوں ' آرٹیکل دفعہ 37 کے تحت ،حکومت کا فرض بنتاہے کہ ان علاقوں کی طرف اور ان طبقوں کی طرف فوراً توجہ دے تاکہ اس قسم کے issues بعد میں کھڑے نہ ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ فدا حسین ڈیرو صاحب! غیر حاضر ہیں ۔ جو غیر حاضر ہوگا' اس کو بعد میں موقع نہیں ملے گا۔ جناب حاجی گل صاحب۔ آپ کی باری ہے۔ کیا آپ کراچی کے حالات پر بولنا چاہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار ۔ جناب والا ! میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ ان کے بعد اس طرف آتے ہیں ۔ حاجی گل صاحب بڑی مختصر تقریر کرتے ہیں اور بڑے پتہ کی بات کرتے ہیں ۔

جناب حاجی گل ۔ جی ہاں ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

جناب چیئرمین ! کراچی کے حالات کے بارے میں بہت سارے معزز سینیٹر صاحبان نے تقاریر کی ہیں اور تجاویز بھی پیش کی ہیں ۔ میں اس وقت کراچی کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کراچی ایک صوبے کا یا کسی ایک طبقہ کا شہر نہیں ہے ، کراچی ہمارے پٹھانوں کا شہر بھی ہے بلکہ ہمارا شہر ہے ۔ ہم کراچی میں جاتے ہیں ۔ امن و سکون کے زمانے میں ہم اس شہر میں پیدل چلے ہیں لیکن آج کراچی شہر میں نہ کوئی پیدل چل سکتا ہے اور نہ ہی گاڑی میں سفر کر سکتا ہے ۔ جیسا کہ ہم اسلام آباد میں پیدل چلتے ہیں ، اسی طرح ہم دعا کرتے ہیں کہ کراچی میں بھی پیدل چلیں ۔

جناب چیئرمین ! کراچی کے حوالے سے میری ایک تجویز ہے کہ یہاں باہر کے ممالک کے جو لوگ بغیر visa کے رہتے ہیں ، بغیر پاسپورٹ کے رہتے ہیں ، حکومت کو چاہیے کہ ان سب کو باہر نکال دیا دے ۔ کیونکہ ہمیں بھی باہر کے ملک نکال دیتے ہیں ۔ ایسے لوگوں میں تخریب کار بھی ہیں اور غلط کار بھی ہیں ۔ آپ یہ نہ دیکھیں کہ یہ کتنے سو ہیں یا کتنے ہزار ہیں ۔ میرے خیال ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد ہزاروں میں ہے ۔ خواہ یہ لوگ بنگلہ دیش سے آئے ہیں ، خواہ دیگر ممالک سے آئے ہیں لیکن یہ تحقیقات ہونی چاہیے اور جو بھی بغیر visa اور بغیر پاسپورٹ کے وہاں رہ رہے ہیں ، انہیں باہر نکال دیا جائے ۔ انہیں ان کے ملک میں بھیج دیا جائے یا انہیں جیل میں بھیج دیا جائے ۔ میری ایک تجویز یہ ہے ۔

اس کے علاوہ میری دوسری تجویز یہ ہے کہ کراچی کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اگر ہمارے فاٹا کے سینیٹروں کی ضرورت پڑ جائے تو اس کے لئے ہم ایک جرگہ کے طور پر جا سکتے ہیں ۔ ہم اپنی قبائلی روایات کے مطابق زمین پر بیٹھتے ہیں ، کمروں میں نہیں بیٹھتے ہیں ۔ ہمارا قبائلی جرگہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ہمارے پاس کوئی مسئلہ آتا ہے تو ہم زمین پر بیٹھ کر

دونوں فریقوں کی بات سن کر فیصلہ کرتے ہیں۔ تو جناب چیئرمین! حکومت کو یا ملک کی دوسری پارٹیوں کو فاٹا کے سینیٹروں کی یا فاٹا کے ایم این اے کی ضرورت پڑ جائے تو اس کے لئے ہمیں وہ کہہ سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس مسئلہ پر تعاون کریں گے۔

میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی میں ہمارے بے شمار پٹھان رہتے ہیں۔ ان میں سے کافی شہید ہو گئے ہیں۔ جب کوئی سندھی شہید ہو جاتا ہے تو اسے سندھ حکومت معاوضہ دیتی ہے لیکن جب کوئی پٹھان شہید ہو جاتا ہے تو اسے سندھ حکومت معاوضہ نہیں دیتی ہے۔ اس سلسلے میں جب سندھ حکومت سے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ سرحد حکومت کے پاس جائیں۔ وہاں جا کر درخواست دیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب سندھیوں کو شہید ہونے کے بعد یہ معاوضہ ملتا ہے تو وہ پٹھان جو کسی وجہ سے شہید ہو جاتے ہیں تو یہ ہونا چاہیئے کہ ان کو بھی سندھ حکومت معاوضہ دے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی بات کی حمایت کرتا ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں کہا کہ میں بہت مختصر بات کرتا ہوں۔ اس لئے میری یہی چند تجاویز تھیں۔ خدا کرے کہ آج دونوں فریقوں کے جو مذاکرات ہو رہے ہیں' وہ کامیاب ہو جائیں۔ میری یہ دعا ہے۔

جناب چیئرمین۔ حاجی صاحب' بہت مہربانی۔ یحییٰ بختیار صاحب اکرم شاہ صاحب کی باری ہے لیکن آپ تو بہت چھوٹی تقریر کرتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹی تقریر کرتے ہیں اس کے بعد اکرم شاہ صاحب۔

جناب ابراہیم خان مندوخیل۔ ان کی تقریر کے بعد کن کا نمبر آتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ان کی تقریر کے بعد اکرم شاہ صاحب کا نمبر آتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ اس لسٹ میں جو رہتے ہیں ان کا نام ہمیں بتادیں۔

جناب چیئرمین۔ آج سب ختم کرنا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ ہمیں بھی موقعہ دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ضرور۔ آپ کا بھی نام ہے۔ جی جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bukhtiar: Thank you Sir.

جناب چیئرمین۔ لیکن لمبی تقریر نہیں کرنی ہے۔

جناب یحیٰ بختیار۔ نہیں جناب میں کبھی لمبی تقریر نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی میں حئی صاحب سے بات کررہا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ جناب یہاں تو لوگ آدھا آدھا ایک ایک گھنٹہ بولتے ہیں آپ سب کے ساتھ---

جناب چیئرمین۔ جو باتیں ہو چکی ہیں چاہے کسی اور نے کی ہیں وہ repeat بھی نہیں کرنی چاہئیں۔جی۔

Mr. Yahya Bukhtiar: Thank you sir. I am not against any of the demands of so called Mohajirs. This is for the government to settle with them. There have been points from each side - some reasonable and some highly unreasonable - but I am going back in history. I had the honour to be in the Pakistan Movement. What was the cause and the reason that we wanted a separate state in the sub-continent. I will just take a few minutes on that Sir. Our approach was that we had lived for a thousand years or more in the sub-continent with our hindu friends but in the course of these thousand years we felt that we could not become one nation or nationality or one people with them because of basic, very vital, difference. We had a culture which is based on equility, fraternity, and brotherhood of man. There was another culture which was based on rigid caste system. They could not get along, we felt that being in numerical minority, we were 100 million in the sub-continent. If we accept the western type of democracy and live in one country than we will be permanent minority and will be ruled by the hindus for ever. So therefore, we said, that no, we are a different nation and in the words of Quaid-e-Azam who very eloquently

defined, and I will read that,"We are nation, with our own distinctive culture and civilization; language and literature; art and architecture; names and nomenclature; sense of value and proportions; legal laws and moral codes, customs and calendars; history and tradition; apptitute and ambitions; in short we have our own distinctive out - look on life and all international cannons know that we are a nation.

Now because we are a nation therefore we must have a right of self-determination. This is logical, now we can have the right of self-determination only in those areas, in those territories, where we were in majority and those who were in North-West and North-East of Indian sub-continent. Thus, Sir, Pakistan is established but the idea was not migration of population, that all Muslims will come and live in Pakistan, no, those who are living in those areas which are in majority they live there. As far as the minorities are concerned, 40 million Indian muslims were left in India, they will remain in India. There were 10 million hindus in Pakistan, they will remain in Pakistan and the Quaid on 14th of August said, in inaugurating the Assembly, "tolerance and goodwill showed to all the non-muslims is not of recent origin, it dates back 13 centuries ago when our Prophet (PBUH) not only by word but by preach treated the Jew and Christians after he had conquered them with the utmost tolerance and regard and respect for their faiths and beliefs. The whole history of Muslims wherever they root is replete with these humane and great principles which should be followed and practised.

Then sir, again, the Quaid said on 18th of August, 1947, those of our brothers I want to specially emphasise this, those of our brethern who are minority in Hindustan, may rest assured that we shall never neglect or forget them. Our heart go out to them and we shall consider no effort to help them and secure their well being. For I recognize that it were the Muslim minority province in this sub-continent who were the pioneers and carried the banner or fought for their achievement of our cherished goal of Pakistan. I shall never forget their support, nor I hope the majority Muslims provinces in Paksitan will fail to appreciate that they were the pioneers and vangard of our historic and heroic struggle for the achievement of Pakistan which, today, is an established fact. So, Sir, the idea was that both the communities the Hindus and the Muslims will remain there. They will have equal rights. As you would remember Sir, the first speech that the Quaid made in the Assembly on the 11th August but to the same effect that they will have equal right in India. Some people objected how can you do it? You see which sort of ideas? He said, no. If you want the Muslims of India to have equal right you must give equal right to the Hindus in this country. So, the migration of population are there but I understand and I appreciate that in some areas Muslims were forced, driven out to come into Pakistan, they became Muhajirs. Those who were forced and driven out like Punjab or other provinces but there was no idea of these people migrating from one part of the country to the other.

Now sir, the question is raised of Muhajir Qoumi Movement. I have said, I have sympathy and I want to accept their demands but within the Pakistani nationhood whatever they have grievances they can agitate those but once you say that you are adopting a different nationality, that is a very

dangerous thing. I remember, in 1942, I attended the Muslim Students Conference in Delhi. All India The Muslim Students Conference was held in Delhi Quaid-e-Azam came there. There some Communists came, Communist Party of India was a very important party in those days and they came and told us we accept your demands. We were very happy and said, how? They said, we accept the right of self-determination for the people of Punjab, people of Sindh, people of Frontier, peole of Baluchistan, people of Bengal. This was conveyed to Quaid-e-Azam, Quaid-e-Azam told them hands up Muslimans. No self-determinatioin for nationalities, only Muslim nation. So, please remember that if you once give up the idea and the concept of Muslim nationhood which is based on Islamic culture then this country will disintegrate becasue a nationality if you say you are a Muhajir nationality then you have also Sindhi nationality. Sindh have got very old culture from Moenjodaro times, so as Punjab, so as Siraiki area, so as Baluchistan, rich in minerals that is also a very big culture. They would all say we want the right of self-determination so there will not be separate provinces, there will be separate states because the nationality must have the right of self-determination. So, I will beg you, I will request my Muhajir friends please call it Mutehda Qaumi Movement. That will be a good idea but don't call it Muhajir Qaumi Movement. Once you become Muhajir nationality then you say these are the areas Karachi or Hyderabad where we must have the right of self-determination and we do not only have a separate province, separate state because that is the implication of international law. So, my request to my friends is by all means put forward your demands, whatever your demands are but don't go out of the concept of Pakistani nationhood that is to bind you together, that would withhold you together. If you once give that up and from nation you become

nationalities then this country will disintegrate.

Thank you very much, Sir.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ ۔شکریہ جناب چیئرمین! کراچی کا مسئلہ ملک کا اس وقت سنگین مسئلہ ہے۔ آج مذاکرات کے باوجود کراچی میں درجنوں لوگ مر رہے ہیں۔ کروڑوں روپے کی املاک ضائع ہو رہی ہیں۔ اور کاروبار زندگی وہاں پر معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ اور پورا شہر ایک قسم کی سول وار میں ملوث ہو گیا ہے۔ اور پھر راکٹ لانچر چلتے ہیں ہیوی گنز چلتی ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں حکومت کی طرف سے بکتر بند گاڑیاں اور دوسری چیزیں چلتی ہیں۔ تو جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی کا مسئلہ ملک کا اس وقت سنگین ترین مسئلہ ہے۔ لیکن بعض اوقات کراچی کے مسئلے کو بڑی سطحی انداز میں بیان کیا جاتا ہے یا لیا جاتا ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کراچی میں پانی کا' بجلی کا یا سیوریج سسٹم کا مسئلہ ہے۔ تو جناب میں گزارش کروں گا کہ اس وقت پورے ملک میں اگر کہیں انسانوں کو بنیادی سہولتیں مہیا ہیں تو وہ کراچی میں ہیں۔ کراچی میں آج بھی جو سہولتیں ہیں وہ ملک کے باقی کسی بھی حصے میں موجود نہیں۔ آج بھی ہمارے شہر کوئٹہ کے لوگوں کو معمولی سے علاج کے لئے کراچی جانا پڑتا ہے۔ تعلیم کے لئے ان کو کراچی جانا پڑتا ہے۔ روزگار کے لئے کراچی جانا پڑتا ہے۔ تو کراچی کے مسئلے کو اتنا سطحی لے لینا کہ وہاں پر مسائل ہیں لوگوں کے اور اس کے نتیجے میں ایسا ہو رہا ہے۔ ایسا نہیں جناب۔

دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ جناب کراچی کے مسئلے کا حل' یہاں پر جیسے دو دن پہلے ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے شہزاد گل صاحب سے کہا کہ آپ جی پاکستانی بنیں۔ اس ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ آتا ہے جب بھی کوئی مشکل ہوتی ہے تو یہاں پر ہر وقت یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ آپ پاکستانی بنیں' آپ مسلمان بنیں۔ آپ بلوچ' پشتون' سندھی یا پنجابی بن کر نہ سوچیں۔ جناب یہ جذباتی قسم کی بات ہے اور اس بات نے ہماری کبھی بھی مدد نہیں کی۔ یہی ہم راگ بنگلہ دیش بنتے وقت الاپتے رہے۔ یہی ڈھول پیٹتے رہے کہ جی آپ پاکستانی بنیں' مسلمان بنیں۔ لیکن اس نے ہماری کوئی مدد نہیں

کی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ملک جدا ہو گیا۔ آج پھر یہ باتیں کہ جی آپ پنجابی بن کر سوچنا چھوڑ دیں کہ جی آپ بلوچی، سندھی بن کر سوچنا چھوڑ دیں۔ پشتون بن کر سوچنا چھوڑ دیں سر یہ کیسے ممکن ہے؟ میں جب اکیلا ہوتا ہوں۔ تو سوچتا میں پشتو میں ہوں۔ میں جب رات کو سوتا ہوں تو خواب بھی پشتو میں دیکھتا ہوں۔ میں تین ہزار سال سے اس کلچر سے، زبان سے، اس آبادی سے اور تہذیب سے وابستہ ہوں۔ اور یہاں پہ یہ کہہ دینا کہ یہاں ایسے سوچنا چھوڑ دیں۔ ایسے سوچنا کوئی برائی بھی نہیں ہے۔ ہاں البتہ کراچی کے حوالے سے جیسے میرے محترم عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے فرمایا۔ کہ جب سے یہ ملک بنا ہے یہاں پر قوموں کے حقوق کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ یہاں پہ قوموں کے درمیان برابری کی بجائے قبضہ گیری کی سیاست، استعماری سیاست، دوسروں کو زیر دست بنانا، دوسری قوموں کے وسائل کو لوٹنا، جس کے نتیجے میں آج اس ملک میں یہ حالت بن گئی ہے اور روز بروز بد تر بنتی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! کراچی جو کہ بندرگاہ ہے۔ اور جیسا کہ ساری دنیا میں ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے شہر ساحل سمندر پہ واقع ہیں۔ بندرگاہیں ہیں۔ اسی طرح بندرگاہ ہونے کے ناطے اس ملک کے ہر حصے سے لوگ ہر قومیت کے لوگ کراچی میں آکر بسے۔ کراچی میں اس ملک کی ساری دولت آکر جمع ہوئی۔ کراچی میں انڈسٹری بنی۔ کراچی میں بڑے بڑے میڈیکل سنٹر بنے۔ کراچی میں یونیورسٹیاں بنیں۔ کراچی میں زندگی کی تمام سہولتیں کا مرکز ہو کر رہ گئیں اور پھر جب یہ ملک بنا تو ہندوستان سے ہمارے آنے ہوئے بھائیوں کی اکثریت آکر کراچی میں آباد ہو گئی اور اس حوالے سے آج ہم کہتے ہیں کہ کراچی ایک میٹرو پولیٹن سٹی ہے۔ کراچی ایک منی پاکستان ہے۔ جس میں پاکستان کی تمام قومیتیں آباد ہیں۔ اور اس وقت تک یہاں پہ لوگ خوشی سے رہتے آئے جب تک ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی پالیسی تھی۔ یہاں میرے محترم دوست آفتاب شیخ صاحب نے فرمایا کہ کراچی اس وقت، کراچی ملک کی جی ڈی پی کا ایک بٹہ پانچ حصہ ادا کرتا ہے۔ بینک اور انشورنس کمپنیاں 46 % اسی طرح سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ 60 % کراچی سے آتا ہے۔ اصل جھگڑا اسی بات کا ہے کہ اس وقت ملک کی دولت کراچی میں مرکز ہو کر رہ گئی ہے اور کراچی اتنی آمدنی پورے ملک کو دے رہا ہے اسی لیئے آج کراچی پہ قبضہ کرنے

کے لیے جھگڑا ہو رہا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے۔ جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کراچی سندھ کا حصہ ہے سندھ کی سرزمین ہے۔ یہاں پر پاکستان کی تمام قومیتیں آباد ہیں۔ کراچی کے مسئلے کا حل یہ ہے کہ وہاں پر تمام قومیتیں ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا تعین کریں نہ کراچی پر قبضہ کرنے کی پالیسی اختیار کریں اور کراچی سے باقی لوگوں کو باہر نکالنے کی پالیسی اختیار کریں کہ چونکہ اب کراچی میں اتنی دولت جمع ہوگئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ایکسائز ڈیوٹی اتنی دیتے ہیں، فلاں ٹیکس اتنا دیتے ہیں، فلاں اتنے دیتے ہیں، لہذا یہ بلاشرکت غیرے ہمارا بن جائے۔ اس پالیسی سے کراچی میں امن قائم نہیں ہوگا بلکہ میں گزارش کروں کہ کراچی نہ بنکاک بنے گا، نہ ہانگ کانگ بنے گا، نہ سنگا پور بنے گا البتہ اگر یہی ذہنیت رہی، اگر یہی حالت رہی تو کراچی بیروت ضرور بن جائے گا۔ کیونکہ آج مہاجر کہتا ہے کہ حقوق سے محروم ہوں میں لڑ رہا ہوں تو کل وہاں کا تیس لاکھ پشتون، وہاں کا رہنے والا پنجابی، وہاں کا رہنے والا بلوچ، اگر ان مذاکرات میں جو آج کل ہو رہے ہیں، ان کے حقوق کا تعین نہیں کیا گیا --- لڑائی کے لیے ضروری نہیں ہے پچاس لاکھ یا ایک کروڑ آدمی ہوں، ایک شہر کے رہنے والے دس ہزار آدمی بھی اگر وہ مطمئن نہ ہوں تو اس پورے شہر کی زندگی کو معطل کر سکتے ہیں۔

لہذا میری گزارش یہ ہے کہ کراچی کا مسئلہ صرف ایم کیو ایم اور حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ کراچی کا مسئلہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ کراچی کا مسئلہ اس ملک میں رہنے والی تمام قومیتوں کا مسئلہ ہے، کراچی کے مسئلے وہاں کے رہنے والے تمام لوگوں کو اس ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو ان مذاکرات میں شریک کیا جائے اور اس کے لیے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس، گول میز مذاکرات جن میں اس ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں کراچی کے تمام رہنے والے لوگ اور جب تک وہاں پر رہنے والے لوگوں کے حقوق کا تعین نہ کیا جائے تو کراچی میں امن ناممکن ہے۔ کراچی میں صرف ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان مذاکرات کی کامیابی کے نتیجے میں وہاں کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، وہاں پر امن قائم نہیں ہوگا۔ ہماری گزارش ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ کراچی کا مسئلہ سندھ کے فریم ورک میں، سندھ کے context میں، کراچی کو سندھ کی سرزمین سمجھتے ہوئے، وہاں کے تمام رہنے والے لوگوں کو اور ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو اکٹھے مل بیٹھ کر کراچی کے مسئلے کے حل کے بارے میں کچھ سوچنا چاہیئے۔ اب جو مذاکرات ہو رہے ہیں

اگر ان کے نتیجے میں وہاں پر امن قائم ہوتا ہے تو ایک خوش آئند امن ہوگا لیکن مذاکرات کی جو حالت ہے، جو بیانات آ رہے ہیں، اور وہاں جس طریقے سے حالات خراب ہو رہے ہیں، ان سے اس ملک کے رہنے والوں کو کوئی زیادہ امید نہیں کہ کراچی میں جلد امن قائم ہو جائے گا۔ حکومت اور ایم کیو ایم کے دوستوں میری گزارش ہے اور خصوصاً" حکومت سے چونکہ اس کی ذمہ داری بنتی کہ وہ اس مسئلے کو پورے ملک کا مسئلہ سمجھے اور اس کو سنجیدہ لے اور اس کو صرف جذباتی نعروں سے نہ لے کہ جی اب پاکستانی سوچ پیدا ہوگی مسلمان ہوں گے تو سب لوگ ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے بلکہ اس مسئلے کو پورے ملک کا مسئلہ سمجھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلا کر تمام پارٹیوں کی گول میز کانفرنس بلا کر، کراچی میں رہنے والے تمام لوگوں کو بلا کر اور اس کے نتیجے میں جو معاہدہ ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ وہ پائیدار ہوگا اور کراچی میں امن قائم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، ابراہیم خان صاحب--------

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین صاحب شکریہ۔ مجھ سے پہلے میرے فاضل سینیٹران نے، دوستوں نے اس موضوع پر بہت کچھ کہا ہے میرے خیال میں کوئی ایسا گوشہ نہیں رہا جس پر بات نہ ہو چکی ہو۔ میں بھی بات طویل نہیں کرنا چاہتا اس لیے کہ آج تو مجھے تکلیف ہے گلے کی، دوسرا موضوع بھی اتنا بیان کیا جا چکا ہے کہ بات کوئی خاص قابل ذکر رہ نہیں گئی۔ البتہ اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی جب ہم نے 1947ء میں دیکھا تو یہ دو لاکھ کی آبادی کا شہر تھا تقسیم ہندوستان ہوا اس کے نتیجے میں ہندوستان میں اقلیتوں کو اور پاکستان میں اقلیتوں کو option دی گئی تھی کہ جو اگر جانا چاہے تو وہ جا سکتے ہیں۔ اسی فارمولے کے تحت مہاجر ہمارے بھائی ہندوستان سے آنے لگے اور ہمارے اقلیتی وہاں ہندوستان میں بسنے لگے۔ اور آج یہ آبادی جو دو لاکھ سے ایک کروڑ بیس لاکھ یا ایک کروڑ بن گئی ہے اس کے بھی کچھ پس منظر ہیں کچھ وجوہات ہیں۔ پاکستان کا جناب عالی، یہ ابتدائی دور تھا اور اس ابتدائی دور میں دارالخلافہ کراچی مقرر فرمایا، سیکرٹریٹ بھی وہاں دارالخلافہ کا وہی رہا۔ اس کے علاوہ پورٹ بھی وہاں تھا۔ پورٹ کے علاوہ کامرس اور تجارت بھی وہاں تھی تو یہ ایک فطری اور قدرتی بات ہے کہ جہاں انسان کو روزی اور روزگار کے مواقع حاصل ہوں تو لوگ وہاں جاتے ہیں اب

بھی یہ عمل جاری ہے کہ دیہات سے شہروں کی طرف آبادی منتقل ہو رہی ہے وہ اس لیے کہ دیہات میں ان کے لیے روزی، روزگار کے مواقع مفقود ہو رہے ہیں اور شہروں میں یہ مواقع حاصل ہیں تو شہروں کی آبادی گنجان ہو رہی ہے۔ البتہ یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ چونکہ اس وقت ہمارے حکمران مہربان تھے انہوں نے مہاجروں کو ایک منظم طریقے سے آباد کیا اور مہاجروں نے بھی ترجیح دی کراچی میں آباد ہونے کی اپنی متروکہ املاک کے بدلے میں جو claims ان کو ملے انہوں نے ہرصوبے میں بیچ کے کراچی آباد ہو گئے۔ اس لیے کہ ان کی سوسائٹی وہاں تھی۔ ان کے ہم زبان وہاں تھے۔ ان کے رابطہ والے لوگ وہاں تھے۔ یہ تو ایک ضروری امر ہے اس طرح ہوتا ہے معاشرے میں، ہر معاشرے میں سوسائٹی میں اسی طرح ہوتا ہے۔ مگر میں یعنی حیران ہوتا ہے کہ اس پرامن فضا کو آج پچاس سال ہو گئے اس امن کی فضا سے آج یہ فتنہ و فساد کی فضا جو آئی ہے یہ نہایت ہی تشویشناک اور خطرناک بات ہے۔ میں الزام اور کاؤنٹر الزام کا قائل نہیں ہوں۔ کسی پہ الزام نہیں لگانا چاہتا۔ عوامل ایسے بن جاتے ہیں لیکن سیاسی لوگ سیاسی مسائلوں کو ہمیشہ سیاسی طور پر حل کرتے ہیں افہام وتفہیم سے حل کرتے ہیں اگر ان میں تھوڑی بھی سوجھ بوجھ ہو۔ میں ایک طرف آپ کی توجہ دلاتا چاہتا ہوں کہ یہ جو اس عمل میں فساد اور فتنہ غارت گری اور دہشت گردی کے عمل میں جو اس وقت کراچی کے عوام نقل مکانی کر رہے ہیں یہ امر بذات خود زیادہ تشویشناک ہے۔ اس لیے کہ اگر لوگ displace ہو جائیں اس لیے کہ اگر لوگ بے کار ہو جائیں تو اس صنعت کا، اس تجارت کا، اس کامرس کا جو شہر میں ہے اس کا کیا بنے گا۔ ان کی صحت کا کیا بنے گا۔ ان کے بال بچوں کا کیا بنے، ان کی تعلیم کا کیا بنے گا۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن پہ سوچنا پڑتا ہے۔

ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں شک نہیں کہ پاکستان میں پیپلزپارٹی کو کراچی میں ووٹ ملا ہے، مینڈیٹ ملا ہے، اکثریتی پارٹی وہی ہے جو سندھ میں جیتی ہے۔ تو اس لحاظ سے ذمہ داری بھی اس پارٹی کی بنتی ہے کہ law and order کی situation کو ٹھیک کرے، امن برقرار کرے، امن لائے۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ عوام کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ایک ریلوے منسٹر تو اپنے کسی ریلوے کے حادثے پہ استعفیٰ دیتا ہے کہ میں نے اپنی ذمہ داری میں کوتاہی کی ہے۔ اتنے اخلاقیات کا تو وہ پاس رکھتے ہیں لیکن یہاں ایک اور واقعہ کی طرف میرا خیال جاتا ہے کہ پیپلزپارٹی کے بانی

رہنما ذوالفقار علی بھٹو نے بلوچستان کی حکومت اس واسطے توڑ دی تھی کہ وہاں پر فیڈر میں چھ افراد کا قتل ہوا تھا۔ یہ جواز بنایا گیا تھا۔ اس لیے کہ یہ ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے عوام کی جان و مال کی حفاظت کرنے کی۔ جب وہاں بلوچستان کے 6 افراد کے قتل پر ان کی وزارت توڑتے ہیں۔ تو آج یہ حکومت سندھ کی ذمہ داری ہے' جس کے پاس عوام کا مینڈیٹ ہے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھیں۔ اگر لاء اینڈ آرڈر کو برقرار نہیں رکھ سکتے تو سیدھے طریقے سے استعفیٰ دے دیں۔ اور میں اس کا قائل نہیں ہوں کہ سندھ کے بغیر پیپلز پارٹی کو اکثریت ملی ہے۔ پنجاب میں جوڑ توڑ کی حکومت ہے' غالب اکثریت کی حکومت نہیں ہے' فرنٹیئر میں جوڑ توڑ کی حکومت ہے' غالب اکثریت کی حکومت نہیں ہے' بلوچستان میں بھی جوڑ توڑ کی حکومت ہے' غالب اکثریت کی حکومت نہیں ہے۔ تو اس لحاظ سے حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ عوام کے مال و جان کی حفاظت کرے۔ اب اس میں یہ امر کہ جو فریق بنتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کراچی میں کوئی فریق ہے۔ سب باشندے کراچی کے ہیں۔ سندھی ہیں' چاہے وہ پٹھان ہے' چاہے وہ پنجابی ہے' چاہے وہ بلوچی ہے' مکرانی ہے وہ کراچی کے ہیں' وہ کراچی کے باشندے ہیں۔ جتنی آبادی بڑھتی ہے مسائل بھی اتنے بڑھتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آبادی بڑھے اور مسائل نہ بڑھیں۔ البتہ یہ مذاکرات کی صورت میں 18 نکات سامنے آئے ہیں۔ میرے ایک دوست سے جنہوں نے اپنے بیانات میں کہا کہ حکومت تو دینے والی ہوتی ہے۔ حکومت کو اس سے پہلے 23 نکات رکھنے چاہیئے تھے' آج سے دو سال پہلے' نواز شریف کے دور میں بھی اگر ان کی کوئی grievances تھیں تو دو سال پہلے کرتے' ایک سال پہلے کرتے' دو مہینے پہلے کرتے' ایسا نہیں ہے۔ وہ جو کہتے تھے کہ ہم کو تکلیف ہے' ہماری تکالیف کا ازالہ کیا جائے۔ وہ ایک لوگ ہیں' وہ ایک آبادی ہیں جو اس شہر میں بس رہے ہیں' تو وہ اگر تکالیف کے ازالے کے لئے نکات سامنے لائے ہیں تو کیا حکومت کو چاہیئے کہ وہ 18 کی بجائے 21 نکات سامنے رکھے یہ تو ایسا ہے کہ اگر یہی روایت چلی تو کل اساتذہ احتجاج کریں گے وہ 8 نکات کا مطالبہ کریں گے یہ 10 کا مطالبہ کر دیں گے' کل کلرک احتجاج کریں گے وہ 10 نکات کا مطالبہ کریں گے یہ 12 نکات کا مطالبہ کر دیں گے۔ تو سنجیدگی سے ان مسائل پر سوچا جائے۔ سیاسی مسائل سیاسی طریقے سے حل کئے جائیں' یہی تدبر بھی ہے' یہ مصلحت بھی ہے۔

میرے بعض دوستوں نے یہاں بلدیاتی انتخابات کو ان مسائل کا حل کہا ہے کہ بلدیاتی

انتخابات ہو جائیں تو محرومیوں کا کچھ ازالہ ہو جائے گا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی بلدیہ یا کارپوریشن' اسے کراچی کارپوریشن کہیں یا سندھ کی ایک بڑی کارپوریشن کہیں۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جیسے ہمارے پاکستان میں ایک بڑ بیہ نہیں جو تھا' پاکستان خود ایک sovereign state تھا' اس میں بڑ بیہ نہیں ایک دوسرا sovereign state امریکہ نے بنا دیا۔ وہاں جج بھی ان کا تھا' وہاں کرنسی بھی ان کی چلتی تھی' وہاں ڈاک بھی ان کی چلتی تھی۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک sovereign country میں ایک دوسرا sovereign خطہ create کیا جائے۔ ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کراچی کارپوریشن صوبہ سندھ سے زیادہ autonomous body ہے۔ کراچی کارپوریشن سب کے مسائل حل کرنے کا ادارہ ہے۔ ان کے پانی اور ان کی گلیوں' ہسپتالوں کے مسائل حل کرنے کا ادارہ ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کو ایک autonomous body کی حیثیت دیں۔ ورنہ نہ اس کو تسلیم کیا جا سکتا ہے' نہ یہ ایسے چل سکتی ہے۔ میں ایک اور امر کی طرف آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں میرے ایک فاضل دوست نے کہا کہ 15 مہینے ہونے مجھے گرفتار کیا گیا ہے اور میرا چالان ابھی تک کورٹ میں پیش نہیں کیا گیا' تعجب ہوتا ہے۔ چیئرمین صاحب! آپ خود قانون دان ہیں۔ ایک آدمی کو 15 مہینوں تک اک اذیت' ایک مشکل میں پھنسا کے اس کے بعد کورٹ نے کہہ بھی دیا کہ تم بری الذمہ ہو اس الزام سے۔ لیکن ان 15 مہینوں کی جو اس کو کوفت ملی اس کا ازالہ کون کرے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عدالتیں خودمختار ہیں' ہماری عدالتیں ایک خود مختار ادارہ ہیں' خود اسے مسئلے اٹھانا چاہیئے۔ اخبارات میں آتا رہتا ہے کہ بہت سی جگہوں پر ایسا ہوتا ہے کہ عدالت نے خود ایک مسئلہ اٹھایا' اس کو سنڈی کیا اور وکیلوں کو بلایا اس کا فیصلہ دے دیا اور ناانصافی کا ازالہ ہوگیا۔ تو عدالتیں ازخود حکم صادر فرمائیں کہ جو ایک مہینے سے زیادہ پولیس کی custody میں یا کسی کی custody میں رہتا ہے اس کے کیسز فوراً عدالتوں میں پیش کئے جائیں اگر نہیں تو یہ سلسلہ کب تک رہے گا تو جناب عالی انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ جب لوگ شکایت کریں اور وہ حقیقی شکایت ہو' تو اس کا جلدی اس شکایت کا ازالہ کیا جائے کہ عدالت انصاف اور شرافت کے بغیرکوئی ملک قائم نہیں رہ سکتا ہر چیز کی values ہوتی ہے اچھی values کو برقرار رکھتے ہوئے یہ ملک قائم رہ سکتا ہے۔

جناب عالی میں ایک اور امر کی طرف آتا ہوں یہ کل ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ values تو بدلتی رہتی ہیں لوگوں کو فراخ دل ہونا چاہیئے' ان کو وسیع القلب ہونا چاہیئے' ان کو

دیکھنا چاہیئے values کے مطابق اعمال کرنے چاہئیں اس کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ یہ انہوں نے صحیح فرمایا کسی وقت کراچی میں ایک بھی مہاجر نہیں تھا سب کراچی کے باشندے تھے۔ آج پچاس لاکھ ہیں۔ یہ اس وقت کا تقاضا ہے اس وقت کے تقاضے کے مطابق ان مسائل کو دیکھنا چاہیئے اور ان مشکلات کو دور کرنا چاہیئے یہ تو حالات بدلتے رہتے ہیں' values بھی بدلتے رہتے ہیں' سوسائٹی کے values بھی بدلتے ہیں کل ایسا سوچتے تھے آج ایسا سوچتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے انسانی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ہاں البتہ ایک بات میں عرض کرتا ہوں کہ ایک چیز کی یہاں values جو بدلی ہے وہ ایسی بدلی ہے کہ محاورۃً پہلے لوگ کہتے تھے کہ گھوڑے بیچ کر سو گیا۔ آپ ذرا توجہ فرمائیں' لوگ پچھلے زمانے میں جب سفر کرتے تھے گھوڑوں پر سفر کرتے تھے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک' ایک ملک سے دوسرے ملک تک تو اپنے اثاثے کو بیچ کر چین سے سوتے تھے۔ آج value بدل گئی آج لوگ گھوڑوں کو خرید کر چین سے سوتے ہیں۔ بدلتی ہیں values گھوڑوں کو خرید کر چین کی نیند سوتے ہیں پہلے لوگ گھوڑوں کو بیچ کر چین کی نیند سوتے تھے۔

بہرحال ایک اور بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس سب دور میں ' اس پچاس سال کے دور میں مارشل لاء سے بہت دکھ پہنچا ہے۔ کوئی مارشل لاء نہیں جس کی ہم نے مخالفت نہیں کی۔ پورے پاکستانی سوسائٹی کو پورے ملک کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔ چاہے وہ ایوب خان کا مارشل لاء ہو' چاہے یحییٰ خان کا مارشل لاء ہو چاہے کسی اور کا مارشل لاء ہو' چاہے ضیاء الحق کا مارشل لاء ہو یہ مارشل لائی دور کی تخلیق کئے ہوئے پرابلم کو تو ہماری جمہوری حکومتوں نے حل کرنا ہے کسی اور نے حل تو نہیں کرنے۔ اگر مارشل لاء کا زور چلے وہ تو اور مسائل بنائیں گے تو جمہوری دور کم از کم اپنے عوام کی تربیت کرے۔ اپنے عوام کے اخلاق بنائیں اپنے عوام کو ایسے track میں ڈالے کہ وہ جمہوریت کے راستے پر چلیں آئندہ کے لئے مستقبل کے لئے میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک خاص قائدہ ہے مارشل لاء کی تو اس وقت ہم سب مذمت کرتے ہیں جب مارشل لاء ہوتا ہے تو کون مارشل لا کے پہلو میں ہوتا ہے یہ دیکھنا ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ مارشل لاء کے بغل میں کون ہے۔ دیکھنا پڑے گا کہ ایوب خان کے مارشل لاء میں جب جمہوریت کے لئے لوگ جدوجہد کر رہے تھے فاطمہ جناح کی راہنمائی میں جدوجہد کر رہے تھے کون کہاں کھڑا تھا۔ فاطمہ جناح پہلو میں تھا یا ایوب خان کے پہلو میں۔ پھر یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ مارشل لاء کے دور میں یحییٰ خان کے دور میں کون یحییٰ خان کے پاس تھا کون اس کے پہلو میں

تھا اور کون اکثریت اور جمہوریت کے پہلو میں تھا۔ پھر یہ دیکھنا بھی پڑے گا کہ آخر اس ضیاء الحق کو اس میں لایا کون اس ملک میں ' یہ نظر انتخاب کس کا ہے' ہمارا تو نہیں ہے ہم تو نفی کرتے ہیں' ہمارا نہیں۔ اتنے سارے جرنیلوں پر اس کو ترجیح کیسے دی گئی کس طرف سے اشارہ تھا۔ کس نے ایسا کیا۔ جناب عالی یہ ساری باتیں سوچنے کی ہیں۔

اس کے بعد میں آتا ہوں جناب سول مارشل لاء دنیا کی کسی لغت میں سول مارشل لاء کی اصطلاع نہیں ہے دنیا کے کسی انسائیکلو پیڈیا میں سول مارشل لاء کی اصطلاع نہیں ہے کوئی مجھے بتا دے اس بدقسمت ملک میں سول مارشل لاء بھی رہا ہے جس کے پاس بندوق نہیں ہے وہ بھی مارشل لاء کی نمائندگی کرتا ہے کیا تعجب ہے ؟ اور اپنے provisional جو ہے constitutional order کو accept کرانے کے لئے وہ کہتا ہے کہ سول مارشل لاء جاری رکھیں گے جب تک کہ ہمارا جو ہے یہ منظور نہیں ہوگا تو اس قوم پر اور اس ملک پر بہت سختی ہوئی ہے بہت خرابی ان کی ہوئی ہے اب بھی ایک خرابی ہے جو ملک کو درپیش ہے پورے پاکستان کی خرابی ہے ہمارا واحد ملک ہے واحد بندرگاہ ہے ہماری اسی سے امپورٹ ہوتی ہے اسی سے ہماری ایکسپورٹ ہوتی ہے ہم محتاج ہیں اس پورٹ کے اور ہم نے کوئی اور چھوٹا سا پورٹ نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی develop کیا تو اس کا نتیجہ اگر یہ تعطل پیدا ہو گیا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ اس کا نتیجہ ملک کا کاروباری طبقہ نقصان اٹھائے گا ' ملک کا کارخانے دار طبقہ وہ نقصان اٹھائے گا ' ملک کا برآمدات کرنے والا طبقہ وہ نقصان اٹھائے' گا 'ملک کا برآمدات کرنے والا طبقہ وہ نقصان اٹھائے گا اس کے علاوہ وہ مزدور جو روزی کمانے کے لئے وہاں ٹھہرا ہوا ہے وہ نقصان اٹھائے گا ۔ وہ مزدور اپنے گھر جائے گا اور اس بد امنی کی وجہ سے کتنا نقصان ہو گا اور پورے ملک میں کیا تاثر پیدا ہوگا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ مذاکرات کسی طرح بھی کامیاب ہوں نیک نیتی سے بیٹھیں خلوص سے اس پر سوچیں سیاسی مسائل ہیں سیاسی طور پر حل کریں بندوق اور اپنے ڈنڈے کو بھی رکھ دیں امن سے بات کریں کیونکہ امن ہی خوشحالی کا ضامن ہے ۔ شکریہ جناب

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔ جی جناب شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل جناب والا ! کراچی پر بات چل رہی ہے اور اس حوالے سے آج اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ حکومت فرنٹیئر میں دو ہزار ریٹائیرڈ FC ملازمین کو بھرتی کر رہی

ہے کراچی لے جانے کے لئے جناب والا! کراچی میں ۔

جناب چیئرمین ۔ تقریر نہ کریں ناں جی یہ خبر آگئی ۔دیکھیں ناں بحث ہو رہی ہے آپ نے point out کر دیا کہ خبر آگئی ہے کہ دو ہزار آدمیوں کو FC میں بھرتی کیا جارہا ہے ۔تو ملک صاحب اس پہ ---

جناب شہزاد گل ۔تو جناب والا !میری بات پوری ہونے دیں ناں جی 'بات یہ ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے ہماری پارٹی نے ہمارے راہبر خان عبدالولی خان صاحب نے اور ہمارے مرکزی صدر جناب اجمل خان خٹک صاحب نے ہم وہاں گئے ہیں الطاف حسین صاحب سے بات کی ہے مفاہمت پیدا کی ہے کہ کراچی میں جو لاکھوں کی تعداد میں پشتون بستے ہیں وہاں پہ مہاجروں اور پختونوں کے درمیان اس قسم کا کوئی جھگڑا کوئی تنازعہ اور کوئی خون خرابہ پھر ماضی کی طرح پیدا نہ ہو جائے لیکن جب یہ پشتونوں کو بھرتی کر کے وہاں مہاجروں کو دبانے کے لئے' مہاجروں کو کچلنے کے لئے' مہاجروں کے ساتھ زیادتی کرنے کے لئے امن و امان بحال کرنے کے بہانے لے جارہے ہیں تو پشتونوں اور مہاجروں کے درمیان پھر اختلافات پیدا ہوں گے نفرت پیدا ہو گی رینجرز وہاں پہ پہلے ہی --

جناب چیئرمین ۔ آپ نے تقریر شروع کردی ناں شہزاد گل صاحب تقریر تو نہ کریں ناں 'point of order پہ آپ نے بات کر دی ہے یہ مسئلہ ہے اور اس کی آپ نے نشاندہی 'کر دی ہے ملک قاسم صاحب اسکا جواب دے دیں گے 'جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No point of order please

یہ معاملہ ختم ہونے دیں بات انہوں نے کر دی ہے قاسم صاحب اس کا جواب دیں گے please قاسم صاحب پہ چھوڑیں ۔ جی حئی صاحب 'ہو گئی بات شہزاد گل صاحب please بیٹھیں چونکہ ہر وقت ہر بات پہ بحث نہیں ہوتی بس ٹھیک ہے ہر چیز پہ تقریر نہیں ہونی چاہئیے ' point آپ نے raise کر دیا آپ نے بات کی نشاندہی کر دی ہے بات سمجھ آگئی ہے ملک صاحب اس کا جواب دے دیں گے 'جی ڈاکٹر حئی صاحب ۔

جناب ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔شکریہ جناب چیئرمین ۔

جناب چیئرمین - please کوثر صاحب please بیٹھ جائیں ختم ہونے دیں آج today is the last day ہاں جی۔

جناب مسعود کوثر جناب چیئرمین صاحب ! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہ کافی پرانے پڑھے لکھے قانون دان اور ممبر ہیں اگر اسی طریقے سے ہر بات کو جس وقت بھی جس کا جی چاہے آپ بھی قانون دان ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ ہم سب قانون کے پابند ہیں اور اس کے باوجود یہ کام کر رہے ہیں تو اسی لئے میں request کرتا ہوں کہ point of order ہو گیا بات ہو گئی اب ختم کریں اس کو۔ مجھے آپ بات کرنے دیں ۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی مسئلہ انتہائی اہم ہے ۔ اس کے لئے ایڈجرنمنٹ موشن موو کریں ۔ یہ یہاں آ کر ایک دم کھڑے ہو کر جب بات کرتے ہیں تو اس طرح وقت ضائع ہوتا ہے اور پھر شور کرتے ہیں اور ہمیں جواب دینے کا موقع نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔ آج debate کو ختم کرنے دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے بھی اس اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع دیا تاکہ میں کچھ گزارشات پیش کر سکوں ۔ جناب والا ! اس سے قبل کہ میں اس مسئلے کی طرف آؤں ۔ جہاں ابھی بھی انسانی جانوں کا بے دردی سے قتل عام جاری ہے جہاں بے گناہ انسان پرامن شہری لقمہ اجل بن رہے ہیں جہاں لوگ امن کی تلاش میں سرگرداں ہیں ' جہاں کراچی کے باشعور شہری صبح جب گھر سے نکلتے ہیں تو ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو کب واپس آئیں گے ۔ زندہ آئیں گے یا مارے جائیں گے ۔ جہاں لوگ، انتہائی دہشت کی فضا میں زندگی گزار رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر اس طرح سے گفتگو کی جانے کہ یہ میری نظر میں صرف کراچی تک محدود نہیں ہے ۔ میں نے جب بھی کراچی کے مسئلے پر بات کی ہے تو میں نے اس کو ملک کی باقی جو صورت حال ہے اس سے میں نے الگ نہیں کیا ۔ میری نظر میں کراچی کا مسئلہ الگ نہیں ہے نہ کراچی کو جو صورت حال ہے اس کو ملک کی مجموعی سیاسی صورت حال سے یا معاشی صورت حال سے الگ رکھ سکتے ہیں ۔ چونکہ آپ وقت بہت کم دیتے ہیں تو میں کچھ نکات کے حوالے سے اپنی بات کو اس طرح سے اپنے ملک کی سیاست کے بارے میں رکھوں گا نمبر 1 ہمارے ملک میں Establishment اب بھی طاقت ور ہے ۔ تمام

سیاسی جماعتیں مل کر بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہیں - یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے - ٹھیک ہے ہم ایوانوں میں بیٹھے ہیں ' اسمبلیاں ہیں ' صوبائی اسمبلیاں ہیں 'قومی اسمبلی ہے ' سینٹ ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ اقتدار کا مالک آج بھی Establishment ہے۔

میں دوسری بات یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی تمام جمہوری قوتیں' جمہوری پارٹیاں جو اپنے آپ کو کہلاتی ہیں ' جو عوام کی نمائندگی کی دعوے دار ہیں - وہ اس ملک کے اندر ایوانوں میں بیٹھ کر اکثریت کے بارے میں یہ عرض کروں گا یا جو سب سے بڑی پارٹی ہے۔ وہ جمہوریت کو مضبوط کرنے کی بجائے' اداروں کو استحکام دینے کی بجائے ان کی زیادہ تر دلچسپیاں اپنے آپ کو اقتدار میں رکھنے میں ہے اور ان کی محاذ آرائی ایسی محاذ آرائی ہے جو قابل فہم نہیں ہے - یہ دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں حزب اختلاف اور حزب اقتدار آپس میں آنکھ سے آنکھ نہیں ملا سکتے ' ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے ' بات نہیں کر سکتے ' مذاکرات نہیں کر سکتے تو کس طرح سے ملک کے معاملات اور مسائل کو حل کریں گے ؟ کہیں دنیا میں ایک ہاتھ سے تالی بجی ہے کبھی نہیں بجی ؟ ہمیشہ حزب اختلاف و حزب اقتدار کا اہم بازو رہا ہے اور یہاں حالت یہ ہے کہ ہم سب کہتے ہیں کہ کراچی کا مسئلہ ' یہ مسئلہ ' اقتصادی بدحالی ہے 'جی وہ ریاست ظلم کر رہا ہے مگر ہم کبھی اکٹھے نہیں بیٹھے - ہم ابھی تک کسی جگہ ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے تو کس طرح سے مسائل حل کریں گے ؟ ایک گول میز کانفرنس میں نہیں بیٹھ سکتے ' ایک میز پہ نہیں بیٹھتے' ایسا تاثر ہے جیسا کہ ایک ملک کا حکمران طبقہ اور حزب اختلاف دوسرے ملک کا ہے تو اس طرح سے کیسے مسائل حل ہوں گے ؟ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ یہ ایک کی عادت نہیں ہے - یہ سب میں یہی کمزوری ہے کہ اگر ایک اقتدار میں آتا ہے تو دوسرے کی یہی کوشش ہے کہ اس کو جلدی ہٹائیں - جلدی سے جلدی اس کی چھٹی کرائیں - اسی میں اپنی کامیابی اور عافیت ہے ' وہ اسی میں اپنی خیر سمجھتا ہے تاکہ یہ کرسی مجھے ملے - جب اسی طرح کی غیر منطقی اور سیاست ملک کے اندر ہو گی یا عوام کی دعوے دار نمائندہ جماعتیں یہ کریں گی تو کس طرح سے مسائل حل ہوں گے؟ دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری اقتصادی حالت ' اس طرح کی پالیسیاں 'خارجہ پالیسی جو بھی ہم مرتب کرتے ہیں - اس میں کوئی تسلسل نہیں ہے - یہاں ہم صرف اپنے ملک کے مفاد کے دعوے کرتے ہیں۔ اقتصادی اور خارجہ پالیسی نہیں بناتے۔ ہم دوسروں کے لئے سوچتے ہیں اور خود یہ قربانیاں دیتے ہیں - ہیں

تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ ---

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ جی ۔ ملک قاسم صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

Malik Muhammad Qasim: About the remarks which he was making, I agree with him Opposition and the Government but at the same time he was saying that I saw Qazi Sahib and Ajmal Khattak talking to each other. What a change there is and therefore ...

جناب چیئرمین۔ بہت اچھا جی۔ آپ بھی بیٹھ جائیں ' آپ بھی شامل ہو جائیں ۔ جی جناب عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی ۔ تیسری بات میں اس طرح سے رکھوں گا کہ یہاں کی جو اقتصادی اور خارجہ پالیسی ہے وہ اپنے ملک کے مفاد کے حق میں تابع نہیں ہے وہ دوسروں کے مفاد کے تابع ہے ۔ چوتھی بات میں اس طرح سے رکھوں گا کہ یہاں جو بھی حکمران آئے ہیں ' جتنے بھی حکمران ہمارے ملک میں آئے ہیں ۔ سب حکمران طبقے کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ انہوں نے اسلام کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ سب نے اسلام کو بطور ہتھیار استعمال کیاہے۔ مارشل لاء بھی اور دوسرے بھی یہی کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے غم میں ڈوبے جا رہے ہیں اور کرتے اپنی مرضی سے ہیں۔ اپنے آپ کو کروڑ پتی ' ارب پتی ' کھرب پتی اور ملک کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں اور نعرہ اسلام زندہ باد ۔ جو بھی آیا ہے اس نے اسلام کے نام پر اس ملک کا بیڑہ غرق کیا ہے اور اب تک یہی کچھ ہو رہا ہے۔

چوتھی بات میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کی جو اقتصادی پالیسی ہے۔ وہ یہاں اسلام آباد میں چند بیوروکریٹس بناتے ہیں اور ہم نمائندے بھی تماش بین ہیں ' اس پر دستخط کرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے علاقائی مسائل پر بحث کرتے ہیں ۔ ہم میں بھی اتنی وسعت نہیں ہے کہ ان پالیسیوں پر نظر رکھیں ۔ ایسے لوگ پالیسیاں بناتے ہیں جنھوں نے بلوچستان کی شکل بھی نہیں دیکھی ہے ۔ ان کو پتہ بھی نہیں ہے۔ میرے جیسے کارکن اگر ان کو سمجھاتے ہیں۔ میں مثال دے رہا ہوں میرانی ڈیم ضروری ہے ' وہ کہتے ہیں آپ وہاں جوار کاشت کریں گے۔ بھئی میں جوار وہاں پر نہیں' میں وہاں سبزی ' پھل وغیرہ کاشت کروں گا۔ ان کو سمجھ ہی نہیں

آتا ہے۔ جب یہ سمجھتے ہی نہیں ہیں تو ہمارا مسئلے کیسے آگے جائے گا؟ اس طرح کے بیوروکریٹس ہمارے اوپر حاوی ہیں۔

پانچواں نکتہ یہ بتاؤں گا کہ یہ دنیا کا واحد ملک ہے کہ سب کو اجازت ہے کہ ادھر آ کر آباد ہو جائے ۔ ایک دن آجاتے ہیں دوسرے دن شہری بن جاتے ہیں۔ پاسپورٹ حاصل کرتے ہیں۔ جائیدادوں کے مالک بن جاتے ہیں۔ بھئی کہیں دنیا میں کوئی ایسا ملک ہے جہاں لاکھوں تعداد میں غیر ملکی آباد ہوں ۔ غیر ملکی کراچی میں آباد ہیں ۔ لاکھوں کی تعداد میں افغان مہاجرین ہیں۔ کیا اس طرح ملکی نظام چل سکتا ہے؟ ہم حیران ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں یہ لوگ آباد ہیں اور ہم پر کوئی جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ واحد ملک ہے' میں آپ کو آج بالکل حقیقت بتا رہا ہوں کہ اس ملک کے اندر بھارت اور افغانستان سے آج بھی کوئی آئے تو کل وہ اس ملک کا شہری بن جائے گا۔ یہاں ان کے رشتہ دار موجود ہیں۔ ان کو سرٹیفیکیٹ بھی مل جاتا ہے .اور نوکری بھی مل جاتی ہے۔ اس کو یہاں کی شہریت مل جاتی ہے۔ بھارت اور افغانستان یا دوسرے غیر ممالک سے جو لوگ آتے ہیں ہم ان کو کیوں شہریت دیتے ہیں؟ اور یہ عجیب بات ہے کہ کیسے امن ہوگا؟ آپ کو کیا پتہ ہے کہ ایک آدمی آیا ہے اس کے متعلق آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیوں آیا ہے؟ ہم اس بارے میں نہیں سوچتے ۔

کلاشنکوف کلچر اور ہیروئن کلچر ہمارے ملک کا شیوہ ہو گیا ہے۔ یہاں ہم نے ایک مزاج قائم کیا ہے کہ کسی بھی طریقہ سے' ناجائز دولت کمائی جائے کیونکہ ہیروئن سے پیسہ جلدی اور زیادہ کمایا جا سکتاہے ۔ اب تمہاری سیاست میں وہ بد بخت نظر آتے ہیں۔ لوگ اس کی طاقت کے بل بوتے پر ایوانوں میں اپنا اثر و رسوخ جمانا چاہتے ہیں۔ تو کس طرح آپ مسائل حل کریں گے ؟ ایک اور بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بڑے دکھ سے کہتا ہوں کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ یہ ہمارا ملک جو ہے 'ہم جو اس کے ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے ۔

کشمیر کے مسئلے پر سب نے اس کو exploit کیا ہے۔ حقیقت پسندانہ پالیسی کوئی بھی نہیں دیتا۔ اس کے اوپر حقیقت پسندانہ پالیسی ہمیں جاری کرنا چاہیئے۔ اس کے اوپر باہمی مشاورت سے پالیسی بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم right of self determination کی حمایت کرتے ہیں تو اس کو اچھی طرح سے' صحیح طریقے سے کریں۔ یہاں اس کے بارے میں بھی عجیب وغریب پالیسی ہے۔ جب قرارداد کی ہم بات کرتے ہیں اس کے بارے میں ہم لوگوں کو خود بھی

پتہ نہیں ہے۔ تو حقیقت پسندانہ پالیسی میرے نزدیک ہر مسئلے پر ضروری ہے۔ میں نے کشمیر کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ کراچی کے مسئلے سے لوگوں نے اس کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت پسندانہ پالیسی ہمیں فائدہ دے گی۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آدھا ملک ہمارا چلا گیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے عوام کو یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمہ دار کون تھے؟ آج تک کسی کو پتہ نہیں چلا۔ حمود الرحمان کمیشن رپورٹ آج تک شائع نہیں کی گئی۔ وہ ابھی تک بکسوں میں بند ہے۔ اس طریقے سے یہاں عوام کے جو بھی مسائل ہوتے ہیں، جن کو حل کرنا حکومت نہیں چاہتی تو اس کو کمیشن کے حوالے کیا جاتا ہے اور کمیشن کا معنی یہ ہے کہ اس مسئلے کو سرد خانے میں ڈال دو۔ یہ عموماً ہوتا ہے اور وہ کمیشن کی زینت بنتی ہے اور آگے نہیں جاتا ہے۔

ہمارے ملک کے عوام نے جمہوریت کے لئے، اقتدار میں عوام کی بالادستی کے لئے اور اپنی اقتصادی خوشحالی کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ ہر دور میں دی ہیں۔ PDF ہو اور اس سے پہلے بہت سے ایسے اتحاد بنے ہیں مگر ان کا نتیجہ عوام کے حق میں اس لئے نہیں نکلا کہ جو ان کی قیادت کر رہے تھے، وہ حکمرانوں سے ساز باز کر کے، اس کو مارشل لاء یا دوسری شکل میں لانے، عوام کو اس میں کچھ نہیں ملا، سوائے DAC کے زمانے میں، DAC کی واحد تحریک تھی جو کامیاب ہوئی جس نے one unit بھی توڑا اور ملک کے لئے one man one vote کا سلسلہ بھی بنایا۔ اس کے علاوہ اور سب تحریکیں ساز باز کا شکار رہی ہیں، عوام کو اس سے کچھ نہیں ملا۔ عوام نے بے پناہ قربانیاں دی تھیں، میں عوام کو داد دیتا ہوں۔ اور جو دوسرا خطرناک کھیل ہم نے اپنے ملک میں کھیلا ہے، فرقہ واریت کا۔ فرقہ واریت کو ہم نے ہمیشہ ہوا دی، اور بالخصوص ضیاء الحق صاحب کا جو مارشل لاء تھا، وہ اس میں سبقت لے گیا کہ اس نے ساری اس طرح کی تنظیمیں کھڑی کیں، جو آپس میں عوام کو دست و گریبان کریں تا کہ عوام کی قوت متحد نہ ہونے پائے۔ ہمارے ملک کا جو حکمران طبقہ ہے، جاگیر دار، سرمایہ دار، big bureaucrat، ہیں، میں یہ بات ببانگ دہل کہتا ہوں کہ ان کو جمہوریت اس ملک کے اندر راس نہیں ہے، وہ جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوتی دیکھنا نہیں چاہتے، اس لئے وہ جمہوریت کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں ان کی کوئی سنجیدہ پالیسی نہیں ہے، اس لئے وہ آپس میں قریب بھی نہیں آتے، مذاکرات بھی نہیں کرتے ہیں، اور اگر جمہوریت کے لئے یا جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے اس ملک کے

اندر کوئی طبقہ سنجیدہ ہے تو وہ متوسط طبقہ ہے اور ملک کی مظلوم قومیت اور عوام ہیں ' اس کے لئے سنجیدہ ہیں کہ یہاں جمہوریت ہو اور جمہوری ادارے پھلیں پھولیں ۔

یہاں سب سے بڑی جو دقت رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو ہمارے ادارے ملک کے ٹیکس وصول کرتے ہیں ' وہ ادارے اتنے کرپٹ نااہل اور چور ہیں کہ انہوں نے بھی ملک کا بیڑہ غرق کر رکھا ہے ' سب کے دور حکومت میں ' کوئی ان پر ہاتھ نہیں ڈالتا ' وہ اتنے طاقتور ہیں ۔ میں اس طرح کی اور بہت سی باتوں کی detail میں نہیں جاؤں گا ' میں اب آگے آتا ہوں کہ ہماری سیاست کی جو موجودہ صورتحال ہے اس کے بارے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آج ہمارے ہاں مسلم لیگ بھی اپوزیشن میں ہے ' MQM بھی اپوزیشن میں ہے اور ANP بھی اپوزیشن میں ہے ' تو ویسے بھی صحیح بات تو یہ ہے کہ جو ہمارے ملک کا حکمران طبقہ ہے ' establishment ہو ' یہاں اسمبلی اور پارلیمنٹ میں لوگ بیٹھے ہیں ' زیادہ تر کا تعلق ان سے ہے ' یا پنجاب سے ہے ' پنجاب کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی ہے ' دعوے دار بھی ہے ' جاگ پنجابی ' جاگ پنجابی کا نعرہ بھی انہوں نے دیا ' اور اسی طرح سے ہمارے ANP کے دوست ہیں ' وہ بھی اپوزیشن میں ہیں ' MQM بھی ' آج وہ آپس میں قریب بھی ہیں ' یعنی ان کے درمیان اچھے تعلقات ہیں ' اچھے رشتے ہیں ' ہم اس پر خوش ہیں ' سیاسی جماعتوں کی آپس میں قربت ہونی چاہیئے ' ان کے درمیان understanding ہونی چاہیئے ' یہ اچھی بات ہے ' اور دوسری طرف ہم مظلوم لوگ بلوچ اور سندھی ہیں ' جو بدبخت ویسے بھی کمزور ہیں ' ان کا پرسان حال کوئی نہیں ہے ' ہم اس بات پر خوش ہیں کہ ان کے درمیان سیاسی مفاہمت ہے ' یہ اچھی بات ہے ' ہر سیاسی جماعت کو یہ حق حاصل ہے ' لیکن ہمیں اس بات سے دکھ ہے کہ جو نکات MQM نے اس میں اٹھائے ہیں ' یہ جو 18 نکات ہیں 'انہوں نے بنیادی نکات اٹھائے ہیں ' وہ محض پیپلزپارٹی کے حل کرنے کے بس سے باہر ہیں ' انہوں نے بالکل بنیادی آئینی مسائل اٹھائے ہیں ' بنیادی آئینی مسائل کے بارے میں ہم سب کو ' پورے ایوان کو ' تمام پارٹیوں کو ' مل کر سوچنا چاہیئے ' اکیلے پیپلزپارٹی کے بس میں تو نہیں ہے ' آپ کہتے ہیں جی کہ کوٹہ بڑھا دیں ' آپ کہتے ہیں ہمیں قومیت تسلیم کریں ' آپ پتا نہیں اور کیا کیا مطالبے کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری باتیں تنہا پیپلزپارٹی کے بس سے تو باہر ہیں ' یہ تو سب کا کام ہے ' آئیں بسم اللہ ' آپ آئیں اس کا تجزیہ تو کریں کہ قوم اور قوم کی تعریف کیا ہے کس طرح سے قومیتیں بنتی ہیں کیا پس منظر ہے ہم نے تو

ہمیشہ بات کی ہے multi national state کی۔

پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے ، ہمیں ہمیشہ لوگوں نے اس کا تلخ جواب دیا کہ آپ ملک کے وفا دار نہیں ہیں ، آج MQM کے قائد Zee T.V. میں بیٹھے ہیں ، BBC میں بیٹھے ہیں، مسلح طاقت کی دھمکی دیتے ہیں ، اور کہتے ہیں کہ ہمارے مطالبات تسلیم نہ ہونے تو ہم مجبوراً مسلح طاقت استعمال کریں گے ، ہتھیار استعمال کریں گے ، میں آپ کو دیانتداری سے کہتا ہوں کہ اگر یہ زبان کوئی بلوچ لیڈر ، سندھی لیڈر یا پختون لیڈر استعمال کرتا تو ہمارے گلے پر چھری ہوتی ، مگر آپ دیکھیں ہم یہاں سب اس کو مظلوم کہتے ہیں ، کہ یہ مظلوم ہیں بے بس ہیں ، کیسے بے بس ہیں ، جیسی اس طرح کی محرومیت صرف Urdu speaking لوگوں کو ہے ، باقی ملک جنت بن گیا ہے ، میں ان سے سوال کرتا ہوں جو کہتے ہیں کہ یہ مظلوم ہیں باقی سبحان اللہ سب ٹھیک ہیں ، بھئی اگر مظلومیت کی بات کرنی ہے تو آئیں تو سب سے پہلے نظر میں احساس محرومیت ، مظلومیت ان تمام چھوٹی قومیت میں ہے۔ بلوچ میں ہے، سندھی میں ہے ، سرائیکی میں ہے ۔ میں سرائیکی علاقوں میں گیا تو میں حیران ہو گیا۔ میں صرف بنگلہ دیش میں اور سرائیکی علاقوں میں سائیکل چلانے والے لوگ دیکھے۔ ایک سائیکل پر تین تین مچھ مشٹنڈے بیٹھے ہیں اور ایک آدمی سائیکل چلا رہا ہے ۔ میں کراچی میں تو نہیں دیکھا کہ اردو سپیکنگ اس طرح کا کام کر رہا ہے۔ وہ غریب سائیکل چلاتے ہیں۔میں نے بنگلہ دیش میں دیکھا یا سرائیکی سپیکنگ لوگوں میں دیکھا ۔ آپ زبان کے بات کرتے ہیں ، ثقافت کر بات کرتے ہیں، کلچر کی بات کرتے ہیں۔ تو کیا دوسرے کے پاس کلچر نہیں ہے؟ سندھ کی قوم ایک تاریخی قوم اس کا ایک تاریخی ورثہ ہے وہ ایک تاریخی لوگ ہیں، صدیوں سے یہاں آباد ہیں، ان کی ایک زبان ہے، ان کی ایک تاریخ ہے اور میں کہتا ہوں اور دعوی سے کہتاہوں سندھ کی زبان اور ثقافت اور کلچر اتنی طاقت ور ہے کہ وہ سب کو ہضم کرے گی کوئی غلط فہمی میں ہے کہ سندھی زبان اور سندھی کلچر کو پیچھے چھوڑیں گے۔ جو بھی سندھ میں رہتاہے اس کو سندھی زبان اور سندھی کلچر اپنانا پڑے گا۔ یہ اس کی مرضی پر نہیں ہے ۔ زبان میں اتنی طاقت اور قوت ہے، وسیع زبان ہے، وسیع کلچر ہے۔وہ کیسے قوم بنتے ہیں۔ تمام مہاجر قوم بنے۔ اصول کی بات یہ ہے میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔

قاضی حسین احمد۔ پیپلز پارٹی کے حضرات بہت ناراض ہو رہے تھے جب میں اپنی تقریر میں میں نے ان کو کہا کہ سندھی کے حوالے سے آپ سندھ میں ووٹ لیتے ہیں۔ اب

اس پر clapping کر رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لوگ جس بات پر جو اعتراض کر رہے تھے اسی پر clapping کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب آپ wind up کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ پانچ ہزار سال۔۔۔۔۔۔ بھائی مجھے چھوڑیں میرا ٹائم نے لیں گے تو پھر میں کہاں جاؤں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔حافظ صاحب سندھی ثقافت اور زبان کی بات کر رہا تھا۔ ووٹ نہیں کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین۔جی، جی، آپ wind up کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ پانچ ہزار سال قبل موئنجو دارو سے سندھ کے تاریخ ہے کہ جناب والا اس صورت حال کو سوچنا چاہئیے ہم کہتے ہیں کہ شہری آبادی کہ بھائی جہاں شہر ہوتا ہے وہاں لوگ آکر بستے ہیں۔ تمام ملک سے آکر بستے ہیں۔ لاہور میں بھی ملیں گے، آپ کو کوئٹہ میں ملیں گے، آپ کو پشاور میں ملیں گے آپ کو حیدر آباد اور کراچی میں ملیں گے۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک طرف تو ہم پارلیمانی نظام کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم کہتے ہیں کہ شہری آبادی کی حکومت میں نمائندگی نہیں ہو رہی ہے۔بھائی ایک بات کرو یا تو آؤ پھر ملک کے سسٹم کو بدلو۔ جمہوریت میں تو یہ ہے آج پنجاب صوبائی اسمبلی میں مسلم لیگ سب سے بڑی پارٹی ہے۔ پھر وہ بھی کہے کہ بھائی ہماری حق تلفی ہو رہی ہے۔ ہمیں حکومت میں ہونا چاہئیے کیونکہ ہم سب سے بڑی پارٹی ہیں۔ یہ کوئی منطق نہیں ہے دلیل نہیں ہے اور اگر آپ شہری آبادی کو دیہی آبادی کو تقسیم کریں گے یہ تو اور بھی عجیب بات ہے۔

میں یہ عرض کرتا چلوں کہ شہری آبادی میں کراچی ایک mini پاکستان ہے۔یہ جو میرے بھائی نے کہا کہ لاکھوں کی تعداد میں پٹھان ہیں، وہاں پنجابی ہیں، ہمارے بلوچ بھائی قدیم کراچی کے باشندے ہیں۔ اگر آپ احساس محرومیت کی بات کرتے ہیں تو آئیے اس کراچی میں اگر احساس محرومیت ہے تو وہ بلوچ آبادی میں ہے۔ آپ لیاری، ملیر کہیں بھی جائیں۔ خدا جانتا ہے کہ قرون وسطیٰ دن نہیں گزارے یا قدیم جو سندھی گوٹھ ہیں کراچی میں ان کا برا حال ہے۔ یہ کس طرح سے احساس محرومیت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ احساس محرومیت نہیں ہے۔ ہاں

مجموعی طور پر ملک میں مہنگائی ' بے روزگاری انتہا کو ہے۔ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں ۔ حکومتیں اس کے بارے میں توجہ نہیں دے رہی ہیں ۔ ہماری ناقص اقتصادی پالیسیاں ہیں ۔ کوئی investment نہیں ہو رہی ہے اور اوپر سے ہم نے خود ایسا طاقت کا ماحول بنایا ہے جس کو ہم سب بھگت رہے ہیں۔ میری نظر میں کوئی بھی سیاسی جماعت-------

جناب چیئرمین۔ Wind up کریں ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جی ہاں میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ میں------

جناب چیئرمین۔بیس منٹ سے اوپر ہو تے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ کی بہت مہربانی میں نے کہا کہ یہ بنیادی باتیں ہیں کرنی چاہئیں' لوگ نہیں کہتے ہیں۔ سیاست میں میں آپ بات سے واضح کرتا چلوں کوئی سیاسی جماعت وہ شکل اختیار نہیں کر سکتی ہے۔ اگر سیاسی جماعت ہے تو وہ جمہوریت کو اور جمہوری راستوں کو اپنائے۔ جو سیاسی جماعت سمجھتی ہے کہ وہ مسلح طاقت سے اپنا مسئلہ حل کروانے گی۔ میرے خیال میں وہ غلط فہمی پر ہے۔ مسلح طاقت سے آپ کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتے۔ ہاں منظم ریاست کو ' ریاستی طاقت کو اگر کوئی چیلنج کر سکتا ہے تو دہشت گردی کے ذریعے سے نہیں کوئی دوسرا غیر ملک 'جو منظم ریاست ہے اس کی مداخلت سے آپ کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی غیر ملکی طاقت ' منظم ریاستی طاقت اگر آپ کے ساتھ نہیں ہے ۔ کوئی بھول جائے مائی کا لال کہ وہ دہشت گردی کے ذریعے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں حیران ہوں اس بات پر کہ دہشت گردی کے ذریعے آپ کہتے ہیں ہم حکومت کو جھکائیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مذاکرات بھی کریں گے اور وہ ہمارا سلسلہ بھی چلتا رہے گا۔ میں کہتا ہوں' میں مانتا ہوں کہ اردو سپیکنگ بڑے دانشور لوگ ہیں۔ مگر ان کی بدقسمتی ہے کہ آج ان کی قیادت وہ لوگ کر رہے ہیں جو سیاست پر کم ایمان رکھتے ہیں اور دہشت پر زیادہ ایمان رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں طاقت استعمال کریں گے' قوت استعمال کریں گے' پولیس کو ماریں گے تھانوں کو ماریں گے' رینجرز کو ماریں گے' بلوچ کو ماریں گے' پنجابی کو ماریں گے ' پٹھان کو ماریں گے۔ آہستہ آہستہ سب کو بھگائیں گے تو پھر یہ ہمارا------لاکھوں کی تعداد میں انسانوں کو بھگانا' نکالنا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کسی کے بس میں ہے۔ کسی کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ مینڈیٹ ہے ہمارے پاس۔ بھئی ٹھیک ہے ایم

کیو ایم کے پاس مینڈیٹ ہے۔ کیا یہ مستقل مینڈیٹ ہے تا قیامت تک ان کے پاس عوام کا مینڈیٹ رہے گا۔ یہ کون سی بات ہے کون سی دلیل ہے۔ آج ہے کل نہیں ہوگا۔ کل کسی دوسرے کے پاس عوام کا مینڈیٹ ہوگا۔ آپ اختلاف رائے کو برداشت نہیں کرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ حقیقی جو ہے وہ ایجنسیوں نے بنائی ہے۔ میں مانتا ہوں ہمارے ملک میں ایجنسیوں کا politics میں بڑا دخل ہے۔ ایجنسیاں ہماری بڑی چالاک ہیں ۔ حساس اداروں کا جو اصل کام ہے وہ بدبخت نہیں کرتے ہیں ۔ وہ ہمارے سیاستدانوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ۔ جوڑ توڑ کے ماہر ہیں اور ان کو اور کوئی کام نہیں ہے۔ قومی اور بین الاقوامی جو ملک کے مفادات ہیں اس میں نہیں اس میں ماہر ہیں کہ اس گورنمنٹ کو کیسے گرائیں گے اس کی جگہ کس کو لائیں گے ۔ میں مانتا ہوں کہ حساس ادارے غلط رول ادا کر رہے ہیں پر حساس اداروں کے غلط رول ادا کرنے کے یہ معانی نہیں ہیں کہ کسی کو رائے کی آزادی نہ ہو۔ بھئی "حقیقی" کا بھی اپنا حق ہے مجھے ان سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ میں اصول کی بات کرتا ہوں ۔ جماعت اسلامی ہے ' حقیقی ہے ' جمعیت علماء اسلام ہے ۔ اور لوگ ہیں جو بھی کراچی میں سیاست کرتے ہیں یا سارے پاکستان میں اب کسی کو اپنی رائے طاقت کے ذریعے مسلط نہیں کرنی چاہئیے۔ دوسرے سے متعلق۔ ایم کیو ایم ایسا نہیں کر رہی ہے۔ اخبارات سب گروہ گواہ ہیں کسی اخبار کو جرات نہیں ہے قومی پریس کو کہ ایک لفظ ان کے خلاف لکھے۔ ایک بات ان کے خلاف لکھے۔ میں تو کراچی کے واقعات سے حیران ہوا۔

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب اب آپ ختم کر لیں ۔ ایک سپیکر ادھر سے بھی رہتا ہے ملک صاحب نے بھی wind up کرنا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ ۔ مہربانی۔ میں اس طرح سے عرض کروں کہ صدیق گوٹھ کا ایک واقعہ ہے ان کے ایم کیو ایم الطاف گروپ کے دوستوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے شہید ہوئے ہیں کہتے ہیں یہ بازار کا واقعہ ہے۔ میرے جیسے ایک سیاسی کارکن نے بیان دیا ۔ اس نے بھی ان کا نام نہیں لیا۔ بھئی اتنی طاقتور ہے۔ پریس تو خاموش ہے۔ ظاہر ہے وہ پریس والے تو پرامن شہری ہیں وہ قلم کی بات جانتے ہیں یا ہتھیار کی بات جانتے ہیں ۔ حکومت تو مجھے ان کے سامنے بھی بے بس نظر آ رہی ہے۔ جب آپ کراچی میں بیٹھے ہوئے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ ' بلوچ

ہیں حیدر آباد میں سندھی ہیں پٹھان ہیں پنجابی ہیں آپ کی ان کے ساتھ یہ رواداری نہیں ہے۔ تنگ نظری کی بھی حد ہے۔ میں نے ایسا تنگ نظر نہیں دیکھا جو اردو سپیکنگ آپ سے اختلاف کرے وہ قابل گردن زنی ہے۔ یہ کوئی سیاست ہے یہ کوئی طریقہ ہے ۔ اس طرح سے ملکی معاملات نہیں چلتے۔

جناب والا ' میں اس طرح سے اس کو عرض کرتا چلوں گا ۔ باتیں بہت ہیں میں زیادہ آپ کا وقت نہیں لیتا ۔ آخر میں میں اس طرح سے اس کو wind up کرتا ہوں کہ اگر آپ اس ملک کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں تو جو بنیادی نکات ایم کیو ایم نے اٹھائے ہیں یا دوسرے لوگ بھی کہتے ہیں اگر اس کو آپ کثیر القومی ملک مانتے ہیں تو پھر آئیں آئین میں نئے سرے سے تبدیلیاں کریں اور اگر آپ کہتے ہیں کہ کلچر صرف ایک قومی وحدت سندھ بے چارے پہ زور ہے کہ صرف سندھ میں اردو سپیکنگ کلچر ہے۔ کیا بلوچستان میں دوسرے کلچر نہیں ہیں ۔ کیا پنجاب میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ آپ repeat کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ سرائیکی کلچر بھی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ یہ سب باتیں ہو چکی ہیں ۔ کراچی کلچر ہے بڑا rich ہے ۔ سندھ کا کلچر بڑا rich ہے ۔ یہ سب باتیں ہو چکی ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ فرنٹیئر میں بھی ہے۔ صوبہ سرحد میں بھی ہے۔ تو ہم وسائل کے لحاظ سے بھی کافی ' اب بلوچستان کے پاس وسائل ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ بھی بڑا rich ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ تو اس کے معانی یہ نہیں ہیں کہ ہم اپنی رائے دوسروں پر مسلط کریں ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ آئینی معاملات ہیں سیاسی معاملات ہیں اور ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے اوپر ایک ملکی سطح کی گول میز کانفرنس ہو ' قومی کانفرنس ہو جس میں سارے لوگ ہوں اور حزب اختلاف کو بالخصوص آنا چاہیئے اس میں ۔ اگر حکمران پارٹی بلائے حزب اختلاف آئے ۔ اگر حزب اختلاف بلائے تو حکمران پارٹی کو اس میں ہونا چاہیئے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ ایسے معاملات ہیں جو ایک کے بس سے باہر ہیں ۔ آئینی نکات ہیں ' سیاسی معاملات ہیں اقتصادی

مسائل ہیں اور معاشی بد حالی ہے اور بے روزگاری ہے مہنگائی ہے ۔ تو یہ ایسے مسائل ہیں کہ جو ایک کے بس سے باہر ہیں ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے مجھے پیپلز پارٹی کی قیادت سے خود بے شمار اختلاف ہے۔ مگر میں ایک بات حقیقت اپنی جگہ ہے کہ اس وقت بھی قومی اور بین الاقوامی شخصیت کے لحاظ سے محترمہ بے نظیر بھٹو کا قد سب سے زیادہ ہے اس ملک کے اندر۔ یہ حقیقت ہے میں اس سے اختلاف کرتا ہوں ۔ میں اس کے روبرو کہتا ہوں ۔ میں نے اس کے سامنے بھی کہا ہے مگر وہ آج بھی پاکستانی سیاست کے لحاظ سے سب سے بڑی قد آور شخصیت ہے۔ سب سے بڑی قومی اور بین الاقوامی سطح پر۔ اس کو ساری دنیا میں لوگ جانتے ہیں پاکستان کی سیاست کے حوالے سے۔ میں ان سے ہزار اختلاف کرتا ہوں ۔ میں ان پر تنقید بھی کرتا ہوں مگر یہ اپنی جگہ حقیقت ہے۔

اس حوالے سے میں آخر میں اپنی بات کو اس طرح سے wind up کروں گا کہ لاکھوں جو غیر ملکی آباد ہیں کراچی میں آج سے ان کی انخلا ہونی چاہیئے۔ جو بہاری کی بات کرتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں ۔ جو بیس سال ، پچیس سال بنگلہ دیش میں رہے ہیں ان کو حق نہیں ہے اس ملک میں لانے کا۔ یہ غلط بات ہے جہاں وہ رہے ہیں وہاں ان کو رہنا چاہیئے۔ اس سندھ میں ان کے لئے یا اور جگہ کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسے پنجاب میں لوگ integrate ہو گئے ہیں migration کے بعد ویسے سندھ میں بھی ان کو integrate ہونا چاہیئے اور بہاری کا مطالبہ میری نظر میں ، غلط ہے اور پہلے بھی اگر لائے گئے ہیں ضیاء الحق کے دور میں یا پیپلز پارٹی کے دور میں اڑھائی لاکھ وہ بھی غلط ہوا ہے انہوں نے ہمارے لئے مشکلات پیدا کیں وہی یہ بوتل بم وغیرہ بنانا جانتے ہیں ۔ تو غلط بات ہے اور جو لاکھوں غیر ملکی اس وقت پاکستان کے پاسپورٹ پر بیرونی دنیا میں پاکستان کا نام بدنام کر رہے ہیں ۔ سمگلنگ کرتے ہیں چوربازاری کرتے ہیں لیکن ان کے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہیں ۔ وہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں ۔ ایسے لوگوں کے پاسپورٹ ضبط ہونے چاہئیں۔ لاکھوں افغان مہاجرین جو بلوچستان کی سرزمین پر ہیں صوبہ سرحد پر ہیں ان کو فوری طور پر ان کا انخلا ہونا چاہیئے ان کو واپس بھیجنا چاہیئے ۔ آپ یقین کریں میں نے جناب والا جہاں بھی میں گیا ہوں غیر ملکی دورے پر میں نے افغان مہاجرین کا مسئلہ ضرور اٹھایا ہے ۔ میں نے کہا یورپ والوں کو کہ آپ لوگوں نے ہمیں لڑایا تو افغانستان میں ابھی ان کی واپسی میں بھی ہمارے ساتھ مدد کریں یا کیمپوں میں رکھنے کے لئے بھی ہماری امداد کریں

یا مدد کریں۔

جناب چیئرمین - شکریہ بڑی اچھی تجاویز ہیں ملک صاحب اس کا جواب دیں گے نسرین جلیل صاحبہ - بہت شکریہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب بہت شکریہ - مندوخیل صاحب -

جناب عبدالرحیم مندوخیل - جناب چیئرمین پشتون علاقوں میں جہاں جہاں افغان مہاجرین ہیں پشتون مہاجر ہیں اس میں ڈاکٹر صاحب کا یہ حق نہیں ہے کہ ان کو وہاں سے نکالنے کی بات کریں - باقی اگر بلوچ علاقوں میں ہیں تو پھر وہ وہاں کی بات کریں اور ایک بات اور ڈاکٹر صاحب سے کہ انہوں نے سب مظلوموں کی بات کی -

جناب چیئرمین - مندوخیل صاحب آپ یہ جانتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر کسی تقریر کی اجازت نہیں ہوتی یا تقریر نہیں کی جا سکتی - اس طرح تو نظام نہیں چل سکتا -

جناب عبدالرحیم مندوخیل [illegible] وہ ڈاکٹر صاحب بھول گئے

جناب چیئرمین - مندوخیل صاحب اس طرح کوئی پارلیمنٹری [illegible] نہیں چل سکتی کہ ایک تقریر کرتا ہے اٹھ کر اس کا جواب دینا شروع کر دیں - ان کی اپنی بات ہے آپ نے اپنی بات کر لی بات ختم ہوئی -

جناب عبدالرحیم مندوخیل - بات صرف یہ ہے کہ بلوچوں نے اپنا نام پشتونوں پر مسلط کیا ہوا ہے یہ بڑا ظلم ہے -

جناب چیئرمین - شکریہ شکریہ - نسرین جلیل صاحبہ -

بیگم نسرین جلیل - بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ جناب چیئرمین ! سینیٹر عبدالحئی صاحب شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار کا کردار ادا کر رہے ہیں - وہ یہ بھول گئے کہ مظالم تین سالسے مہاجروں پر کئے جا رہے ہیں اور آج بھی جاری ہیں - آپ ماریں ، ماریں ، ماریں خوب ماریں نسل کشی پر تل جائیں اور عوام اگر اپنا دفاع کرے تو ان کو آپ پھر دہشت گرد پکاریں - جناب چیئرمین پیپلز پارٹی کے لئے کچھ اشعار ہیں

کبھی را، کا تم کو کہا گیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی باغیوں کا لقب ملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تم کو مہلت جو خود ملی ذرا بھلا کے ماضی

کیا وہ جو وتیرہ اہل ستم کا تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جناب چیئرمین! آج ملک میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی یا مذہبی جماعت یا ارکان پارلیمنٹ نہیں جو اس بات پر متفق نہ ہوں کہ جو حالات کراچی میں ہیں ان کا حل نکالا جائے اور اس بات پر بھی سب متفق ہیں کہ اس کا حل صرف اور صرف سیاسی اپروچ میں مضمر ہے اور طاقت سے حالات کو سدھارا نہیں جا سکتا۔ اس سلسلے میں سال بھر سے سینٹ کے ہر اجلاس میں حکومت کی توجہ دلائی جاتی رہی کہ وہ ایسے اقدامات کرے جس سے حالات کو سدھارا جا سکے مگر حکومت نے ایسے لگا تھا کہ اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ کوئی ایسا اقدام نہیں کیا گیا جس سے عوام میں احساس محرومی کو کم کیا جاتا ان کے زخموں پر مرہم رکھا جاتا ان کی تکالیف پر ہمدردانہ غور کیا جاتا۔ شہری سندھ کی نمائندہ جماعت ایم کیو ایم کو ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے کام کرنے نہیں دیا جاتا ... جب کہ شہری سندھ کے حالات کو point of no return تک لے جایا گیا ہے اس وقت بھی ایسا لگتا ہے کہ حکومت مخلص نہیں ہے۔ جناب چیئرمین we need it to solve the problems through dialogue آج حکومت اور ایم کیو ایم بیٹھی ہوئی ہے اور آج مذاکرات ان کے ہونے جا رہے ہیں اس کا انحصار صرف اور صرف اس بات پر ہے کہ حکومت کتنی مخلص ہے کہ وہ لوگوں کو عوام کو ان کے حقوق دے۔ ڈائیلاگ جو ہوتے ہیں جناب چیئرمین وہ کسی ایسی فضا میں ہوتے ہیں جس میں confrontation نہ ہو۔ condusive ماحول ہونا چاہئیے لیکن آج بھی یہ ہے کہ مہاجر آبادیوں کا محاصرہ جاری ہے۔ گرفتاریاں اور raids ہو رہے ہیں۔ وفاداریاں تبدیل کروائی جا رہی ہیں ایم کیو ایم کے پارلیمنٹ کے ممبران کی ethnicity کو فروغ دیا جا رہا ہے حالانکہ حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ comunal riots کو وہ روکیں لیکن اس کی بجائے آپ نے یہاں پر دیکھا کہ انٹیریئر منسٹر صاحب کس قسم کے بیانات دے رہے تھے۔ میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ رانا صفدر جو سندھ کے حق پرست ایم پی اے تھے ان کو دو ہفتے پہلے گرفتار کیا گیا اور وہ جیل کسٹڈی میں تھے اور پندرہ تاریخ کو ایس ڈی ایم سے کہا گیا کہ صاحب ان کا ریمانڈ دے دیا جائے سی آئی اے کو۔ ایس ڈی ایم نے جب انکار کیا تو جوڈیشل کسٹڈی سے ان کو غیر قانونی طور پر اسلام آباد لایا گیا۔ تو جناب چیئرمین یہ تو حالات ہیں۔ اس کے بعد مہاجروں کے گھر جلائے جا رہے ہیں۔ ابھی تین روز

پہلے اخبارات کی خبر ہے کہ 350 سے 400 خاندان جو ہیں ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹایا جانا پڑا کیوں کہ پیرا ملٹری فورسز اور حکومتی دہشت گرد جو ہیں وہ اٹیک کر رہے ہیں آبادیوں پر۔

اس سلسلےمیں جناب چیئرمین میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ اخبارات میں یہ بھی آیا ہے کہ سندھ کے وزیروں نے اسلحہ فراہم کیا ہے وہاں پہ گوٹھوں میں یہ اخبارات کی خبر ہے میری اپنی نہیں ہے تو تشدد کا استعمال کر کے آپ چاہتے ہیں ' ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ڈائیلاگ بھی کریں گے اور دوسری طرف آپ آپریشن بھی جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں اور کر رہے ہیں تو اس سے حالات جو ہیں وہ سدھریں گے نہیں ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت جو ہے وہ مخلص نہیں ہے اس میں جو وہ ظاہر کر رہی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ بھی غور کیا ہو گا کہ مذاکرات ہو رہے ہیں لیکن الطاف گروپ کو اکیس نکاتی ایجنڈا حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے ۔ اگر آپ یہ قبول ہی نہیں کر رہے کہ ایم کیو ایم جو ہے وہ شہری سندھ کی نمائندہ جماعت ہے اور الطاف حسین اس کے قائد ہیں تو آپ کس طرح سے مذاکرات کو کامیاب بنائیں گے ؟ جناب چیئرمین ایم کیو ایم نے اپنی طرف سے لوگوں سے یہ کہا کہ جناب violence تشدد نہ کریں ۔ اس سلسلےمیں ہم پر یہ پابندی ہے کہ ہم جیلوں میں یا تو بند ہیں یا ہم علاقوں میں نہیں جا سکتے ہم اپنے لوگوں سے رابطہ بھی نہیں کر سکتے تو اگر ایسے کوئی عناصر ہیں جن کا تعلق ایم کیو ایم سے ہے تو ایم کیو ایم جو ہے ان سے رابطہ نہیں کر سکتی ۔ اس لئے حکومت کو چاہئیے کہ وہ موبائل فونز پر جو پابندی لگائی ہے اسے ہٹا لے ۔ اس سے ظاہر ہے جو قومی سطح پر نقصان ہو رہا ہے موبائل فون بند کرنے کا وہ بھی آپ سب کے سامنے ہے ۔ بہرصورت میں کہنا یہ چاہ رہی ہوں کہ حکومت جو ہے وہ sincere نہیں ہے ۔

آپ کے علم میں ہے میں۔ کچھ background بتانا چاہ رہی ہوں جناب چیئرمین کہ جون 1992 کو آپریشن شروع ہوا ۔ اس کا مقصد ایم کیو ایم کے ٹکڑے کرنا اور قائد تحریک الطاف حسین کو قیادت سے ہٹانا تھا ۔ یہ جنرل آصف نواز کا منصوبہ تھا مگر آپریشن اور تمام تر پروپیگنڈے کے باوجود ایم کیو ایم intact رہی اور ہمیں 1993 کے جنرل الیکشن میں ' صوبائی الیکشنوں میں آزادانہ حصہ لینے دیا گیا جس میں ایم کیو ایم ایک مرتبہ پھر شہری سندھ کی نمائندہ جماعت بن کر ابھری ۔ صوبہ سندھ میں چونکہ ایک clear devide ہے رورل اور اربن سندھ کی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبے کے معاملات کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ balance of

power ہو ۔ اس بات کو سمجھتے ہوئے ہم سے کہا گیا کہ ہم پی پی پی کے ساتھ بیٹھ کر طے کریں کہ power sharing کس طرح ہو گی تاکہ صوبے کی ترقی کے لئے کام کیا جا سکے ۔ 3 نومبر 1993 کو جناب چیئرمین ہماری پہلی میٹنگ ہوئی نثار کھوڑو صاحب کے ساتھ اور اس میں میں بھی شریک تھی اس میں یہ کہا گیا کہ جناب خیر سگالی کے جذبات exchange کئے گئے اور کہا گیا کہ دونوں شہری اور دیہی سندھ کی نمائندہ جماعتوں کو مل کر صوبے کی بہبود کے لئے کام کرنا ہو گا۔ 6 نومبر کو عبداللہ شاہ صاحب نے ہمیں offer کئے one third portfolios in Sind Government 16 نومبر 1993 کو چیف منسٹر سندھ نے اپنے true colours دکھائے اور he backed out of his offer ۔ 24 نومبر کو سندھ کیبنٹ نے حلف اٹھایا جس میں ایم کیو ایم کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا تھا ۔ 17 دسمبر کو سینیٹر اشتیاق اظہر اور دوسرے لوگوں کو بتایا گیا کہ صاحب سوری اب تو سب پورٹ فولیو ز جو ہیں وہ distribute ہو گئے ہیں اب جو بقایا ہیں وہ آپ لے لیجئے چند ۔ 19 دسمبر کو ایم کیو ایم نے طے کیا اور پریس کانفرنس کی اور یہ طے کیا کہ we will sit in the opposition. جناب چیئرمین اس کے بعد اگر اس اسٹیٹس کو برقرار رکھا جاتا مطلب اس ماحول کو برقرار رکھتے ٹھیک ہے آپ نہیں سندھ میں power sharing چاہتے تھے نہ کرتے لیکن ظلم اور زیادتی بھی آپ نہ کرتے ۔ اس کے باوجود چھاپے گرفتاریاں ایم کیو ایم کے لوگوں کا اغواء اور killings سندھ میں جاری رہیں۔

میں یہاں پر کچھ چیزوں کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ سینیٹر تاج حیدر نے بہت پر اثر تقریر کی مگر کچھ حقائق ہیں جن کو میں ریکارڈ پر لانا چاہوں گی معذرت کے ساتھ کہ دس نکاتی معاہدہ ایم کیو ایم اور سندھ گورنمنٹ کے درمیان ہوا تو وہ چیف منسٹر سندھ اور ایم کیو ایم کے درمیان ہوا تھا اور اس میں تاج حیدر صاحب موجود نہیں تھے اور اس سے پہلے کی میٹنگز کا بھی یہ حصہ نہیں رہے تھے۔ 16 نومبر کو وزیر اعلیٰ نے اپنے true colours دکھائے and backed out of his offer. 24 نومبر کو سندھ کابینہ sworn in ہوئی، جس میں ایم کیو ایم کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا تھا ۔17 دسمبر کو سینیٹر اشتیاق اظہر اور دیگر ساتھیوں کو بتایا گیا کہ sorry اب تو سارے portfolios distribute ہو گئے ہیں۔ اب جو بقایا ہیں، وہ آپ لے لیجئے۔19 دسمبر کو ایم کیو ایم نے ایک پریس کانفرنس کی اور یہ طے کیا کہ We will sit in opposition۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد اگر Status quo کو برقرار رکھا جاتا، مطلب اس ماحول کو

برقرار رکھا جاتا ' ٹھیک ہے کہ اگر آپ سندھ میں power sharing نہیں چاہتے تھے تو ایسا نہ کرتے لیکن ظلم و زیادتی بھی آپ نہ کرتے۔ اس کے باوجود چھاپے' گرفتاریاں' ایم کیو ایم کے لوگوں کا اغوا اور killings سندھ میں جاری رہیں۔

میں یہاں پر کچھ چیزیں clarify کرنا چاہوں گی کہ سینیٹر تاج حیدر نے بہت پر اثر تقریر تو کی ہے مگر کچھ حقائق ہیں ' جن کو میں معذرت کے ساتھ ریکارڈ پر لانا چاہوں گی کہ 10 point agreement ایم کیو ایم اور سندھ گورنمنٹ کا ہوا تو یہ وزیر اعلیٰ سندھ اور ایم کیو ایم کے درمیان ہوا تھا۔ اس میں تاج حیدر صاحب موجود نہیں تھے۔ اس سے پہلے کی میٹنگ کا بھی یہ حصہ نہیں رہے تھے۔ 19 اکتوبر کو 10 point agreement کا communique بھی دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کی جو ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی میں meetings ہوئیں' یہ ان points کو implement کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں تھیں۔ یہ جو دس points تھے' یہ ہماری demands نہیں تھیں ' یہ ہماری شکایات تھیں ' جن کا تعلق سندھ حکومت سے تھا اور وہ basically یہ تھیں کہ ایم کیو ایم کو وہ سیاسی آزادی ملے جو باقی political parties کو ہیں اور جو زیادتیاں اور اقدامات حکومت نے ایم کیو ایم کے خلاف کئے تھے ' وہ واپس لئے جائیں۔ جناب چیئرمین' 4 فروری کو 1995 کو اس سلسلے میں آخری میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں یہ طے ہوا تھا کہ simultaneously حکومت notification جاری کرے گی کہ head money جو انہوں نے شرط لگائی ہے ' وہ واپس لے لی ہے ۔ اور ہماری طرف سے تھا کہ ہم نے جو کیس کورٹ میں داخل کیا ہے ' وہ واپس لے لیں گے ۔ لیکن اس کے بعد حکومت نے سرے سے ہم سے رابطہ ہی نہیں کیا ۔

جناب چیئرمین ! حکومتیں بدلتی رہی مگر ہمارے خیال میں operation جاری رہا ہے۔ کیونکہ مہاجروں کے خلاف operation جاری رکھا۔ ہم نے ایک charter of demand بنایا' جسے ستمبر میں President کو دیا گیا۔ یہ Chief Minister سندھ کو اس لئے نہیں دیا گیا تھا کیونکہ ہم سمجھتے تھے کہ اس کا فیصلہ Federal level پر ہو گا۔ سینیٹر تاج حیدر نے میرا خیال ہے کہ ہماری demands دیکھ لی ہوں گی Local Bodies elections کے بارے میں اور یہ کہ ہم نے کہا ہے کہ till the election of the Local Bodies are held the arbitrarily superceded elected Local Bodies be restored forthwith. جناب چیئرمین ! انہوں نے چند باتیں کی ہیں ' اس لئے

میں ان کا جواب دے رہی تھی ۔

جناب والا! جب ہم نے دیکھا کہ ہماری داد رسی نہیں ہو رہی ہے، وفاقی حکومت اور سندھ حکومت ہماری بات نہیں سن رہی ہے تو ہم نے سپریم کورٹ میں petition دائر کی۔ اس کو discuss کرنا subjudice ہے ۔ اس لئے میں سینیٹر سرتاج حیدر سے پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے petition میں دیئے گئے شواہد کو بیت جھوٹا کہہ دیا ہے ۔ یہ انہوں نے اسی floor پر کہا ہے ۔جناب چیئرمین' اسی دوران میں فون ن کو دسمبر 1993 کو واپس جانا تھا' وہ سندھ میں موجود رہی ۔حکومت کو اس نے مجبور کیا کہ وہ سندھ میں موجود رہے کیونکہ یہ ایم کیو ایم کے ساتھ کوئی political تصفیہ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔ Senate election سے پہلے 20 فروری کا واقعہ ہے کہ تنویر احسن ایک لڑکا تھا جو کہ ایم کیو ایم کے Press cell میں کام کرتا تھا' وہ دیوار پر chalking کر رہا تھا تو اسے رینجر نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ۔ علاقے کے لوگوں نے دیکھا کہ یہ کون سی گاڑی تھی اور اس کا نمبر کیا تھا' کس نے مارا؛ مگر حکومت نے کوئی اقدام نہیں کیا کہ ہمیں justice provide کیا جاتا۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں عرض کرتی ہوں کہ سینٹ کے الیکشن ہونے والے تھے کہ تو پیپلز پارٹی کی حکومت نے ہمارے ایک ایم کیو ایم۔کے ایم پی اے شمیم احمد کی alligiance تبدیل کروائی' چاہیے یہ لالچ سے کروائی ہو یا ذرا دھمکا کر لیکن یہ اس لئے کیا کہ ہمیں سینٹ میں ایک سیٹ کم ملے ۔2 مارچ کو پیپلز پارٹی کے نادر مگسی صاحب نے سندھ اسمبلی کے premises میں حق پرست عارف ایڈووکیٹ۔کو گن کے بٹ سے زدوکوب کیا تھا لیکن اس کا بھی کوئی نوٹس نہیں لیا گیا ۔ اس کے بعد ایم کیو ایم کے لیڈروں اور کارکنوں کے خلاف ایک ایسا سلسلہ شروع ہوا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں رہی ہے ۔ اس پر ایم کیو ایم نے طے کیا کہ ہم

As a peaceful manner of protest we offered ourselves for arrest and we caught arrested. Senator Ishtiaq Azhar, myself and Aftab Sheikh.

جناب چیئرمین ! 29 اپریل 1994 کو فاروق ستار Leader of Opposition اور ان کے ساتھ صوبائی اسمبلی کے دیگر اراکین نے یہ طے کیا کہ وہ اپنے آپ کو offer for arrest کریں گے۔ as a means of protest تو یہ peaceful procession تھا جو کہ عوام کے ساتھ جا رہا تھا

لیکن اس procession پر firing کی گئی اور یہ حکومت کی طرف سے کی گئی لیکن مقدمات جو بنائے گئے ، وہ ایم کیو ایم کے لوگوں کے خلاف۔ بنائے گئے۔ اس کے بعد جناب والا! MQM پر ایک undeclared ban لگا دیا گیا ۔ اب میں یہ دس پوائنٹ تو نہیں پڑھوں گا agreement کے جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے وہ سب نے پڑھ لئے ہیں۔

محترمہ نسرین جلیل، وہ اس وجہ سے میں کہنا چاہ رہی تھی کہ there were such minor points لیکن اس پر عملدر آمد حکومت نے نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا ہے ان لوگوں نے کہ پیپلز پارٹی کی جو پہلی میٹنگ ہوئی تھی اس میں انہوں نے کہا تھا کہ any power۔ sharing with MQM means giving concessions to MQM and the PPP considers MQM it's rival, because these are the only two elected representative parties. Any concession to MQM means promoting your rival and making them strong.

جناب چیئرمین! شاید آج بھی یہی وجہ ہے کہ dialogues کا چوتھا round ہے لیکن آپ کو نظر نہیں آرہی کوئی چیز کہ کسی طرح کی forward movement ہو رہی ہے مصالحت کی طرف۔

جناب چیئرمین! اس سال اپریل سے تو اتنا حد سے زیادہ چیزوں کو انہوں نے انتہا تک پہنچا دیا حکومت نے ، حیدرآباد کا علاقہ جو کہ پرُامن تھا وہاں پر باقاعدہ MQM کا جو خدمت خلق آفس تھا اس پر بھی جب وہ لوگ قبضہ کرنے گئے ، تو وہاں پر بھی دو لوگوں کو مار دیا ، عوام سے ان کا confrontation ہوا۔ اس کے بعد پھر میرپور خاص ، سکھر ------

جناب چیئرمین، اب آپ wind up کرلیں میرے خیال میں۔

محترمہ نسرین جلیل، چیئرمین صاحب ! اس لئے کہ یہ تو انہوں نے حد کردی ہے۔ یعنی جہاں ایسی چیزیں نہیں تھیں ، جہاں unrest نہیں تھا وہاں انہوں نے جان بوجھ کر create کیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ جناب میں صرف یہ بتاؤں گی کہ ہمارے لوگوں کو Interior of Sindh shift کیا گیا ، Central Jail سے 275 prisoners کو ، متحدہ کے ورکرز کو arrest کیا ، فرزانہ سلطان کے gang rape case کی جب FIR lodge ہوگئی تو بجائے اس کے کہ ملزموں کو پکڑتے انہوں نے اس کی انکوئری شروع کی۔ آپ دیکھیں کہ میں اور اشتیاق اظہر

اور آفتاب شیخ جو ہیں آج بند ہیں۔ جبکہ ہمارے خلاف کوئی عینی شواہد نہیں ہیں۔ تو اس قسم کی زیادتی کی گئی۔ پھر propaganda کیا گیا ٹیلی وژن پر ' MQM activist سے پریس کانفرنس جو انہوں نے کروائی۔ پھر ethnic violence جو انہوں نے شروع کروانے کا سلسلہ کیا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں جو ہیں جناب چیئرمین! یہ پچھلا جو ریکارڈ ہے اس سے میں یہ جتانا چاہتی ہوں کہ MQM نے ہر نہج پرمخلص طریقہ سے چیزوں کو resolve کرنے کوشش کی جیسے صدر کو ووٹ دیا یا strike call واپس لے لی۔ حکومت نے فوج کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچائی ۔ فوج کو عوام کے خلاف استعمال کرکے نفرت پیدا کی گئی جبکہ وہ ایک ایسا ادارہ جو ہر پاکستانی کو محترم ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حکومت جمہوریت پر یقین رکھتی تو عوام کے mandate کو تسلیم کرتے ہوئے معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرتی۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں چند لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور سلام پیش کرتی ہوں' سینیٹر جاوید اقبال صاحب کو ' غفار جتوئی صاحب کو اور حامد رضا گیلانی صاحب کو جنہوں نے بہت خوبصورت طریقے سے ground realities کو describe کیا اور میں دعا کرتی ہوں۔۔۔۔ راشدی صاحب اپنی طرف اشارہ کر رہے ہیں لیکن میں ۔۔۔۔۔شاید آئندہ میں کروں اگر انہوں نے اپنا صحیح رول ادا کیا تو۔

I pray with them and the rest of the members that they talks might succeed to bring peace to the strife on city of Karachi for solidarity of thecountry really.

اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین!

I am glad that Senator Jatoi has not forgotten the might used against Sindh, when whole villages were erased by Zia-ul-Haq to subjugate Sindhis. Balochistan was also bombed but unfortunately, Senator Gichki has conveniently forgotten that experience. He has also forgotten that those in power have always used the method of divide and rule. It is forus, the people, to understand that conspiracy and rise above them to work as a united nation.

جناب چیئرمین! ہم پر ' MQM پر بے انتہا اس ہاؤس میں الزامات لگائے گئے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ملیر اور لیاری وغیرہ میں development نہیں ہوئی ہے۔ میں یہاں یہ جتانا چاہتی ہوں کہ opposition

کے کاؤنسلرز کو کراچی میں جبکہ Local bodies ایم کیو ایم کے حق پرست نمائندوں کے پاس تھی تو ان کو زیادہ share دیا جاتا تھا بہ نسبت دوسروں کے۔ آج اندرون سندھ کی حالت کیوں خراب ہے ؟ یا بلوچستان کی حالت کیوں خراب ہے ؟ کیوں وہاں ترقی نہیں ہوئی ؟ وہاں ایم کیو ایم تو نہیں ہے ۔ اس لئے جو لوگ اقتدار میں رہے انہوں نے اپنے مفادات کے لئے کام کیا۔ اگر کراچی جو مچھیروں کا شہر ہوتا تھا ۔ اور پاکستان کا آج دل بھی ہے اور ہماری کاوشوں اور محنتوں سے ------------

(مداخلت)

محترمہ نسرین جلیل ۔جی لیکن کراچی جو ہے وہ وہاں کے رہنے والوں کی محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہے ۔ آپ نے شاید بی بی سی دیکھا ہوگا ۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ستر فیصد مہاجر ہیں اور تیس فیصد بقایا سندھی ' پنجابی ' بلوچ اور پٹھان ہیں ۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ مہاجر ہماری شناخت تو ضرور ہے مگر ہم اپنے آپ کو مہاجر نہیں سمجھتے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم اپنے حقوق کے لئے آپ کے ساتھ ' حکومت کے ساتھ بات چیت نہ کر رہے ہوتے۔ یہ جو ظلم و زیادتی ہو رہی ہے یہ صرف اس لئے ہو رہی ہے تاکہ ہمیں دوسرے اور تیسرے درجے کا شہری بنا کر رکھا جا سکے ۔ ہمیں جناب چیئرمین! پاکستان کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے حقوق چاہئیں اور اس کے لئے ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اگر بلوچستان اور دیہی سندھ میں رہنے والوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا ان کے حقوق سے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ شہری سندھ میں رہنے والے جنکی اکثریت مہاجر ہے وہ اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں۔ Two wrongs don't make a right۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ کہنا تھا کہ solutions تو بہت آئے ہیں لیکن سب سے اہم یہ ہے۔

withdrawal of para military troops and 'Haqiqi' and it is a good chance for the Government to withdraw all agencies from working against the people in Sindh. Secondly,

میں یہ کہہ رہی تھی کہ ایک کمیٹی یہاں سینٹ کی بنانا چاہیے جو تمام تجاویز کو دیکھے اور ان پر عملدر آمد ہو۔ پھر جناب چیئرمین! اپوزیشن کو چاہیے کہ charter of demands سے دیکھے اور جو چیزیں حکومت کو implement کرنی چاہئیں ان پر زور دے کہ حکومت unilaterally

ان پر عمل کروانے۔ کیونکہ جو مسائل سب پر واضح ہیں ان کے لئے negotiation کیا معنی رکھتی ہے؟ اب سب سے زیادہ solution ضروری اس وجہ سے ہے کہ آپ کا جو human factor ہے وہ اتنا اہم ہے کہ اس کی وجہ سے اب آپ اگر مزید delay کرتے ہیں تو نہ جانیں کتنی اور جانوں کا ضیاع ہوگا اور یہ وہاں پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس میں مہاجر ' پنجابی ' سندھی ' بلوچ اور پٹھان سبھی اس میں شامل ہیں ۔ لہذا میری حکومت سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد کسی فیصلے پر پہنچے تاکہ وہاں کے حالات بہتر ہو سکیں ۔

جناب چیئرمین! آخر میں مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ آپ کو شاید نزہت فاطمہ کے بارے میں معلوم ہے کہ 4 جون کو وہ چلی تھی کراچی سے قمرمنصور ایم پی اے کے ساتھ ' قمرمنصور ایم پی اے آج جیل میں ہیں لیکن نزہت فاطمہ کا کہیں پتہ نہیں ۔ اگر حکومت اس قسم کے اقدامات کرے اور قوم کی بچیوں کو غائب کروادے تو اس سے زیادہ اور بری بات کوئی نہیں ہوسکتی ۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خدا را مہاجر ماؤں ' بہنوں اور بیٹیوں کو اپنا سمجھیئے ۔ سندھ کی دھرتی جس کے علاوہ ہمارے بچے کچھ اور نہیں جانتے اس کی عزت رکھ لیجیئے ۔ ظلم اور بربریت بند کر دیجیئے۔ آج وہاں جو بے حرمتی خواتین کی ہو رہی ہے اس پر پاکستان کی سوہنی دھرتی جو ہے وہ خون کے آنسو رو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین! جہاں پر پیرا ملٹری فورسز حملہ کررہی ہیں وہاں پر عوام اپنی بچیوں کو چھپا دیتے ہیں اورنگی کا جب انہوں نے پانچ دن محاصرہ کیا ۔ تو کنارے کے گھر والوں نے اپنی بچیوں کو اندر کے گھروں میں بند کر دیا۔ کیونکہ ان کو وہاں پر کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے ۔ The News کے میرے پاس photographs ہیں کہ جب attacks کا پتہ چلتا ہے تو ----

جناب چیئرمین۔ اب میرا خیال ہے wind up کر ہی لیں کیونکہ ملک صاحب نے بات کرنی ہے ۔

محترمہ نسرین جلیل ۔ بس آخری بات کررہی ہوں جناب ۔ کہ 'The News' میں تصویر ہے کہ وہ جوان بچیوں اور خواتین کو صرف ہٹایا جارہا ہے ۔ تو آپ یہ دیکھیں کہ کس قسم کی بربریت وہاں پر ہو رہی ہے ۔ اور فرزانہ اور نفیس فاطمہ چونکہ دو ایم کیو ایم

کارکنان تھیں ۔ اس لئے آپ کو معلوم ہے ورنہ نہ جانے اور کتنے لوگوں کے ساتھ یہ واقعات ہو رہے ہیں تو میری درخواست ہے کہ dilly-dallying نہ کی جائے اور صاف نیت سے مخلصانہ طریقے سے چیزوں کا حل کیا جائے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔ ملک صاحب ۔---- جی تاج حیدر صاحب ------

محترمہ نسرین جلیل ، "The News" میں تصویر ہے کہ وہ جوان بچیوں اور خواتین جو ہیں ان کو صرف ہٹایا جا رہا ہے۔ تو آپ یہ دیکھیں کہ کس قسم کی بربریت وہاں پہ ہو رہی ہے اور فرزانہ اور نیس فاطمہ چونکہ وہ ایم کیو ایم کی کارکن ہیں' اس لئے آپ کو اس کے بارے میں معلوم ہے ورنہ نہ جانے اور کتنے لوگوں کے ساتھ یہ واقعات ہو رہے ہیں۔ تو میری درخواست ہے کہ dilly-dally نہ کی جائی اور صاف نیت سے مخلصانہ طریقے سے چیزوں کا حل کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، شکریہ جناب۔ ملک صاحب۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

Mr. Taj Haider: Respected sister has tried to distort some facts and I want to put them right. The first one is about Tanveer who was an MQM worker. Sir, we have submitted evidence in the Supreme Court of Pakistan about Tanveer case and he was actually killed by Shakeel Kanpuri and Shakeel Kanpuri has given his confessional statement which has been submitted in the Supreme Court of Pakistan.

No. 2, Sir, Government of Sindh has been holding a judicial enquiry in the Farzana Sult n case with which Farzana or anybody else is not cooperating. As a matter of fact, the Chief Minister is worried about the where abouts of figure. So, it is wrong to allege that we are going to cover......

(interruption)

Mr. Taj Haider: Just one more fact........

جناب چیئرمین، ملک صاحب جواب دیں گے ناں' آپ حکومت کی طرف سے کیوں

جواب دے رہے ہیں۔ Malik Sahib is there.

سید اقبال حیدر، ملک صاحب کو نہیں معلوم ہوں گے facts۔

جناب چیئرمین، تو ملک صاحب کو بتا دیں ناں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ he is going to wind up, give him the information, so that in his winding up of speech bring out these facts اب ہر ایک کا جواب ہر ایک دینا شروع کردے تو پھر دوبارہ شروع ہو جائے گا یہ۔ جی جناب ملک صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, thank you, sir. I will just take five minutes because only five minutes are left. Sir, frankly speaking to be a partisan on such issues, it tantamounts not only that it is not patriotism, it amounts to treachery. So, I don't want to be a partisan in this case. And secondly, if I were to reply all what has been alleged, I would be creating tension, I would be creating difficulties, particularly, when a rapprochement is being worked out. Therefore, I would not like to answer those things, for example, what the last speaker, the lady Senator has been saying or for that matter what other allegations have been made.

I would talk generally, because it pains me that this Karachi in which on the one hand talks are going on and both the sides though they gave statements, very harsh statements but later on agreed that till the talks are on we will not issue statements against each other, we would not say anything on the basis of which the atmosphere should be spoilt. But, sir, the main thing is that why all these killings are going on? This is what hurts me, that if the Government and the MQM are having parleys and they have come to such an understanding. I am not blaming anybody, I am not saying that the MQM is doing, I am not saying that so and so is doing, we have said that "RAW" may be

doing, we have named other political parties who have certain militant wings about that right from the highest level it has been alleged that they may be doing. An allegation has been made against MQM. But I do want to understand one thing. It has been here in the House also said that unless this is done these killings would go on. That is not fair. If anybody is killed is just to make a speech or to say or to sympathise with the people who are being killed. Most of them are innocent people. Most of them have nothing to do with politics, most of them are not interested even into the rights about which we keep on talking in this House or outside the House. They are being killed. Isn't it the duty of everyone of us, whether it is the Government or whether it is the other political party. Whether the parties which are talking with eachother? Is not it our duty and I am sure, sir, that if we all get together and I am talking of Karachi and various cities in Sindh in which Whether the parties which are talking with each other, isn't it our duty--and I am sure Sir, that if we all get together and talking of Karachi and various other cities of Sindh and of Hyderabad to which the lady Senator was referring to, that if we have taken upon ourselves to see in each mohalla that this does not take place no killing can take place.

We are more interested in the rights, we should be interested in the rights. But what about, what is happening there, what about the reasons on account of which we have come to the table, we haven't come to the table otherwise these things were there. These demands from the MQM and the allegations from the Government side or allegations from the MQM side against the Government, they were all there. But the major thing for which people stressed or when it was said that the dialogue should take place, was the killing of the people. And the killing is on the increase, instead of it having been

reduced, after the talks it has increased Therefore. Sir, I would beg everyone sitting in this House and I would beg every body in Karachi that instead of maligning each other , instead of threatening each other instead of doing anything else, we must try to control this thing. And I am sure if the MQM leadership and the other leadership Government would be ------ Sir, the Governments are always interested in peace. They create law and order situation when they are in any difficulty. The Government of Sindh is not in any difficulty at all, frankly speaking. They are not in any difficulty at all. They have a formidable majority and therefore, there is no reason why the Government of Sindh, or for the matter of Government of Pakistan would try to create a situation on the basis of which it could be said that the Government has failed to control the law and order situation. I don't even blame, I don't even say, at least today, I would not say. I would like to create an atmosphere on the basis of which we should sit like brothers and sisters--- there are definitely problems.

My friend, Dr. Abdul Hye Baluch, was talking about the oppressed nationalities, he must realise, he just ignored the Punjabis, the majority of the Punjabis are also oppressed and when you talk of the people, who are oppressed in this country and when you think of Punjab being the bigger province from the population point of view, then you must realise that the majority of the oppressed actually, belongs to Punjab because it is a bigger province. I don't go to Sindh to crush the Sindhi Hari. You don't come from Baluchistan or any Sindhi comes from Sindh in Punjab or a Pathan comes from Frontier in Punjab to crush a tenant in the Punjab. It is a Punjabi, who is doing it. There are two classes in this country, one is of exploiters and the other are the exploited and they live in every province. They live in the whole of Pakistan. It is about their

interest that we should see and not create a situation.

Sir, I would just take two or three minutes. Sir, the point is as I said that there are problems in this country , there is no doubt about it. If derives of everyone had not been ignored, I would not say, had not been usurped, had not been ignored, if there was fairness, if everything was in merit in this country then this stage to which we have reached would not have come. It is disgraceful that I should stand today 50 years after the birth of Pakistan and I should be talking on these things instead of talking of improvement or instead of talking of something for the betterment of the people who live in Pakistan I am talking like begging of the people that we should get together and stop the killings in the biggest city of the country. We call it mini Pakistan but everybody is being killed there and nobody is being spared and I am not defending in any way the present Government but I do want to bring in certain facts Sir.

When originally, I am not talking of 1973, I am talking of 1986 when the original riots started in Karachi, there was no Peoples Party Government, there was I think Mr. Junejo's Government at that time and at that time there was no strife between the Sindhi and the Mohajirs. In Karachi it was a fight between the Pathans and Punjabies on one side and the Mohajir on the other side. I do not want to go into the reasoning of it. It was so much disgraceful that I had to say there when they burned each others children. I had to say that we killed six children and six killed are children but we never burned them. Whereas the Muslims have been burning- the children of the Muslims, this is what happened then. At that time sir, this I am referring to what we are trying if we really mean to bring in peace and we really want that the people should live in harmony at that time nobodoy was prepared to talk to Mr. Altaf Hussain. I remembered

myself, I used to go to him and even at that time now today, the MRD, some of us are with the Government and some of us are on the other side, none of us would like to go to talk to the Mohajirs, this is a fact of life. But today all those who were not fond of talking to the Mohajirs they are all with them. Even Mr Nawaz Sharif , I would not like to criticise anybody but while I am pointing out these things, I say that if there has to be unity, if the things have to be improved then there has to be unity of heart. It is not mere political purposes, we make alliances. This is very unfortunate in the history of Pakistan that whenever an alliance has been made , it has been made usually on the account of wrong doings of the sitting Government but it has always been a negative alliance. It has been an alliance to remove that Government, it has been an alliance to remove that particular individual, Government of any type, whether it was Martial Law Government , whether it was a Presidential Government, whether it was a Parliamentary System Government or whether the Government which has come through votes.

It is unfortunate that when governments come into power they think they are all ,[*AQL-E-KUL*] and they consider the opposition even they go to the extent of calling them traitors and then the people unify against the government but that unification is always negative, that has been my experience, that has been my experience in the matter of PNA and I have the experience of the MRD. The moment that purpose was achieved we thought that we were talking of democracy, we were talking of elections and all of a sudden I found my friends in my own party going hand in hand with the Martial Law Administrator. So Sir, if this alliance or whatever unities we are trying to create are also meant for that purpose we will not be able to do any good to the country, if at all any rapprochement is

made it would be of no use, it would be a temporary rapprochement. It would be for personal benefits of different individuals or different political parties. If we really want a rapprochement it should be a rapprochement in which we should be able to solve all those problems on account of which enemities occur amongst us.

Now I am talking of exploiters not in economic sense but exploiters in political sense, when we mislead the people, when we mislead the people in the name of their problem, the problems are there, it is a poor country. All of us get together it will be impossible to give employment to each unemployed person in Pakistan. See the conditions of your country, what is happening in our country. And inspite of that we are fighting with each other and I would beg off the MQM also, I don't say that you are anti Pakistan. I say that you are the people who are in the MQM, their ancestors were better Pakistanis than myself. You (MQM) and the Bangalies joined hands and mentally worked to create Pakistan. We the maximum which we who were living in the present Pakistan or our ancestors went for a vote. You really made sacrifice, it is your duty to see that Pakistan becomes strengthened and if you suffer, if anything has been done against you then instead of reading in the newspaper, I shouldn't read in the newspaper. I am your well wisher, I am the well wisher of this country. I can't tolerate reading, "we will go to the United States, we will go to the United Nations". Sir, this is your United States and United Nations. If this country is there you will be also happy and I will also be happy. Nasreen Jalil, I will just quote her,

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو، شاید یہ بھی یاد ہو کہ نہ یاد ہو کہ جو کچھ مسلمانوں کی حالت تھی، جب پاکستان نہیں بنا تھا، جو مسلمانوں کی حالت تھی اور جو آج بھی مسلمانوں کی حالت ہے، جس کی طرف ہم میں سے کچھ دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرنے کے لئے آئیں گے۔ آج بھی اگر ہم یہ سوچتے ہیں کہ United States مدد کرے گا یا فلاں مدد کرے گا، وہ تب مدد کرے گا اگر اس کو

فائدہ ہو گا۔ وہ یہ نہیں کرے گا کہ وہ میرے یا آپ کے فائدے کو دیکھے گا۔ بوسنیا اس کو نظر نہیں آتا، جتنے مظالم وہاں پر ہو رہے ہیں، اتنے مظالم ابھی پاکستان کے اندر ہم نے ایک دوسرے پر نہیں کئے۔ لیکن وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔ وہ fundamentalists نہیں ہیں، وہ تو فراک پہنتے ہیں، وہ تو ایسے ہی یورپینز ہیں جیسے دوسرے یورپینز ہیں۔ وہاں پر تو کسی کا کوئی بچہ مرتا ہے، کسی سے rape ہوتا ہے، کسی سے کوئی اور زیادتی ہوتی، کسی کو نظر نہیں آتی حالانکہ CNN بہت دکھاتا ہے۔ ان کو کشمیریوں کا کوئی خیال نہیں آتا، جن لوگوں نے ووٹ دیا تھا کشمیر کے لئے اور کشمیر کے plebiscite کے لئے، Security Council کے permanent members نے، وہ جان میجر آج کہتا ہے کہ یہ تو پرانی بات ہو گئی ہے۔

Therefore, if this country is strong everybody would be strong. Then the people would look towards you but if this country is not strong, if this is what happens what is happening, all right, for God sake, to remember. I do not want to talk of such things. I want peace in Karachi, I am one of those who is a votery for the immediate Local Bodies elections through out Pakistan and particularly, in Karachi and Hyderabad, but there have been times when these things started in Karachi neither the People's Party was in power nor the ..... and the Corporations and the Municipal Committees were with the respresentatives of the MQM, but that thing happened. The riots started. We fought with each other. We killed each other. We burnt each other's children as I was saying.

What is the real cause, that should be tackled that thing should be set a right and, therefore, I beg of them Sir, I beg of all, I beg of the government also, I beg of them also, Government is sincerely trying to solve these issues. Let us not make the small problem--------there is no question of clapping, if I say something in favour of the Government. Government would suffer as much, Government parties would suffer as much. Governments come and go, this country has to exist and for that reason we must get unite. If we want this country we must forget small, little

which have happened. But the strangest thing what is happening in our country, no-where-else it has happened. If any killings have taken place, or if anybody has done anything, somebody owns it, somebody says that so and so is doing. Somebody says that we will stop doing this but unfortunately, nobody owns anything whatever is happening in Karachi. Nobody is prepared to warn who is killing whom. I am not saying that the MQM is doing it, I personally think that the people who have been killed most of them to which MQM have nothing against them. But it is the MQM's duty, it is the Government's duty it is the duty of the other parties whether they exist in Karachi or not I understand that these are the two parties which have strings. It is the duty of Jamat-e-Islaimi, it is the duty of the other political parties that they should see whatever method they use.

It is a disgrace that we sit together we hold conferences but we do not form committees within our areas to see that these killings do not take place. How can I believe that if Jamat-e-Islami, if the bigger Muslim League, I do not have much in Karachi, I do not think Junejo League has much in Karachi but the Nawaz League, the MQM, the People's Party and the various other organizations. The JUP, if they sit together, if they form the JUI, if they form committee, if they bring in vigilence committees, if they can do that how is it possible that any killings take place. I refuse to believe it. It is just we are not interested, we are more interested in politics, we are more interested in throwing mud against each other. We are more interested in throwing blame on each other.

My sister has referred to that lady to which my friend has replied that there was a judicial inquiry. I am not saying that a good thing has happened. I cannot justify that what has happened with Farzana whether Farzana is a good woman or a bad woman, I am not concerned with that. Whosoever lives in

Pakistan, it is the duty of everyone to save her chastity or her honour, her dignity, herlife. But w had said time and again that you can go to any doctor, you can choose any doctor, you can get her examined from any doctor, and I think I have been informed, I am not very sure that Agha Khan Hospital has also examined the lady, then to create this thing and say that. No, I am not saying what the doctors have really said, I would not like to say, I would not like to say what the doctors have really said about that lady because I do not want, I want peace. I want love, I want unity, I would say they will get annoyed from me If I say this is no example

کہ ان کو کیوں نہیں کیا آپ نے یہ کہا کہ یہ بات ہوئی ہے جب کسی rape کے معاملے میں
یا دوسرے معاملوں میں بات ہوتی ہے تو عام طور پر ڈاکٹر کے پاس جایا جاتا ہے Sheikh Aftab
will bear me out, Bibi. Sheikh Aftab will at least support me on this issue اور اگر
ڈاکٹر، جھوٹ کہا ہو گا اس ڈاکٹر نے غلط کہا ہو گا اس ڈاکٹر نے وہ کہتا ہے کہ اس کے ساتھ
کچھ ہوا ہی نہیں ہے تو پھر پکڑنا بڑا مشکل ہوتا ہے ملزم کا لیکن میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ کیا کیا
ڈاکٹروں نے اس بی بی کے متعلق کہا ہے چونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم آپس میں اکٹھے ہوں ہم نے
جس طرح پاکستان کو اکٹھے ہو کر بنایا تھا خدا کے لئے سوچو؛ خدا کے لئے اس بات کو دیکھو ---

to admit it who has done what has been done. So, I am not talking of the deaths which have taken place in the past. I am talking of the deaths which have taken place today and which are going to take place and nobody is taking the responsibility. Somebody has to take the responsibility. Somebody is killing somebody. If the Raw people are killing why could not the Raw people get people killed in 1965. Why could not the Raw people get people killed in 1971? The things have gone so bad in the country that my own countrymen can be used for that purpose and not only the MQM people but my own people the Punjabis, the Pathans, the Sindhis, anybody can do things which are happening there. I am not

blaming any particular party or any particular community. But for God's sake, let us think of what is happening, let us think of what is going to be the end of it.

Let us think of what would be the result of all this, just putting blame on each other. You are having parleys, we are having parleys, Sir. Let us pray that those parleys are successful. Let us not score points against each other. But Sir, you cannot, neither the Government tell me this thing. I told you that this is not an occasion on which one should be partisan. If one is partisan on such an issue then he is not loyal to Pakistan. I cannot believe this that if we all sit down together, if we form peace committees. I am repeating myself. I am saying it again and again, if we form vigilance committees and let us be very frank, the Government party which has many things at its disposal to organize. The other is one of the most organized parties in this country. The most organized party in this country. If you can organize everything why can't sit down with the Government also and why can't the Government sit with you to help with parleys also and form peace and vigilance committees on the basis of which you are able to stop all these killings. It will take sometime. Afterall, 50 years have passed. You may have done that the Sindhis, the Punjabis, the Baluchis or the others may be having some grievances against you. And you may be having very genuine grievances against the rest of the people of Pakistan. It will take sometime. The brothers also take sometime to come to certain understanding, the real brothers, the real sisters and brothers take sometime. I consider you at least as a real brother and as real sister but these are intricate questions. There is a question of employment. There is a question of quotas. For God's sake to keep on talking quota, let me declare on the floor of this House, Sir, there is no quota system since 1993. It is finished. It is no part of the Constitution. Constitutionally, it is finished.

My friends may be objecting to it but the fact is that the quota system is over since 1993.

Let me declare on the floor of this House, sir, there is no quota system in this country since 1993. It is finished. It is no part of the Constitution. Constitutionally it is finished. My friend may be objecting to it. But the fact is that the quota system is over since 1993. You bring an another amendment if you want to. I am not against that. But a tie has to come and I am not saying this for God's sake on the issue of anything else or of, smaller provinces or anything. Something has to be on merit in this country also. Have you ever heard that the bridges of rivers, not culvert of a village. The bridges of the rivers. I give you an example of my own district, that the bridge joins Kabula at the Sahiwal and Bahawalnagar, it is very important on defence point of view. It was opened in 1989 and in 1990 it's foundation went up. Look at, what report you have read in the press the other day about the Horrow Bridge which connects the Frontier, the Attock district and Pindi district. What is happening? Have you ever heard that the bridge built in President's own district is falling down. We are living in such conditions. The things have gone so bad and we don't feel ashamed of it. We are living in a corrupt society. This is the biggest thing and not giving employment to the rightful or usurping the right of other people.

I am prepared to conceive to you that I was arrested six time or seven time in Karachi during the Martial Law regime. Every time whenever somebody came to arrest me, he was a punjabi inspector and I knew one or two of them. They have never seen Karachi before 1980. It is shameful that for the sake of a few inspectorships, I should destroy this country of mine. I should create so much of hatred which I saw in 1986 or which I am seeing today. But, it will take

time that we are hearing speeches here of both the sides. If you have to bring rapprochement it will take time. But for God's sake let stop these killings. It is not going to serv. anybody's purpose. Let us not form alliances just for the sake of change of governments. Let us form alliances to build up this country. Let us form alliances against evil. Let us form alliances to create better conditions in this country and let us form alliances to create conditions on the basis of which we can remove all these differences which exist amongst the people of Pakistan? How can we exist with such differences? How can we exist with not safeguarding the rights of the other people? How can Pakistan exists if the Karachites do not get their rights. I don't understand? Therefore, I beg of you. I beg of you in the name of Pakistan, in the name of the future generations that let us try to create conditions, let us try to be patient. Let us stop blaming each for different things which may be correct, which may be incorrect. Let us not exaggerate things, let us try to help the Government and not because I am at the Government. Any Government it may happen. In 1986, it was not our Government. We were against that Government. We were begging of the people in Karachi. We were asking them to get together. We wereasking them to stop killing each other. Because it was serving anybody's cause. We were being utilised, we were being used. I know about.......

. کیا تھا وہ مہاجر ' پنجابی پٹھان کیا محاذ تھا یا کیا تھا۔

Whatever it was. I know about all that. So, therefore, let us not go into that. Let us try to change ourselves. Let us try to bring it to become a nation which created Pakistan.. Let us not destroy what our forefather had achieved and we could achieve Pakistan and we could become a nation. I am not speaking it's nationalities. I may have spoken against nationality long time ago. But I don't want to, because it is a reality, you can't change the reality which does abusing

each You can change the realities by considering the others part of you. By safeguarding, if any pain or anything goes against anybody sitting in Karachi or Sindh. If I feel it in Punjab and if I am prepared to work for whether a Sindhi suffers or a Baloch suffers or a Pathan suffers and vice versa if they are prepared to consider my sorrows their sorrows only then we can become nation. Let us try to do that. And it will take time.

For God's sake try to understand, it will take time. But if these killings keep on taking place, as they are taking place. I am not saying that licensed arms were used for killing people. Anybody can use any arm but it is my duty, even if Nasreen is in jail, it is her duty also that she sees that no body is allowed to arm against another Pakistani for no rhyme or reason. That is what is happening. In that, please, we must cooperate with each other. In that please, we must try to bring each other together and we must not usurp each others right. I bow on everybody, I bow on everybody, whosoever, thinks that this country would flourish even if it breaks down. I am not bothered about that. I am often told that

پنجابیوں کو تکلیف ہوگی ۔ پنجابیوں کے ساتھ راستہ نہیں ہے جانے کا۔ سب کو تکلیف ہوگی جن کے راستے ہیں۔ ان کو بھی تکلیف ہوگی۔ جن کے پاس راستے نہیں ہیں ان کو بھی تکلیف ہوگی۔ اب تو دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ اب تو خدا کے لئے دیکھو۔ شمال کی طرف دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ اور دوسری طرف دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ ہر جگہ پر کیا ہو رہا ہے؟

You talk of culture. I am ashmed of that culture in which one kills one's own brother. I am ashamed of that culture in which one kills one's own sister. I am ashamed of that culture in which one kills one's own child. Therefore, I beg to you let us get together, let us safeguard the rights of others.

اگر وہ کسی نے زیادتی کی ہے بابا تو وہ پوری کی جا سکتی ہے۔ اگر نوکریاں کچھ کم مل گئیں ہیں۔

. تو اس کی وجہ سے ملک کو تو نہیں توڑا جا سکتا۔ اور یہ میں اردو سپیکنگ کو نہیں کہہ رہا ہوں میں سب کو کہہ رہا ہوں۔ سب شروع ہوجاتے اگر کسی کو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے۔ میں سب کو کہہ رہا ہوں۔ میں سب کو کہہ رہا ہوں اگر کسی سے زیادہ ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا اب بلوچ اور پٹھانوں نے بھی لڑنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے ساتھ زیادتی ہو۔ ملی یکجہتی یہ ہے کہ اگر بلوچ اور پٹھان ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہوں تو مجھے بھی اس سے تکلیف ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے اس لئے میں ان الفاظ

Sir, I have taken a lot of time. I am sorry I got emotional. There is no other way to meet the Karachi situation Sir, that we should become one.

Mr. Chairman: Thank you. That conclude the debate on Karachi situation.

ایک مسئلہ تھا جس کی آج صبح نشاندہی کی ہے حافظ حسین احمد صاحب نے، دوبارہ مجھے انہوں نے لکھ کر دیا ہے یہ ہے کہ کوئی سال پہلے کچھ لوگ تبلیغی جماعت کے ساتھ اریٹریا گئے تھے۔ آپ سے میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔ تو اس کا وہاں یہ ہوا ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ گئے تھے وہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔ They are not traceable اب کوئی اور ملک ہوتا ہے تو ایک شخص بھی ان کا اگر غائب ہوتا ہے تو حکومتیں بن جاتی ہیں۔ یہ پورا سال ہو چکا ہے۔ اس پر میں نے ذاتی طور پر فارن سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے کہ بھئی کچھ کرو اور ان کا کہنا یہ ہے کہ اریٹریا کو ہم recognise نہیں کرتے۔ ہمارے interest وہاں پر کوئی اور ملک دیکھتا ہے۔ That is one difficulty اس میں میری تجویز یہ تھی کہ اگر ان سے arrange کرکے ان لوگوں کی کوئی نمائندہ وہاں پر چلا جائے یا کوئی گروپ چلا جائے، خود جاکر تحقیق کر لیں۔ پوچھ لیں۔ کچھ عرصہ پہلے اطلاع ملی تھی کہ وہ زندہ ہیں۔ اریٹریا والے کہتے ہیں کہ جی سوڈان چلے گئے ہیں۔ اگر سوڈان چلے گئے ہیں تو کوئی پاسپورٹ وہاں پر درج ہونے چاہیئے کہ آخر بارڈر کراس کیا ہے۔ تو میری تسلی کے لئے یہاں سے کوئی سرکاری گروپ ان لوگوں کے ساتھ چلا جائے تاکہ وہاں پر جا کر دیکھیں۔

ملک محمد قاسم : عرض یہ ہے کہ سب سے پہلا یہ سوال اٹھایا تھا

عبدالرحمان صاحب نے اور میں نے جاکر فارن آفس والوں سے بات کی تھی اور انہوں نے پھر سعودی عرب کے سفارتخانے کو کہا تھا کہ اریٹریا سے پتہ لگائیں اور پھر سوڈان سے پتہ کیا جائے ۔سوڈان والوں نے تو ہمیں بتایا ہے کہ یہاں پر تو کوئی آیا ہی نہیں ہے ۔ اریٹریا والے کہتے تھے کہ نہیں ہم نے یہاں سے بھیج دیا ہے ۔ ان کے آپس میں بھی کچھ اچھے تعلقات نہیں ہیں۔

Sir, what you have just now been pleased to suggest, I take it up tomorrow or today......

جناب چیئرمین۔ کوئی سینیٹر بھیج دیتے ہیں۔

ملک محمد قاسم۔ جی ہاں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ان کے رشتے دار اس بات پر تیار ہیں اور اپنے خرچے پر بھی جا سکتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے کوئی اقدام ہونا چاہیے۔

ملک محمد قاسم۔ میں نے وہی عرض کیا کہ جناب session is not there tomorrow and day after. I will inform Hafiz Sahib and it is also my duty

حافظ حسین احمد۔ ملک صاحب خود چلیں نا۔

ملک محمد قاسم۔ میں بھی جانے کے لئے تیار ہوں کیوں نہیں جاؤں گا لیکن پہلے بات ان سے کر لیں کہ وہ اس چیز پر آمادہ ہو جائیں تو پھر میں کرتا ہوں۔ ویسے میں خود بھی محسوس کرتا ہوں کی جناب یہ فارن آفس کی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی ہوتا فائلوں میں کاغذوں میں ۔ اگر کوئی گروپ let say Foreign Office کا کوئی گروپ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ کیونکہ وہ خود پیسے خرچ کرنے کو تیار ہیں but nobody would listen to them تسلی ہو جاتی کہ وہ مر گئے ہیں یا زندہ ہیں یا کیا ہے ۔

Malik Muhammad Qasim: What they told me that they had enormous difficulties and they said that we are doing our level best to help these

people-

میں عے نے خود منت کی تھی۔

Mr. Chairman: I think the best would be

یہاں سے کوئی چلا جائے ۔

ملک محمد قاسم۔ لیکن مجھے ان سے بات کر لینے دیں if you are here , I sall let

you know or Hafiz Sahib know that I will try to contact them today پرسوں تو پھر

چھٹی ہو جائے گی اور اگر آج میں نہ کر سکا ، یا ان کو بتا نہ سکا ، وہ بھی تو وقت مانگے گے تو

پھر میں اتوار کے روز جناب کو یا حافظ صاحب کو ضرور بتاؤں گا۔

Mr. Chairman: Now I will read prorogation order. Prorogation Order has been received from the President, I read as follows -

In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President hereby prorogued the Senate on the conclusion of its sitting on 20th July, 1995.

Sd/

(Farooq Ahmed Khan Leghari)

President

[Then the Senate was prorogued sine die]

PCPPI—4529(97) Senate—14-10-97—180.